

آج ہم میں سے ہر محض چاہتاہے کہ جب سی کو کوئی تخفہ دے تووہ بہت عمرہ ہو۔

لیکن ایک مسلمان کی جانب سے سب سے عمرہ تحفہ کیا ہو سکتاہے؟

وہ ہیں دین کتب ایس کتب جن سے نہ صرف تبلیغ دین کے احکام کو بھی پہنچایا جاسکے بلکدید آپ کیلئے بھی صدقد جارید بن جائے۔

ید کتب بچوں کیلئے مفید ہیں اور تبلیغ دین اور اسلامی معلومات کے فروغ کا ذریعہ ہیں۔۔۔۔ تو آ ہے!

اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ

انہیں سالگرہ، امتحانات اور دیگر کامیابوں کے موقع پر تحفے میں دیجئے۔

تاكہ آئ آپ كى يہ سرمايد كارى كل آخرت ميں آپ كے كام آسكے۔ اگر الله سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو صاحب ٹروت بنایاہے تو کم از کم دس کتب لے کر والدین اور اساتذہ کے ایصال ثواب کیلئے

لئی دینی ذمہ داری کو محسوس سیجئے اور اسینے بچوں، مجتبوں، بھانجوں اور دوست احباب کے بچوں کیلئے میر کتب لیجئے اور

الله سبحانه وتعالى جم سب كوجزائے خير عطافرمائے۔ آمسين

وقف كرديج بارشة دارول اورعزيزوا قارب كو تحف ميں پيش يجيئ

قصه سيدنا يونس عليالا

اور عذاب ثل گیا

باف ٹائم ختم ہونے کا محدثہ نے چکا تھا۔ تمام بچا اپنی اپنی کلاسوں کی طرف واپس جارہے تھے۔

یا نجویں کلاس کے بیج جلدی جلدی اپٹی کلاس کی طرف جانے لگے اور پھے بیج توپہلے ہی کلاس میں بیٹے ہوئے سے

كيونكه آج جعرات كے دن باف ٹائم كے بعدر فيق سر انہيں قر آنی اور تاریخی واقعات سنایاكرتے تھے۔

باف ٹائم ختم ہوتے ہی سررفیق بھی کلاس میں داخل ہو گئے تمام بچے لین لین نشستوں پر احرّ اما کھڑے ہو گئے۔

آج ہم آپ کوسید نابونس ملیہ اللام کا قصد سنائی سے۔

سید تا یونس ملید السلام کی قوم شیر نینوی میں آباد تھی اور کفر و گمر ابنی کی بیاری میں مبتلا تھی۔جب اُن کی محمر ابنی اور سر کشی حدے زیادہ بڑھ گئ تواللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے ایک نبی سیّد نا یونس علیہ السلام کو ان کی ہدایت کیلئے بھیجا۔

سیّدنا بونس ملیہ اللام نے انہیں اللہ سجانہ و تعالیٰ کی توحید ورسالت پر ایمان لانے کا تھم ویا۔ لیکن پیچیلی قوموں کی طرح

انہوں نے بھی سیدنا یونس علیہ السلام کو جھٹلا یا اور آپ پر ایمان نہیں لائے۔

آپ نے انہیں بیار ومحبت سے سمجھایا کہ اگر تم ایمان نہیں لائے تو اللہ سجانہ وتعالیٰ کاعذاب آئے گا۔

ليكن ده برابر آپ كانداق الرات رب ا يك دن آپ نے ان كو تبليخ كى اور كہاكہ اگر تم ايمان نہيں لائے تو تين دن كے بعد الله سجاند و تعالى كاعذاب آئے گا۔

قوم نے اس عذاب کی مجمع پرواہ خبیں کی اور اپنے کاموں میں مشغول رہے۔

تیسرے دن جب آسان پر سیاہ بادل چھا گئے توانہیں احساس ہوا کہ کہیں یہ عذاب تو نہیں کیونکہ پچھلی اُمتوں کو بھی ای طرح بلاک کردیا گیا تفاوہ سمجھے کہ اُن پر بارش برے کی اور بادل سے آگ برستی اور ان کو جلا کر خاک کردیتی تھی۔

ایک آدمی نے کہا کہ سب لو گوں کے نام کا قرعہ ڈال لیاجائے جس کانام نکل آئے اُس کو دریابیں ڈال دیاجائے۔

اس طرح جب قرعه والأحمياتوسيّد نايونس عليه السلام كابي نام لكلا-

کیکن سب کشتی والول کو اس پر بزی جیرت ہوئی کہنے لگے کہ دوبارہ قریہ ڈالو۔جب دوبارہ ڈالا تو بھی سیّد نابونس علیہ السلام کا ہی

لیکن اب بھی کشتی والوں نے بچکیاہٹ محسوس کی۔

لبذاتيسرى دفعه بهى قرعد دالا كياب بهى آب بى كانام فكالبذاسيد نايونس عليه السلام في كشق سے چلانگ لگادى۔

جیے بی آپ نے چھلانگ لگائی ایک مچھل نے آپ کو فورا نگل لیا۔

ادهر الله سجانہ و تعالی نے مچھلی کو تھم ویا کہ خبر دار جو اِن کو کوئی نقصان پہنچایا میرے یونس کو حفاظت کے ساتھ اپنے پہیٹ

اور تقریراچالیس دن تک آپ اس مچھلی کے پیٹ میں رہے اور کٹرت کے ساتھ دعاما تکتے رہے:۔

لاً إِلَّهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحُنَكَ * إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظُّلِمِينَ ٥ (پ٤١-سرها بماء: ٨٥)

کوئی معبود خیس سوائے تیرے پاک ہے توبے شک میں بی قصور وارول سے ہول۔

الله سجانہ و تعالی نے جب سیّدنا یونس علیہ السلام کی جب بیہ دعاسی تو مچھلی کو عظم دیا کہ میرے یونس کو حفاظت کے ساتھ الينهيك سابر لكال د

مچھلی نے تھم کی تعمیل کی اور سیّد نابونس علیہ السلام کوساحل پر اُگل دیا۔

مسلسل مچھل کے پید میں رہنے سے آپ کا جسم بہت کمزور اور لاغر ہو گیااور کھال بہت زم ہو چکی تھی۔

الله سجانہ و تعالیٰ کے تھم سے فورائی ساحل پر کدو کی ایک بیل آگ آئی اور اُس کے پتوں نے آپ پر ساب کر دیا اور ایک ہرن کو تھم دیا کہ وہ روزانہ آپ کو دودھ پلایا کرے ہرنی روزانہ دودھ پلاتی آہتہ آہتہ آپ کی حالت بہتر ہوگئی اور آپ اپنے شہر نینویٰ واپس تشریف لے گئے اور آپ کی قوم نے آپ کے ہاتھ پر اپنے ایمان کی بیعت کی اور د نیاو آخرت میں کامیابی و

كامر انى كيلي اي تى سير نايونس عليه السلام كى اطاعت كرتے ككے۔

وہ دعاجو سیدنا یونس ملیہ السلام نے ما تکی تھی ہم سب کو بھی وہ دعاما تکلتے رہنا چاہے۔

روانہ ہو پیکے تنے اور وہاں سے ایک کشتی میں سوار ہو کر جارہے تنے وہ بھلا اُنہیں اب کہاں ملتے۔اب توان لوگوں کو سو فیصد یقین ہوگیا کہ یہ عذاب ہی کے آثار ہیں کے قائل کیا گیا۔اب کیا تھا وہ سب لوگ ایک وائن میں سے نکال لیا گیا۔اب کیا تھا وہ سب لوگ اپنی دولت کو چپوڑ کر اپنے نیوی پچوں سے علیمہ ہو گئے اور جنگل کی طرف نکل کھڑے ہوئے ثاث کے کپڑے ہی نا لیے ہر مختص توبہ کرنے لگا۔ مر د،عورت منبچ سب رونے گئے۔ جانو روں اور ان کے بچوں کو بھی انہوں نے علیمہ علیمہ ہوگا ۔ جانوروں اور ان کے بچوں کو بھی انہوں نے علیمہ علیمہ ہوگا۔

اب وہاں کاماحول میہ ہوگیا کہ جب مر و روتے تو ان کی عور تیں بھی رونا شر وع کر دیتیں اور عور توں کو دیکھ کر بچ بھی رونا شر وع کر دیتیں اور عور توں کو دیکھ کر بچ بھی رونا شر وع کر دیتیں اور عور توں کو دیکھ کر بچ بھی رونا شر وع کر دیتیں اور عور توں کو دیکھ کر بھی جائے گئے ،

اب بیہ شدید خوفز دہ ہوئے اور ستیدنا بونس علیہ السلام کو تلاش کرنا شر دع کر دیا۔ لیکن ستیدنا بونس علیہ السلام توساحل کی جانب

بکریاں مننانے لگتیں تو تو بکری کے پچے بھی منمناتے اس طرح بیہ منظر بہت در دناک ہو گیا۔ سب لوگ توبہ کرنے گئے سارے بت تو ڈڈالے اور کہنے گئے کہ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لائے اگر انہوں نے کسی کے حقوق پورے نہیں کئے بتھے تو اُس سے معافی ما تکی اور توبہ کابیہ عالم تھا کہ کسی نے اگر کوئی پتھر کسی دوسرے کی اجازت کے بغیر اپنے تھر میں لگالیا تھا تو وہ بھی واپس کر دیا۔

الله سبحاند و تعالیٰ کو ان کی اس آه وزاری پر رحم آگیا اور الله سبحانه و تعالیٰ نے وہ عذاب ان سے دور کر دیا۔

جب وہ سیاہ بادل حیث گئے تو یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا هکر کرتے ہوئے واپس بستی میں آگئے اور سیّد نا یونس علیہ السلام کا انتظار کرنے گئے کہ وہ آئیں تو یہ ان کے ہاتھ پر ایمان کی بیعت کریں اور اُن کی تعلیم سے عبادتِ الٰہی کریں۔

دوسری جانب سیّدنا یونس علیہ السلام بستی سے نکل کر کشتی میں سوار ہو پیکے تھے جب کشتی ﷺ دریامیں پینچی تو اچانک دریامیں طغیانی آناشر دع ہوگئی دریابچرنے لگا۔

اب مسافر ڈرکے مارے ویضے چلانے لگے جب کشتی بالکل ہی بے قابو ہونے گلی تو کشتی چلانے والے ملاح نے کہا کہ ش نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ جب کوئی غلام اپنے آ قاسے بھاگا ہوتب ایسا ہو تاہے۔ ادر ایسی صورتِ حال میں یا تو اُس غلام کو دریا میں پیپنک دیا جائے یا پھر کشتی ڈوب جائے گی۔

سید نایونس ملید اللام نے سنا تو کہنے گئے میں ہی وہ غلام ہول جو اپنے مالک سے اجازت لیے بغیر یہال آگیا ہول۔ کشتی والے بڑے جیران ہوئے اور کہنے لگے شکل وصورت نورانی ہے چنانچہ آپس میں کہنے لگے اتنی معصوم صورت

ی والے بڑے بران ہوئے اور سے کلے مس و صورت اوران ہے چنامچہ ایس میں مہے لیے ای مسلوم صور نورانی چرہ یہ کس کے غلام نہیں ہوسکتے خاندانی و جاہت بھی چرے سے عیال تقی۔ پھر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ کیا کیا جائے۔

قصه سیدنا سلیمان طب،اسلام

چیونٹیوں کی ملکہ اور ملکہ بلقیس کا نفت

مغرب کے بعد بی سے تمام بچے لان میں جمع ہو گئے تھے تاکہ تایاجان سے کہانی س سکیں۔

السلام عليكم تاياجان! تمام بجون في ايك ساته كها

وعلیکم السلام تایا جان نے جواب دیا اور ساتھ ہی لان میں رکھی ایک کری پر بیٹھ گئے۔

بان بيء! كل بم في آپ كوسيدناداودعليداللام كا قصدسنايا تفار

ى تاياجان! بچوں نے كبار

آج ہم آپ کو داؤد علیہ اللام کے بیٹے سیّد ناسلیمان علیہ السلام کا قصہ سنائیں گے۔ بیہ بھی نبی تنصے اور بادشاہ بھی۔

آپ بہت بڑے بادشاہ تنے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو بہت طاقت سے نوازا تھا آپ کے پاس بے شار اختیارات تنے۔ ہوا آپ کی فرمانبر دار تھی، جنات آپ کی اطاعت کرتے ہے، پر ندوں کی بولیاں جانتے تھے ادر چر ند پر ندسب کے سب آپ کا کہنا سنتے

غرض بیه که آپ کو جو لشکر تھابڑا عجیب وغریب تھااس میں چرند پرند، جن دانسان سب ہی شامل نتے۔ ایک دن آپ اپنے

لشكركے ساتھ جارب منے اور سب لوگ نہايت نظم وضبط كے ساتھ چل رہے تنے كدرائے بيں ايك جگہ چيو نثيوں كى بستى تھى

ا بھی سیّد ناسلیمان علیہ السلام کا لشکر اس بستی ہے تین میل دور تھا کہ چیو نٹیوں کی ملکہ نے دیکھا کہ سیّد ناسلیمان علیہ السلام او حرسے گزرنے والے ہیں تو اُس نے سب چیو نٹیول سے کہا کہ اے چیو نٹیول بہال سے تھوڑی دیر میں سیّدنا سلیمان ملیہ السلام کا لشکر

گزرنے والا ہے اپنے اپنے بلوں میں تھس جاؤ کہیں ایسانہ ہو کہ کچل کرر کھ دیں حمہیں اُن کالشکر اور حمہیں روند ڈالیں بے خبری میں۔

سیدنا سلیمان ملیہ السلام نے اس چیو نٹی کی بات تین میل دور وسے من لی اور آپ مسکرادیے۔یہ نبی کی شان ہے کہ وہ عام بشر توہوتے نہیں ہیں بے مثل وبے مثال بشر ہوتے ہیں البذ اأن كى قوت ساعت بھى عام آدى سے كہيں زيادہ ہوتى ہے۔ خیر جب سیّدناسلیمان علیه السلام نے اس چیونٹی کی تقریر سنی تو آپ من کر بنس دیئے اور الله سبحانه و تعالیٰ کا شکر اوا کیا۔

چیو نٹیول کی ملکہ نے کہایہ تو مجھے نہیں معلوم لیکن اتناجانتی ہوں کہ اس وقت میر اتخت سیّد ناسلیمان ملیہ السلام کا ہاتھ ہے ستيدناسليمان عليه السلام في فرمايا توبرى دانا اور عقل مندب-اس واقعہ کوسورہ حمل میں الله سبحانہ و تعالیٰ نے بیان کیاہے۔ اب بچو! میں آپ کو ملکہ بلقیس کے ایمان لانے کاواقعہ سنا تاہوں:۔ يه ملكه بلقيس كون تقى؟ حارث في بانى سے يو چما ميراؤ كهاني سنوع جب عى معلوم موكار ا یک ون سید تاسلیمان علیه السلام نے اپناور بار لگایا ہو اتھا کہ تمام درباری حاضر تھے اور لشکر پر نگاہ ڈالی تووہ تمام اپنی اپنی جمہوں پر ڈیوٹیاں دے رہے تھے۔ لیکن پر ندول میں ہوہد کو غیر حاضر پایا۔ اب آپ جیسے عظیم الشان بادشاہ کے دربار میں نظم وضبط کی خلاف ورزی توکوئی کر نہیں سکتا تھا کہ جس کا دل چاہے کہیں بھی چلا جائے اور جب منہ اٹھائے آ جائے۔ آپ نے پوچھا کہ بُدبُد نظر خبیں آرہا کہاں لا پند ہو گیاہے اگر اُس نے اپنی غیر حاضری کی معقول وجہ نہ بتائی تو میں اُسے سخت سزادوں گایاذ رکھ بی کر ڈالوں گا۔

اور ایک روایت میں یہ مجی ہے کہ آپ جب وہال پہنچ تو چیو نٹیول کی اس ملکہ کو اپنے ہاتھ میں اٹھالیا اور اُس سے پوچھا

کہ بتا تیری سلطنت بڑی ہے یامیری؟

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ بُربُد حاضر ہو گیا دوسرے پر ندوں نے بُد بُد کو بتایا کہ سیّد ناسلیمان علیہ السلام تمہاری غیر حاضری پر

سيدنا سليمان عليه اللام في بربد سه يو چمالو كمال غائب مو كيا تفا؟

بُدبُدنے عرض کی بانی اللہ! میری تاخیر اس وجہ ہوئی کہ میں ملک سباچلا گیا تھا اور وہاں میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی

سلطنت ہے اور اس پر ایک ملکہ حکومت کرتی ہے جے ملکہ بلقیس کہتے ہیں اس کے پاس ونیابھر کی دولت ہے اور اس کا تخت

بہت بڑاہے اور وہ تخت سونے اور جاندی سے بنایا گیاہے اس میں طرح طرح کے ہیرے اور جو اہر ات جڑے ہیں اس تخت کے پائے

یا قوت اور زمر د کے بینے ہوئے ہیں اور یہ تخت سات کمروں میں بندہے ایک کمرہ دوسرے کمرے میں دوسر اکمرہ تیسرے کمرے میں

اس طرح سات کمرے ہیں اور وہ تخت تیار بھی اُس کمرے میں کیا گیاہے اور اُس تخت کو وہاں سے کوئی نکال نہیں سکتا اور

ملکہ بلقیس اور اُس کی قوم کوشیطان نے مر اہ کیا ہواہے اور وہ سب سورج کی عبادت کرتے ہیں۔

سلیمان علیدالسلام ہر ہر دسے ناراض تھے لیکن آپ نے اُس کو معاف کر دیا۔ حفرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ

أس كواس ليے بھى معاف كر ديا كيا تھا كہ وہ اپنے مال باپ كا فرمانير دار تھا اور اُن كو كھا تالا كر بھى كھلا تا تھا كيونكہ وہ بوڑھے تھے۔

بہر حال سیدنا سلیمان علیہ السلام نے بربر کوایک خط دیا کہ بیہ خط لے جاؤ اور ملکہ بلقیس کے باس پہنچادواور پھر وہیں رہو اور دیکھو کہ وہ اس خط کے جو اب میں کیا کہتی ہے۔

بُدبُدن سيّدنا سليمان عليه السلام كاخط ليا اور ملكه بلقيس كي طرف روانه جو كيا-

ملکہ بلقیس اُس وقت دربار سجائے بیٹی تھی بُربُدنے اُن کے سروں پر پہنے کر پھڑ پھڑانا شروع کرویا جب بلقیس نے

ہدید کی طرف اوپر دیکھا تو ہُدہُدئیدنے وہ خط ملکہ بلقیس کی گو دمیں ڈال دیا۔ ملکہ بلقیس بڑی جیران ہوئی خیر اُس نے خط کو کھول کر پڑھنا شروع کیا پڑھ کر اُس نے تمام مشیروں اور وزیروں کو

جمع كرليااورأن سے كبا:_ اب تم مجهد مشوره دو كه مجهد كياكرناجائية؟

ملکہ بلقیس کے مثیر اور وزیر کہنے لگے:۔

ملکہ عالیہ! آپ جانتی ہیں کہ ہماری فوج ونیا کی زبر دست فوج ہے ہم بڑے بہادر اور جنگجو ہیں آپ اگر جنگ کا کہیں گی

تو ہم چیچے نہیں ہٹیں گے اور آپ جو تھم دیں گی ہم اُس کو ہر حال میں مانیں گے۔

ملکہ بہت عقل مند تھی اُس نے خطر پڑھ کراند ازہ لگالیا تھا کہ یہ کسی معمولی آدمی کا خط ہر گزنہیں ہوسکتا۔ اُس نے اپنے مثیر دل اور وزیروں سے کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر بیس داخل ہوتے ہیں تو اُس کو ویران کر دیتے ہیں

اور عزت دار لوگوں کو ذکیل کردیتے ہیں۔ میرانیال ہے کہ ہم اُن کے پاس اپنے قاصد کو تحفے تحالف دے کر ہیجتے ہیں اگر انہوں نے وہ تحفے لے لیے تو ہم سجھ جائیں گے کہ وہ صرف باوشاہ ہیں یانی بھی ہیں۔اگر وہ بادشاہ ہوئے تو ہم جانتے ہیں کہ ا

بادشاہوں کے ساتھ کیاسلوک کیاجاتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوجائے گاکہ وہ نبی ہیں یا نہیں۔

یہ من کرسب مشیر وں اور وزیر وں نے ملکہ کی رائے سے اتفاق کیا اور کہنے لگے۔ ملکہ عالیہ آپ درست کہہ رہی ہیں۔ ملکہ نے اپنے قاصدوں کو چیتی تنحا کف دے کر سیّد ناسلیمان علیہ السلام کی طرف روانہ کر دیا۔ دو سری طرف بُد بُد بھی سیّد ناسلیمان علیہ السلام کی طرف روانہ ہو گیا اور اُس نے ملکہ بلقیس کا مشیر وں اور وزیروں سے مشورے کر ناسب پچھ جاکر بتا دیا۔

كريحه بى دِنوں مِيں ملكه بلقيس كے قاصد شحا نف لے كرستيد ناسليمان عليه السلام كے دربار مِيں پہنچ سكتے اور ستيد ناسليمان عليه السلام

کے دربار کی شان و شوکت دیکھ کر جیران رہ گئے اُن کی عقل جیران رہ گئی۔ بہر حال قاصد ول نے تھنے سیّد ناسلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کئے لیکن آپ نے اُن پر ایک نظر تک نہیں ڈالی۔

بہر حال قاصدوں نے مطفے سیدنا سیمان علیہ السلام فی خدمت میں چیں سے مین آپ نے ان پر آیک نظر تک جیس ڈاف۔ اور اُک قاصدوں سے کہا:۔

کیاتم اِن ہدیوں اور تخفوں کو میرے پاس لا کر اِترارے ہو میرے پاس اِسے کہیں زیادہ قیمتی خزانے اور طاقت موجو د ہیٹگ نے اِس سے کہیں زیادہ نعتوں سے جمیں نوازاہے تم جو یہ چیزیں لے کر آئے ہو واپس چلے جاؤاور اپنی ملکہ کو جاکر صاف صاف بتادینا کہ اگر تم نے سورج کی عبادت کرنا نہیں چھوڑی اور توبہ کر کے میرے لائے ہوئے دین کو قبول نہیں کیاتو میں ایک ایسالشکر

> لے کرتم پر چڑھائی کروں گا کہ تم میں کسی کی طاقت نہیں ہوگی کہ اس لٹکٹر کو کوئی روک سکے۔ پھر ہم خمہیں ذکیل وژسوا کر کے خمہارے شہر وں سے نکال دیں گے۔

ہر ہم میں رسی ور وہ رہ سے جادی ہروں ہے ہی اسے ہے۔ جب سیّد ناسلیمان علیہ اللام نے ملکہ بلتنیس کے تحقوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تووہ قاصد تمام تحفے لے کروا پس چلے سکتے

اور سارا ماجراجا کر ملکہ کوسنادیا۔ ملکہ سمجھ کئ کہ آپ صرف باوشاہ نہیں ہیں بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نبی بھی ہیں اور اُن کا مقابلہ کرنے کی کسی ہمت نہیں۔

سلکہ بھوی کہ آپ سرفباد ساہ بیل بلکہ اللہ مجانہ و تعالی سے بی میں اور ان کا معابلہ سرمے کی ہیں ہمت میں۔ لیکن ایمان لانے سے پہلے وہ میہ دیکھناچاہتی تھی کہ آپ کی شخصیت کس طرح کی ہے ملکہ بلقیس پوری شان وشوکت کے ساتھ سنید ناسلیمان علیہ السلام کے پاس جانے کیلئے روانہ ہوگئ۔ جب وہ سیّدنا سلیمان علیہ السلام کے شہر کے قریب پینچ گئی تو آپ نے اُس کو اپنی طاقت د کھانا چاہی تا کہ اُسے معلوم ہو جائے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نبی کا اختیار کیسا ہو تاہے؟ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نبی کا اختیار کیسا ہو تاہے؟

آپ نے اپنے درباریوں سے پوچھا کہ تم میں سے کوئی فخص ایساہے جو ملکہ بلقیس کا تخت اُس کے یہاں وینچنے سے پہلے پہنچادے ایک دیو کھڑ اہوا جس کانام عفریت تھا۔

اس نے ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ اگر آپ اس خادم کو تھم دیں تو آپ کے دربار کا وفت ختم ہونے سے پہلے میں اس تخت کو یہاں لے آؤں گا اگرچہ وہ بڑا بھاری بھر کم تخت ہے اور یہاں سے ڈیڑھ ہزار میل دور بھی ہے۔

لیکن آپ نے اس کو پسندنہ کیا کہ آپ کا کوئی درباری اس معمولی سے کام بیں اتنازیاوہ وفت لگائے۔

تایا جان! لیکن وہ تو کہہ رہا تھا کہ تھوڑی می دیر میں لینی آپ کے دربار کا وقت ختم ہونے سے پہلے لے آئے گا۔ حارثہ سے جیران ہوتے ہوئے کہا۔

اور تایا جان تخت بھی توڈیڑھ ہزار میل کے فاصلے پر تھا جیسے یہاں سے جاپان۔ رفیق نے طویل فاصلے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اتنی جلدی تو آج کے جدید دور میں ہوائی جہاز بھی نہیں لاسکتا۔

ہاں بیٹا مگر جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں اور نبی ہوتے ہیں اُن کے اختیارات، طاقت عام آدمی کی طرح تھوڑی ہوتی ہے۔ اب آ مے سنو!

سیّد ناسلیمان طیہ السلام نے کہا نہیں ہے توبہت دیر ہوجائے گی اس سے جلدی اور کون لاسکتاہے۔ توسیّدنا سلیمان طیہ السلام کی اُمت کے ایک ولی آصف بر خیا کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگئے:۔

میں پلک جمیکنے سے پہلے وہ خخت آپ کے پاس لے آؤں گا۔

پھر ایسانی ہو ااور سیّد ناسلیمان علیہ السلام کے پلک جھیکئے سے پہلے ملکہ بلقیس کاوہ عظیم الشان تخت جو ڈیڑھ ہز ار میل کے فاصلے پر سات کمرول میں بند تھاسیّد ناسلیمان علیہ السلام کے سامنے موجو د تھا۔

إس پرسيدناسليمان عليه السلام في فرمايانه

یہ میرے ربّ کا فضل ہے تاکہ وہ آزمائے مجھ کو میں شکر کر تا ہوں یا ناشکری تو جس نے شکر اوا کیا تو وہ شکر اوا کر تا ہے اپنے بھلے کیلئے اور جو ناشکری کر تاہے تووہ اپناہی ثقصان کر تاہے اور بلاشیہ میر اربّ غنی بھی ہے۔

چر آپ نے درباریوں سے کہا کہ اس تخت میں کچھ تبدیلی کر دو تا کہ دیکھیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچانتی بھی ہے یا نہیں۔

انجى دەبەسوچىى رى تقى كەستىدناسلىمان ملىدالىلام نے أسسى بوچھاكد كياتمهارا تخت بھى ايسانى ب-

چند لمے کیلئے تو وہ پریشان ہو گئی کہنے گئی دیکھنے سے تو لگتا ہے یہ وہی تخت ہے۔

سيدناسليمان عليه السلام نے فرمايا، بال بير تمهارا بى تخت ہے۔

بلقیس نے کہا ہم تو پہلے ہی ہے جان مچکے ہیں کہ آپ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے لیٹی بڑی نعتوں سے نوازا ہے اور ہم تو پہلے ہی مسلمان ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔

حضرت سیّد ناسلیمان علیہ السلام نے شیشے کا ایک محل تیار کروایا ہوا تھااور اس کا فرش بھی شیشے کا تھااور نیچے یوں معلوم ہو تا تھا کہ جیسے یانی بہد رہاہے۔

ملكه بلقيس جب آپ سے ملنے آئی تو آپ اُس محل میں تشریف فرما تھے۔

بلقیس نے جب فرش کی طرف دیکھا تو اُسے ایسا لگا کہ جیسے نیچے پانی کی لہریں بیں اُس نے اپنے پائینچے اوپر کر لیے تاکہ کپڑے نہ جمیگ جائیں اُسے یہ اندازہ ہی نہ ہو سکا کہ یہ فرش بلوریں فرش ہے۔اب جب اُس نے پاؤں آگے رکھا تواس کو اندازہ ہو ا

یہ توشیشے کا فرش ہے اور یہال پانی تو دور کی بات نمی بھی موجود نہیں ہے اسے بتایا گیا کہ یہ تو صرف شیشے کی عمارت ہے۔

اب اُس نے جب بید منظر دیکھا تو اُس کی آئلھیں کھل گئیں اور وہ سمجھ گئی کہ یہ کاریگری تو انسانی طاقت کی ہوئی نہیں سکتی۔

. اے میرے رہ میں (آج تک) ظلم ڈھاتی رہی اپنی جان پر اور اب میں ایمان لاتی ہوں سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اللہ پر جوسارے جہانوں کا پر وردگارہے۔

جب اُس کے مشیروں اور وزیروں نے دیکھا کہ اُن کی ملکہ نے اسلام قبول کرلیاہے تو وہ سب بھی مسلمان ہو گئے اور پوری قوم سیاستیدناسلیمان علیہ السلام پر ایمان لے آئی۔

مور خین نے رہے بھی لکھاہے کہ اس کے بعد سیّد ناسلیمان علیہ اللام نے ملکہ بلقیس کو اپنی بیوی بناکر عزت و شرف سے نوازا۔ مور میں میں میں کر دن رہا ہے سمجری تا ہے۔ اس

اچهابچو! اب اجازت دوعشاء کی نماز کاوفت بھی قریب ہور ہاہے۔

اوراس کے بعد تایا جان عشاء کی نماز کیلئے مسجد کی جانب روانہ ہو گئے۔

قصه سيدنا زكريا طب السام

مقدس مقام

فرحان، عارف دیر مور بی ہے بیٹا جلدی کرو۔ رضاصاحب نے اپنے بیٹوں کو آواز دی۔

آج داتا دربار میں حضرت داتا سمج بخش علی جویری رحمة الله تعالی علیه کا عرس تفا اور رضا صاحب عرس میں شرکت کیلئے

جانے کی تیاری کررے تھے۔

ابو! ایک بات توبتائے! عارف نے کاریس بیٹھتے ہوئے کہا۔

ابوبیہ ہم دعا یہاں بیٹے کر بھی توکر سکتے ہیں اللہ سجانہ و تعالی تو ہر جگہ موجود ہے پھر ہمیں اللہ کے ولی اللہ کے دوست

سیدنادا تا سیج بخش علی جویری کے مز ار پر حاضر ہو کر دعاما تھنے کی کیاضر ورت ہے۔ اور ابو الله سبحان و تعالی تو ہر جگه موجود ہے اور ہر جگه سے جاری بکار کوسٹ ہے تو پھر ہم تھر میں بیٹے کر بھی تو عاماتک سکتے ہیں؟

فرحان نے بھی گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

جي بجوا بالكل_

تو پھر بتائے تاکہ ہم مزار شریف پر کیوں جارہے ہیں؟

بان بو! جیسے سید ناز کر یاعلیہ اللام نے دعا کی تھی حضرت مریم کے جمرہ میں۔

ابو تفصیل سے بتائے کہ سیدنا زکر یا ملیہ اللام نے کیا وعاکی اور کیے کی کیا قرآن کریم نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے؟

ہم عشاء کی نماز کے بعد آپ کو پوراوا تعد سناتی ہے۔

رضا صاحب واتا وربار میں حاضر ہوئے وُرودِ تاج پڑھا فاتحہ پڑھی اور با ادب واپس ہونے کھے۔ واپس جاتے ہوئے

فرحان اور عارف نے کہا ابو ابھی نہ توہم نے مز ار کوچوماہے اور نہ بی اس کا طواف کیا ہے۔ نہیں بچو قبر کو چومنا ادب کے خلاف ہے اور شریعت نے مزار کے طواف کو منع کیاہے اس لیے ہم نے قبر کو نہیں چوما

> اور مز ار کاطواف نہیں کیا۔ مز ارسے مسلک معجد میں رضاصاحب نے نمازِعشاء اداکی اور والی گھرکی طرف رواند ہو گئے۔

ويكھتے ہوئے بيارے كہا۔ خبیں ای ابونے وعدہ کیا تھا کہ وہ آج جمیں قصہ سنائیں کے فرحان نے بے تابی سے کہا۔ لهی چیوٹی بٹی بینش کیلئے کہا۔ ی ش ابھی بینش کولے کر آتی ہول وہ اسے کرے ش ہوم ورک کر رہی ہے۔ السلام عليكم ابو! بينش في لا ورفح مين داخل موت موت كها-وعلیکم السلام! کیسی ہے میری بینی رضاصاحب نے بیش کے سریر ہاتھ تھیرتے ہوئے کہا۔ بى ابو! الله كاشكرب بال توبچو! آج ميس آپ كوسيدناز كريامليداللام كاقصدسناول كار اولاد کی نعمت سے محروم تھیں۔ ایک دان در ثت کے سائے میں بیٹی ہوئی تھیں انہول نے ایک پر ندے کو دیکھا جو اپنے بیچے کو چوٹی کے ذریعے

ہاں بیکم آج انہیں قصہ سنانا بہت ضروری ہے۔ آئے آپ بھی بیٹھ جائیں اور ہاں بینش کو بھی بلالیں رضا صاحب نے

گاڑی گیراج میں کھڑی کرکے ابھی رضاصاحب لاؤ ٹج میں داخل بھی نہیں ہوئے تنے کہ فرحان اور عارف نے ان سے

ابو کو ابھی آرام تو کرلینے دوستیدنا ز کریاطیہ السلام کا قصد کل سن لینا۔ عارف اور فرحان کی اتی نے اسپے بچوں کی ولچپی کو

مطالبہ کردیاکہ ابوآپ نے کہا تھا کہ عشاء کے بعد آپ ہمیں سیدناز کریاطیہ اللام کا قصہ سنائیں گے۔

ین اسرائیل میں ایک بہت عبادت گزار خاتون رہا کرتی تھیں اُن کا نام حنّہ تھا ان کی عمر کافی ہو پیکی تھی لیکن انجمی تک

خوراک دے رہا تھا۔ جب آپ نے ایک پر ندے کی اپنی اولا د کے ساتھ میہ محبت دیکھی تو آپ کے دل میں بھی اولا دکی خواہش پیدا ہو کی

آپ نے منت مانی کہ اے اللہ! اگر تونے جھے اولاد سے نوازاتو میں اس کو بیت المقدس کی خدمت کیلئے وَقف کر دول گی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور آپ کو ایک نوبصورت بیٹی عطافرمائی۔ اُس زمانے میں یہ دستور تھا کہ بیت المقدس کی خدمت کیلئے صرف لڑکے کوئی دیاجا سکتا تھا۔ اب حنہ کو فکر ہوئی کہ وہ منت کیسے پوری کریں گی۔ کہنے لگیں:۔

اے میرے رب میں نے پکی جن ہے۔

الله سبحانه و تعالیٰ نے قرمایا:۔

اور الله سبحانه و تعالیٰ کو خوب معلوم ہے جو پچھے اُس نے جناہے۔

اور القد مبحانہ و نعالی تو حوب معلوم ہے جو چھ آئ نے جنا ہے۔ حضرت حنہ نے لینی بیٹی کا نام مریم رکھااور اُس کی تربیت دیکھ بھال کی اور پھر جب مریم سجھ دار ہو گئیں تواُن کواُن کے خالو

سیّدناز کر پاعلیہ السلام کی تکہبائی میں دے دیا۔ سیّدناز کر پاعلیہ السلام نے مسجد اقصلی میں سیدہ مریم کیلئے ایک مجرہ مخصوص کر دیا۔ میں دیرم میں میں مقدمہ اس جے میں اللہ سیان ماتشالال کی عالمہ نہ کہ نئیں میاں تھے کی تاریخ کی ایک میا دیا ہے کہ

سیدہ مریم ہر وفت اُس حجرہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کر تیس یہاں تک کہ آپ کی پاکیزگی اور عبادت کا چرچا سارے بنی اسرائیل میں ہو کیا۔

ہیں، سربس میں ہو تیا۔ حضرت زکر یا علیہ السلام آپ کے حجرے میں جاتے اور دیکھتے کہ موسم سرما کا موسم ہے لیکن مریم کے حجرہ میں

> موسم گرماکے مچل رکھے ہوئے ہیں۔ جب موسم گرما آتا تو موسم سرماکے مچل وہاں موجو د ہوتے۔ آپ نے ایک دن سیدہ مریم سے پوچھا۔ مریم سے مچل تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں۔

سيده مريم نے جواب ديا كدير الله سبحان و تعالى كے يهال سے بيں۔ إِنَّ اللهُ يَرُزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابِ (پسرسوره آل عمران: ٣٥)

بے شک الله سجانہ و تعالیٰ جے چاہتاہے بے صاب رزق عطا فرما تاہے۔

سيّد ناز كرياعليد اللام في جب ديكها كداس جمره بي ب موسم يهل آت بين تو آپ في وبال دعاكى۔

" يہال پكاراز كريانے اپنے رب كو كہااے ميرے رب! مجھے اپنے پاسے نيك اولاد عطافر مابے فتك توبى سننے والاہے۔" اللہ سجانہ و تعالى نے سيّد ناز كرياعليہ السلام كى دعاكو قبول فرما يا اور انہيں يجيٰ عليہ السلام كى صورت ميں اولا دعطاكى۔

تعریف کرے گاسر دار اور ہمیشہ کیلئے عور تول سے بیچنے والا اور نبی ہمارے خالص بندول سے" تودیکھا بچو! آپ نے سیدناز کر یاملیہ السلام نے اس حجرہ میں دعاما تلی جوسیدہ مریم کا تھا اور سیدہ مریم اللہ سجانہ و تعالیٰ کی ولیہ تخیس توالی جگہ جس کی نسبت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دوستوں سے ہو اُس جگہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرما تاہے۔ واتا متنج بخش بھی اللہ سجانہ وتعالیٰ کے ولی ہیں تواس جگہ اللہ سجانہ وتعالیٰ کی خاص رحمت کا نزول ہوتاہے اس ليے ہم وہاں جاكر الله سبحانہ و تعالى سے وعاما تكتے ہيں۔ اچھاتو پھر حصرت ذکر ماملیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالی نے بیٹے سے نو از ااور اُن کانام بھی بتادیا۔ عارف نے جیرت کے ساتھ کہا۔ اچھاابو جمیں سیّدنا کی طیدالسلام کے بارے میں بھی بتاہیے نابیش نے گفتگویں حصد لیتے ہوئے کہا۔ ہاں بیٹاضر ور لیکن کل صحیح۔ بی ابوتمام بچوں نے ایک ساتھ کہا۔

بے فٹک اللہ سجانہ و تعالیٰ آپ کو خو شخری سناتا ہے بیٹیٰ علیہ السلام کی جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ایک کلمہ ک

قرآن كريم في اس دعاكى تبوليت كويون بيان فرمايا:

"دو البحی حجرے میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے انہیں آواز دی کہ

يهيى ميداسام كا اعلان هق

فرحان،عارف اور بینش کافی ہے چینی اور ہے تانی ہے اپنے والد کے آنے کا انتظار کر رہے تھے تا کہ آج سیّد نا بیکی علیہ السلام کا قصہ من سکیس۔

جیے عی رضا گھر میں داخل ہوئے تیوں بچر ضاصاحب کے گر وجع ہو گئے۔

بھی بچو ابو کو منہ ہاتھ وحو کر فریش تو ہو لینے دو اس کے بعد تم لوگ آرام سے بیٹے کر کبانی سنا۔ بیں نے تم لوگوں کیلئے فٹر چیں اور جائے بھی تیار کرلی ہے۔

رضاصاحب کی اہلیہ نے پچوں کو پیارے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ارے بھی نبیلہ بیگم تم کیوں پچوں کوڈانٹتی ڈپٹتی رہتی ہو۔ کل سے تو پچے کہانی سننے کا انتظار کر رہے ہیں۔ رضاصاحب نے بینش کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

یہ آپ بی نے تو بگاڑا ہے انہیں میں کہانی سننے سے کب منع کررہی ہوں؟بس آپ کی بی قلر ہے کہ ابھی دفتر سے مصلح ہوئے آئے ہیں اور بچوں نے تنگ کرنا شروع کر دیا۔

نبیلہ بیکم نے مصنوعی ناراضکی کا اظہار کرناشر وع کردیا۔

اچھا بچو! اس سے پہلے کہ آپ کی اتی جان مزید ناراض ہوں میں ذرا منہ ہاتھ دھوکر آتا ہوں رضا صاحب نے سر موشی کرتے ہوئے کہا۔

مندہاتھ دھوکررضاصاحب صوفے پر بیٹھ گئے اتن دیر میں نبیلہ بیٹم ہمی فنگر چیس اور چائے لے کرلاؤ تج میں آگئیں۔
ہاں بچو! توسیّدناز کریا علیہ السلام کی دعاکو اللہ سجانہ و تعالی نے قبول فرمایا اور سیّدنا کیٹی علیہ السلام کی شکل میں ایک فرزند عطافر مایا۔
سیّدنا بیٹی علیہ السلام کو اللہ سجانہ و تعالی نے منصب نبوت پرفائز فرمایا۔ اور آپ کو تھم دیا کہ بنی اسرائیل کو توریت کی تبلیغ کریں۔
سیّدنا بیٹی علیہ السلام نے اللہ سجانہ و تعالی کے تھم کے مطابق بنی اسرائیل کو اطاعت کا درس دیے گئے انہیں بڑی ہاتوں سے روکتے
اور اللہ سجانہ و تعالی کی فرمانبر داری کا تھم دیتے اللہ سجانہ و تعالی کے تھم کی تعییل میں آپ رات ون مشغول رہتے
توریت کے احکامات لوگوں تک پہنچاتے اور اللہ سجانہ و تعالی کے تھم کی تعییل میں آپ رات ون مشغول رہتے
توریت کے احکامات لوگوں تک پہنچاتے اور اللہ سجانہ و تعالی کے تھم کے مقابلے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ

يهال تك كداس حق كوئى كى وجدے آپ كوشهيد كرديا كيا۔

كيا؟ الله سبحانه و تعالى كے نبي كوان لو كول نے شہيد كر ديا۔ تينوں بچوں نے خوف خداسے لرزتے ہوئے كہا۔

بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء کرام آئے اور اُنہوں نے اُن کو قتل کیاان یہودیوں نے ہمارے بیارے نبی سلی اللہ تعانی علیہ وسلم کو بھی شہید کرنے کی کوشش کی تقی میہ تو بہت ہی برے لوگ ہیں! بینش نے قدرے سنجیدگی سے کہا۔ جمی شہید کرنے کی کوشش کی تقی میہ تو بہت ہی برے لوگ ہیں! بینش نے قدرے سنجیدگی سے کہا۔ جی ابو! سیّدنا یجی علیہ اللام کو انہوں نے قتل کیوں کیا؟ عارف نے تجس سے بوچھا۔

بن ہور سیدنا یں سیدنا یکی طیہ السلام کے زمانے میں فلسطین پرجو بادشاہ حکومت کرتا تھادہ اپنی سینیجی سے شادی کرنا چاہتا تھا

ہاں ؛ مہواہیہ کہ سیرنا ہی علیہ اسلام سے زمامے میں سین پر ہوباد سماہ سوست سر یا طاوہ اید اور اُسے اپنی ملکہ بناتا چاہتا تھاوہ لڑکی بھی راضی تھی اس کے تھر والے بھی اس شادی کیلئے تیار تھے۔

جب سیّدنا یجیٰ علیہ السلام کو اس شادی کے بارے میں علم ہوا تو آپ نے اس شادی کی بھر پور خالفت کی اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بھینجی سے شادی کو حرام قرار دیا ہے۔جب آپ نے اس شادی کی مخالفت کی توبیہ آپ کی مخالفت کی خبریں ہر جگہ پھیلنے لگیں۔

جہاں دوچار افراد جمع ہوئے دہ انہی موضوعات پربات چیت کرتے ہوئے نظر آتے۔

جب اس بات کابہت زیادہ چرچاہو کمیاتو کنیج یہ خبر لڑکی اور اس کے تھر والوں کے کانوں تک بھی پہنچ گئی۔

بہب من بات باب مواکد سیّد نا بیٹی علیہ السلام اس شادی کے سب سے بڑے مخالف ہیں تو وہ اس پر سخت غضب ناک ہو تی

یں ربب مورہ میں ہوتا ہے۔ کہ سیّدنا لیجیٰ علیہ السلام اُس کو باوشاہ کی ملکہ بننے سے روک رہے ہیں اُسے مال ،عزت اور حکومت سے محروم کرناچاہتے ہیں۔ لہٰذا اُس نے آپ سے انتقام لینے کی ٹھان لی۔

ے ہے۔ ہوں ہے۔ ہوں اس نے خود کو خوب اچھی طرح سجاسنوار کر بادشاہ کے پاس جا پینجی بادشاہ نے اٹھ کر ملکہ کی طرح

اس كااستقبال كيااين پاس اين تخت پر بنهايا پر كنب لگا-

بادشاہ اور اس کے درباری آپ کوخوش آ مدید کہتے ہیں۔

ضرور کوئی خاص بات ہے جو آپ نے آج اپنے قد مول سے ہمارے دربار کورونق بخش ہے میرے لاکق کوئی تھم ہو تو فرمائے۔ لڑکی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چپ چاپ بیٹھی رہی جیسے کوئی غم اس کولا حق ہے۔ پریشانی اس کے چپرے سے ظاہر ہور ہی تھی۔ اس تکھیداں میں تھی جو سس ہوئیں یہ مک کے ایک اندیاں میں اللہ میں جیش سے بات کونہ اٹھا ہوئی ہور ہی ہے۔ ایمی اٹسی

لڑکی اور زیادہ زور سے رونے تکی یہاں تک کہ اُس کی جیکیاں بندھ تکئیں۔بادشاہ نے کہا آپ جھے بتائیں تو سمی س نے آپ کورُلایاہے میں اُس کو سخت سزادوں گا۔اب اِس لڑکی نے کہا:۔

مجھے یکی نے پریشان کیا ہے۔ وہ ہر جگہ ہماری شاوی کی مخالفت کردہاہے اور میری برائی بیان کردہاہے۔

كتناظالم بادشاه تفار فرحان في غمناك آكھوں كے ساتھ كبار

بادشاه نے سیدنا بی علیه السلام کو در بار میں طلب کیا اور تھال منگا کر اس میں آپ کو ذرج کر دیا۔

الركى نے كهابس اتنابى كافى ہے۔

بادشاہ نے بو چھا۔ اور اس کے علاوہ آپ کیا جا ہتی ہیں آپ کے ہر تھم کی تعمیل ہوگا۔

الركى نے كہاا كر آپ جھے اپنى ملكه بنانا جاہتے ہيں توأے تل كر دياجائے۔

بادشاه کوسخت غصه آلکیابا تنے پر ملکنیں ابھر آئیں چہرہ سرخ ہو کیااور طیش میں تخت سے کھڑا ہو کیا تیز اور گرج وار آ واز میں

بتاكي آپ كياچائتي بيع من أس كو كياسز اوول-

قصه سيدنا عيسى طيدالهم

ططیانوس کی موت

یارجوزف تم کہاں جارہے ہو؟ فہدنے جوزف کو اسکول سے مارکیٹ کی جانب جاتے ہوئے دیکھ کر ہو چھا۔

یار فہد کل 25 دسمبر ہے کر سمس ہے اور اس دن ہماری عید ہوتی ہے جھے مارکیٹ سے کچھے ضروری سامان لیٹاہے. اور ہال تم بھی کل صبح میں ہمارے پہال آناتمہاری خصوصی دعوت ہے۔

فہدجوزف کے ساتھ عیسائیوں کے سینٹ پیٹر کس اسکول میں پڑھتا تھا۔

دوسرے دن چیس وسمبر کو پورے ملک میں چھٹی تھی اس لئے فہدؤس بے جوزف کے تھر چلا گیا۔

جوزف کے گھر تمام مہمان آئے ہوئے تھے جوزف کی ایک کزن ٹینا جس نے رہبانیت اعتیار کرلی تھی وہ راہبہ تھی وہ بھی وہاں آئی ہوئی تھی اور انجیل کادرس دے رہی تھی۔

جوزف نے فہد کو خوش آ مدید کہا اور فہد کو اسے ساتھ ہی بھالیا۔

راہبہ غینا درس دے ربی تھی۔ سیّدنا عیسیٰ علیہ اللام کے بارے میں راہبہ بتا ربی تھی کہ می اللہ کے بیٹے ہیں

اور ان کو یہو دیوں نے سولی پر لٹکا دیا تھا اور انہیں مار دیا تھا اور نہ جانے وہ کیا کیا کہدر ہی تھی۔

فبدخاموشى سےسب كچےسن رہاتھا۔

تھوڑی ہی دیر میں تقریب ختم ہوگئ اور فہداہے دوست کے گھرے والی اوث آیا۔

لیکن اس کا دماغ راهبه غینا کی بالوں ہی میں اُلجھا ہوا تھا۔

شام کو جب فہد کے بابا آئے تو فہد کے بابائے فہد سے پوچھا اور بیٹا آج چھٹی کا دن کیساگزرا تو فہدنے ساری داستان ۔

اسے بابا کوسناڈالی اور اپنی اُن الجھنوں کا تذکرہ بھی کیا جوجو زف کے تھر میں راہبہ غینانے پیدا کی تھیں۔

فہد کی مما بھی اس دوران اُن کے ساتھ بیٹی رہیں۔

فہد بیٹا آپ ہوم ورک مکمل کرلیں اور رات کو لا بھریری بیں آیئے گا تب بیں آپ کو سیّد ناعیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور اُن کے آسانوں پر اٹھائے جانے کے دا قعات کو تفصیل سے سناؤں گا۔

فہدہوم ورک کرنے کیلئے وہاں سے چلا گیا۔

زنیره! فہدی مماے مخاطب ہوتے ہوئے شجاع صاحب نے کہا۔

ہم نے فہد کا واخلہ عیمائیوں کے اسکول میں کرائے اچھانہیں کیا۔ كيون؟ فبدى ممانے يوچھار

وہاں کی پڑھائی بہت اچھی ہے اور فہد کا مستعبل روشن ہونے کے امکانات زیادہ ہیں۔

بال أس كالمستقبل توشايدروش موجائے ليكن اس كى آخرت اكر تباه موسمى توكيا مو كا؟

اور فہد کی دوستی بھی اس طرح بی کے لڑکوں سے ہوگی اور اس کاایمان تباہ ہوجائے گا۔ میں نے فیصلہ کرلیاہے کہ

اس کا داخلہ کسی اور اچھے اسکول بیں کر ادوں گا۔ فهدك بابان يرعزم اندازيس كبا

جیسے آپ کی مرضی آپ صحیح کہدرہے ہیں۔اگرہم نے اس کی زندگی بنا بھی ڈالی تو اس کی عاقبت ضرور خراب ہوجائے گی

لبذا بہترہے کہ آپ اس کو وہاں سے بٹاکر کسی اور اسکول میں داخل کر دیں۔

فبدرات كوافي والدكى لا بريرى ميس بيني كليا-

آج میں حمیس سیدناعیسی طید السلام کا قصد سناتا ہول۔آپ کو بید تومعلوم بی ہے کہ سیدہ حند جو سیدہ مریم کی والدہ ہیں' نے ایک منت مانی تھی کہ اُن کے جو بھی اولا د ہوگی اُس کو وہ بیت المقدس کی خدمت کیلئے و قف کر دیں گی۔ للذا جب سیدہ سریم

کی ولا دت ہوئی توسیدہ حنہ نے اُن کو بیت المقدس کی خدمت کیلئے و قف کر دیا اور سیّد ناز کر یاعلیہ السلام نے اُن کی پرورش کی۔ اور سیدہ مریم بہت عبادت گزار خاتون تھیں آپ کے جمرے میں بے موسم پھل بھی آیا کرتے تھے۔

بيرسب توآپ كومعلوم بى ہے۔ ى بال بالكل! فبدفي جواب ديا ایک دن سیدہ مریم اپنے حجرہ میں عبادت کر رہی تھیں کہ اُس وقت اللہ سجانہ و تعالیٰ نے جبر ئیل امین کو اُن کے پاس بھیجا۔ جبر ئیل امین ایک خوبصورت آ دمی کی شکل میں اُن کے پاس تشریف لائے۔سیدہ مریم اپنے حجرہ میں ایک اجنبی مر د کو

> اچانگ دیکھ کرخو فز دہ ہو حمیں۔ میں نافی ان

سیدہ مریم نے فرمایا:۔

میں تجھے اللہ کی پناہ جا ہتی ہوں اگر تو اللہ سجانہ و تعالی سے ڈرنے والا ہے۔

جبر ئیل امین نے جواب دیا کہ میں انسان نہیں ہوں میں تو اللہ سجانہ و تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ایک فرشتہ ہوں

الله سجانه و تعالى في محيد آپ كى طرف بعيجائ تاكه بس آپ كوياكيزه بيناعطاكرول-

حيساكه قرآن نے بيان فرمايا:

" جبر ئیل نے کہا میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ میں عطا کروں تخجے ایک پاکیزہ فرزند۔ "

مریم حیرت سے بولیس (اے بندہ غدا) کیو تکر ہو سکتا ہے میرے ہاں بچہ حالا نکہ نہیں چھوائسی بشرنے اور نہ میں بدچلن ہوں۔ م

جرئیل امین نے فرمایا کہ تمہاری بات ڈرست ہے مگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کیلئے بچھے مشکل نہیں وہ ہر شے پر قادر ہے۔

جبر ئیل امین کی بات من کر سنیدہ مریم مطمئن ہو گئیں۔ پھر جبر ئیل امین نے اُن کی جانب پھونک ماری۔ میں میں میں میں میں ساتھ میں مطمئن ہو گئیں۔ پھر جبر ئیل امین نے اُن کی جانب پھونک ماری۔

جب حمل کی علامات ظاہر مو گئیں تو آپ اپنے جرے سے کہیں دور چلی گئیں کیونکہ انہیں معلوم تھاکہ لوگ ان پر

برائی کے بہتانات لگائیں گے۔

پریشانی کے اس عالم میں کہ اب بچہ کی پیدائش کے بعد لوگوں کو کیامنہ د کھاؤں گی لوگ اس بات کو تسلیم نہیں کریں ہے کہ بیرسب پچھ اللہ سجانہ و تعالیٰ کے تھم سے ہواہے۔

اس کیفیت میں بے اختیار اپنے آپ سے کہنے لگیں۔ کاش میں مرحنی ہوتی اس سے پہلے اور بالکل فراموش کر دی گئی ہوتی۔

جب سیدہ مریم کی پریشانی بڑھ من توایک فرشتہ نے آواز دی:۔

"اے مریم غمز دہ نہ ہو تیرے رب نے تیرے لیے ایک پانی کا چشمہ جاری کر دیاہے اور ہلاؤ تھجور کے در شت کو توکرنے گلیں گی بھی ہوئی تھجوریں تم پر۔" سیدناعیسی ملیدالسلام کی پیداکش کے بعد آپ سیدناعیسی ملیدالسلام کو گود میں اٹھاکر اپنی قوم کی طرف آھی۔ جب ان لو گول نے مریم کی گود میں ایک بچہ دیکھاتو وہ سیدہ مریم سے کہنے گئے:۔ اے بارون کی بین! نہ تیر اباب بر اآدی تھااورنہ ہی تیری مال بد چلن تھی پھر تم نے بیر اکام کیوں کیا؟

میں نے آج رحل کیلئے بچپ کاروزہ رکھاہے میں آج کسی انسان سے گفتگو نہیں کروں گی۔ حمیس اگر کوئی بات کرنی ہے تواس بھے سے کروجو گوو میں لیٹاہواہے آپ نے بید بات اشارے سے کی۔

لوگ ان كے اشارے كوسجھ كر كہنے لكے:

تم ہم سے ذاق کرتی ہوید بچہ بھلاکیے ہم سے بات کرسکتا ہے۔

أسى وقت سيدناهيسى عليه السلام في اس طرح بولناشر وع كيا:

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ۚ الْخِيْنَ الْكِتْبَ وَجَمَلَنِي نَبِيًّا ۞ وَجَمَلَنِي مُيْرَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ ۗ وَ أَوْصٰنِي بِالصَّلْوةِ

وَ الزَّكُوةِ مَا ثُمْتُ حَيًّا ۞ وَ بَرًّا بِوَالِدَتِينَ ۗ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا هَقِيًّا ۞ وَالسَّلْمُ عَلَى يَوْمَ وُلِدْتُ

وَ يَوْمَرَ أَمُوْتُ وَ يَوْمَرَ أَبْعَتُ حَيًّا ۞ (ب١١ـ ١٩٠٥م يم:٣٠٠٣)

میں اللہ کابندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور اس نے مجھے نبی بنایاہے اور اس نے مجھے بابر کت کیاہے جہاں کہیں مجھی میں اور ای مجھے تھم دیاہے نماز اداکرنے کا اور زکوۃ وینے کا جب تک میں زندہ رہوں اور مجھے خدمت گزار بنایاہے اپنی والدہ کا اور اس نے

نہیں بنایا بھے جابر (اور) بدبخت اور سلامتی ہو مجھ پر جس روز میں پہیدا ہو ااور جس دن میں مر وں گا اور جس دن بھے اٹھایا جائے گا

اس آیت میں الله سبحاندو تعالی نے وضاحت کردی که سیّد تاعیسی علیہ اللام، الله کے رسول ہیں بندے ہیں بیٹے نہیں۔ خیر ہر طرف اس مجزے کا تذکرہ ہونے لگا دور دورے لوگ سیّدنا عیسیٰ علیہ اللام کود مکھنے کیلئے آنے لگے۔ یہ خبراتی تیزی ہے پھیلی کہ شام کے باد شاہ تک بھی یہ خبر جا پیٹی۔

اس نے اسپنے سپاہیوں کو تھم دیا کہ اس بچے کو فوراً قال کر دو۔

لیکن ان تمام مجھزات اور روشن نشانیوں کے باوجو دین اسرائیل نے گمر ابی اور سر کشی نہ چھوڑی۔چند لوگ ایمان لائے جنہیں حواری کہاجاتا ہے۔ سیّدناعیسیٰ علیہ اللام، الله سبحانہ و تعالیٰ کے تھم کے مطابق تبلیج کرتے رہے لیکن یہودی کیونکہ آپ کے دشمن ہو پچکے شخے

بلکہ وہ آپ سے پہلے بھی دیگر انبیاء کرام کو قتل کر چکے تھے۔

لہذاانہوں نے آپ کو بھی قل کرنے کا منصوبہ بنالیا۔ اور اس وقت کے بادشاہ نے ایک مخض ططیانوس اکواس کام کیلئے منتخب کیا یہ ایک منافق مخض تھا بظاہر سیّد ناعیسیٰ علیہ السلام

ہے بھی ملتار ہتا، محبت کے دعوے کر تااور در پر دہ بیمود بول سے بھی ملاہوا تھا۔ مادشاہ فرططہانوں کو تیم روز ہم سرعوض سند ناعیسا بھا البلام سرقتل پر آمادہ کر لیا

بادشاہ نے ططیانوں کو تیس درہم کے عوض سیّدناعیسیٰ علیہ اللام کے قبل پر آمادہ کرلیا۔

سیّدناعیسیٰ علیہ السلام کو بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کے ناپاک منصوبے سے آگاہ کر دیااور آپ نے اپنے ساتھیوں کو بتادیا کہ آج مجھے فلاں مخض تیس دِر ہم کے عوض فروخت کروے گا۔

ططیانوس تیس در ہم کے لالج میں سیّد ناعیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے اپنے ساتھیوں کے ساتھ آپ کے دروازے تک آگیا۔ است دیگر ساتھیں کر اس ناگلم سے اس کموں کا اس خور این حالات کی مدین سے این کا این میں اس کا این میں اس نے میک ک

اینے دیگر ساتھیوں کو اس نے تھر کے باہر کھڑا کیااور خود اندر چلا گیا۔ ابھی وہ اندر گیا ہی تھاکہ اُس نے دیکھاکہ سیّد ناعیسیٰ علیہ السلام آسانوں کی طرف پرواز کرگئے ہیں اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کوزندہ آسان پر اٹھالیا۔

اں عبیہ اسلام انہاں کی سرت پرواز سرتے ہیں املا برن کہ وعلی ہے اپ ورندہ انہان پر اٹھا گیا۔ ططیانوس بیہ منظر دیکھے کر دیر تک جیرت کا شکار رہااور انہی وہ اس تعجب میں ہی گر فار گم شم کھڑا تھا کہ باہر اُس کے ساتھیوں رئیر ہوں مالی نازیں مصلام میں سے سے معلق میں سے استعمال میں انہوں میں جہتے ہے کہ بری رفقہ ہا ابازیس سہیں۔

نے سمجھا کہ شاید ططیانوس اور عیسیٰ ملہ اللام کے در میان جھکڑا ہو گیاہے وہ اندر جانا بی چاہتے تھے کہ اُن کاساتھی ططیانوس باہر آسمیا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُس کو سیّد ناعیسیٰ ملیہ اللام کا ہم شکل بنادیا اب یہ جیسے ہی باہر لکلا ططیانوس کے ساتھی یہ سمجھے کہ یہ عیسیٰ علیہ اللام ہیں انہوں نے اس کو سخق کے ساتھ پکڑلیا یہ جلّا چلّا کر کہنے لگا ہے لوگو! میں تمہاراساتھی ططیانوس ہوں۔

یہ عیسیٰ علیہ انسام ہیں انہوں نے اس کو سختی کے ساتھ پکڑ لیابیہ چلّا چلّا کر کہنے لگا اے لوگو! میں تمہاراسا تھی ططیانوس ہوں۔ مگر کسی نے اس کی ایک نہ سنی اور کہنے گلے اے عیسیٰ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کر دیاہے اور اب ہمیں وھو کہ ویٹاچاہتے ہو

یہ کبہ کرائے سولی پرچوعادیا۔

یہ خبر سنتے ہی سیرہ مریم اسپے نو مولود بیٹے سیدناعیسی علیہ السلام کولے کربیت المقدس سے مصر کی طرف رواند ہو تمکیں۔ مچر تیره برس کاطویل عرصه مصر بی بین گزر کمیااور سیّد ناعیسیٰ علیه السلام کی عمر بھی تیره برس ہو گئی۔

الله سبحانه وتعالى في آپ كوبيت المقدس كى جانب ججرت كا علم ديا۔

آپ تھم البی کی تعمیل کرتے ہوئے بیت المقدس کی جانب روانہ ہو گئے۔

اس زمانے میں بن اسرائیل کے حالات بہت خراب ہونچکے تتے اُن میں طرح طرح کی اخلاقی بیاریاں پھیل چکی تھیں فرقد داریت عام ہو چکی تھی۔

انبیاء کرام کو جو لوگ مخل تک کردیتے ہوں اُن میں کون سی خوبی مجلا ہو سکتی ہے البتہ ان شریر لوگوں میں ایک محروہ ابیا بھی تھاجس نے خود کو دین کے سپر د کرر کھا تھااور سیدناموسیٰ علیہ اللام کے دین پر قائم تھے۔

جب سیّد ناهیسیٰ طیہ السلام کی عمر مبارک تیس برس کے قریب پہنچ مئی توان کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے لین کتاب انجیل عطا فرمائی اور

تھم دیا کہ بی اسرائیل کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دین کی طرف بلائے تا کہ وہ ظلم وفساد اور فتنہ سے رک جائیں اور حق کو اختیار کرلیں۔ چنانچہ سیّدنا عیسیٰ ملیہ اللام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے تھم کے مطابق بنی اسر ائیل کو حق کی وعوت دینی شروع کردی

انبيس سيده واست كى طرف بلاناشر وع كرديا-

آپ نے بن اسرائیل سے کہانہ

اے بنی اسرائیل الله سجانہ و تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف اپنا رسول بناکر بھیجا ہے میں اس چیزی تقیدیق کرتا ہوں

جو تورات سے پہلے تھی اور میں ایک رسول کی خوشخبری دیتاہوں جومیرے بعد آئے گااور اُس کا نام احمد ہوگا۔

الله سجانہ و تعالیٰ نے آپ کو معجزات بھی عطا کیے تاکہ لوگ واضح نشانیاں دیکھنے کے بعد آپ پر ایمان لائیں اور الله سجاندونعالی کی اطاعت کریں۔اگر آپ کسی بھی ٹاپیتا محض کی آتھوں پر ہاتھ پھیرتے تواس کی آتھ میں واپس لوٹ آئیں۔

كور حى كے مريض جن كو ۋاكٹر زجواب دے ديتے وہ آپ كے پاس آتے اور شفاياتے۔

تبسراآپ الله سبحاندو تعالی کے تھم سے مر دوں کوزندہ کر دیا کرتے تھے۔

اور تواور آپ مٹی کے پر ندے بناتے اور اس پر پھونک مارتے تووہ اُڑنے لگ جاتے۔

پھر آپ کو اللہ سبحانہ و تعالی نے غیب کا علم بھی عطا کیا تھا۔

آپ بنی اسرائیل کو بتادیتے کہ انہوں نے کیا کھایا ہے اور اپنے تھروں میں کون ی خوراک جمع کرر کھی ہے۔

سيدناعيسى عليه السلام، الله كے بندے اور رسول بيں۔ اور آپ كو الله نے زندہ آسان پر اٹھالياہے۔ اور قیامت سے پہلے وجال سے مقابلے کیلئے لائے جائی مے۔ اب آپ جاکر آرام کریں۔ آئندہ ہم آپ کوالی بی اور دلیپ قر آنی کھانیاں سنائیں گے۔ الله حافظ! شب بخيريابا!

اب جب أسے سولی دے دی تو وہ يهودي بڑے پريشان موئے كه اس كا چرہ تو عيلى عليه اللام سے ماتاہے

عیمائی عرصہ دراز تک پریشان رہے یہ معاملہ اسلام نے حل کیااور قرآن نے اس رازے پر دہ اُٹھایا۔

مكرجهم اس كاططيانوس كاب اور اكريه عيسى عليه اللام نبيس توططيانوس كهال ب؟

توفهد بيناجس مخص كوسولى دى كئ تقى وه عيسى عليه السلام نهيس بلكه ططيانوس تقا_

اور اگريه ططيانوس ب توعيني عليه السلام كمال بين؟

اب آپ کی سمجھ میں ساراواقعہ آگیاہو گاکہ

کئے دِنوں کی بات ہے بنی اسرائیل میں ایک نیک صالح بزرگ رہا کرتے تھے ان کا ایک بی بیٹا تھالیکن وہ انجی کافی چیوٹا تھا کہ أن كا آخرى وقت قريب آگيا_

اُن کے یاسی بچھیا تھی اُنہوں نے اس بچھیا کو لیا اور جنگل میں چلے گئے اور جنگل میں جاکر یہ کہہ کر بچھیا کو چھوڑ دیا کہ

اے اللہ! یہ بچھیا تیرے پاس امانت ہے اور میر ابیٹا ابھی کمن ہے جب وہ بڑا ہو جائے توبیہ بچھیا اس کومل جائے۔

بچھیا کو جنگل میں چھوڑ کر آنے کے بعدوہ بزرگ اللہ سجانہ و تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئے اور چند ہی و نوں میں

ادھر کچھ سالوں کے بعد اُن کا بیٹا بھی جوان ہو گیا ہیہ نہایت نیک اور صالح نوجوان تھا اور اپنی والدہ کا کہنا بھی سنتا تھا

انتبائی فرمانبر دار اور دو سرول کے کام آنے والا توجوان تھا۔ أس نيك نوجوان نے اپنى رات كو تين حصول ميں تقسيم كرر كھا تھا:۔

رات کے ایک صے بیں بر نوجوان سو تاتھا،

دوسرے حصے میں یہ نوجوان اللہ سجانہ و تعالیٰ کی عبادت کر تا تھا،

اوررات کے تیسرے حصے میں اپنی والدہ کی خدمت کیا کرتا تھا۔

وِن کے وفت یہ نوجوان جنگل میں فکل جاتا سارا ون لکڑیاں کافنا اور شام کو ان لکڑیوں کو بازار میں فروخت کردیتا

اور ان لکڑیوں سے جور قم حاصل ہوتی اس رقم کے بھی تین ھے کیا کر تا تھا:۔ ایک حصہ غریبوں میں تقتیم کرتا،

> دوسراحصه ليتى والده كوديتاه اور تيسراحصه اپني ذات پرخرچ كرتار

مال الين بين بين خوش تقى ـ

ا يك دن اس كى والده في اس كوايين ياس بلايا اور كها: ـ

مرے بارے بينا

کی امانت میں سونب دی تھی۔

اس گائے کی نشانی کیاہے؟

اس کی والدہ نے کہا بیٹا اس کی نشانی میہ ہے کہ وہ پیلے رقگ کی ہو گی اور اس کی کھال اس طرح چک رہی ہو گی جیے سورج کی کر نیں اس میں سے نکل دی ہوں۔

وہ نوجوان والدہ کی ہدایت کے مطابق اس جنگل میں میااور اس نے وہاں جاکر دعاما تکی:۔

اے سیّدنا ابراہیم ملیہ السلام اور سیّدنا استعیل علیہ السلام اور سیّدنا اسحاق علیہ السلام کے خدا! میرے باپ نے جو امانت

تخفي سوني تقى ده مجھے داليس دے دے۔

فوراً ہی وہ گائے دوڑتی ہوئی آکراس کے یاس کھڑی ہوگئ۔

نوجوان نے اس گائے کو پکڑااور پکڑ کر تھر لے آیا۔

اس کی مال نے کہا بیٹا! اس کائے کو بازار میں لے جاکر تنین ویٹار میں فروخت کر دولیکن بیچنے سے پہلے مجھ سے مشورہ ضرور کرنا میرے مشورے کے بغیر نہیں بینا۔

بر پر افے زمانے کی بات ہے اس زمانے میں بازار میں گائے تین دینار بی میں فروحت ہوتی تھیں۔

لڑ کے نے اپنی والدہ سے بوچھااتی جان!

میرے باپ نے جو امانت بچھے سونی تھی وہ جھے واپس دے دے۔

اب تم اس جنگل میں جاؤاور یوں دعاما تکواے سیدتا ابراجیم ملیہ اللام اور سیدتا اسلعیل ملیہ اللام اور سیدنا اسحاق ملیہ اللام کے خدا!

تمہارے والد نہایت نیک اور صالح مسلمان سے انہوں نے مرنے سے قبل فلاں جنگل میں ایک گائے اللہ سجانہ و تعالیٰ

بہر حال یہ نوجوان اس گائے کو منڈی میں لے کیا اور ایک جگد اس گائے کی ری چکڑ کر کھڑ اہو کیا۔ استے میں ایک گا بگ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جمائی کیا گائے ہیج گے ؟

اس توجوان نے کہائی ہاں!

اس نے یو چھاکتنے میں ہیو مے؟

نوجوان نے کہا تین دینار میں مگر اپنی والدہ سے مشورے کے بعد۔

اس گابک نے کہااس گائے کی قیت 6 دینار لے لو مگر اپٹی والدہ سے مشورہ نہیں کر وجھے ابھی فورا چے دو۔

نوجوان نے کہااے اجنبی! تم مجھے اس گائے کی خواہ کنٹی ہی قیت کیوں نہ دویش والدہ کے مشورے کے بغیر ہر گزنہیں بیچوں گا۔ اس کے بعد لڑکے نے منڈی سے تھر آگر ساراماجر الپٹی والدہ کوسٹایا۔

اس نوجوان کی والدہ نے کہا کہ جھے یہ گا بک کوئی فرشتہ معلوم ہو تاہے۔

توبیاً! تم اس سے مشورہ کرو کہ ہم اس گائے کو ابھی فروخت کریں یانہ کریں؟

توجوان والیس منڈی آیا اوراس نے اس گابک سے کہا کہ میری والدہ نے پوچھا ہے کہ آیا ہم ابھی اس گائے کو فروخت کریں یانہ کریں؟

فرشتے نے کہا کہ تم ابھی اس گائے کو فروخت نہیں کرو عنقریب اس گائے کوموئ علیہ اللام کے لوگ خریدیں گے اور تم اس کی قیمت گائے کی کھال بھر کے سوناطلب کرناتووہ لوگ تم کو اتن بی قیمت دے کریہ گائے خریدیں گے۔

دوسرى طرف بني اسرائيل مين عجيب واقعدرو نما موچكا تقا_

بنی اسرائیل میں ایک امیر محض رہا کرتا تھا جس کا نام عامیل تھا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کو بڑی دولت سے نوازا تھا اس کا ہمیتجا اس انتظار میں تھاکب چپا مرے اوروہ اس کے وارث بن کر اس کی دولت حاصل کرلے ایک دن اس نے کہا کہ

کون اتنا انتظار کرے کیوں نہ اپنے چھا کو خود ہی ٹھکانے لگا دیں دولت کے لایج میں آکر اس نے اپنے پھا کو تُکُل کر ڈالا اور اس کی لاش کوراتوں رات ایک ویرانے میں پھینک آئے۔

دوسرے دن عامیل کی لاش دیکھ کرشدید خوف وہراس پیداہو گیا۔

لوگ پریثان ہو سے کہ عامیل کو کس نے قبل کیاہے؟ جب عامیل کے بیتے نے دیکھا کہ اس کے چیاکی لاش ال گئی ہے تواس نے بھی جھوٹ موٹ کاروناشر وع کر دیا۔

مجھی سرپیٹنا، مجھی ماتم کر تااور کہتا کہ میرے بیارے چھاکو کسنے قتل کیاہے؟

یہ مجھی کسی پر الزام عائد کرتے اور مجھی کسی پر اور یوں لڑائی جھٹڑ ابڑھ گیا۔

كى نے كياكہ تم آپس ميں كيوں الاتے ہو؟

الله كے نبى سيدنا موسىٰ عليه السلام كے پاس جاؤ انہيں الله سبحانه و تعالى نے علم غيب عطاكيا ہے وہ جنہيں بتا ديس سے كه تمادے چاکوس فے قل کیاہے؟

چنانچ میدندچاہے ہوئے بھی سیدتامو کی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے:۔

اے موئ! ہمیں بتائے کہ مارے چھاکو کس نے قتل کیاہے؟

سیّد نا مو کی علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ تم ایک گائے ذرج کرو اور اس کے گوشت کا ایک کلڑا اس مرنے والے پر مارو وہ لاش خو دیتادے گی کہ اس کو کس نے قل کیاہے؟

قَالُوَّا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوّا ۚ (پِاـسوره لِثْره: ٢٧)

وہ بولے کہ کیا آپ ماراغداق اڑاتے ہیں۔

سيدناموسى عليه السلام في فرمايانه قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنَّ أَكُونَ مِنَ اللَّهِ لِينَ ٥ (١٥-١٥٠ الره المره المره (١٤)

آپ نے کہامیں پناہ مانگتا ہوں خداہے کہ میں شامل ہو جاؤں جابلوں کے گر دہ ہے۔

تحكم خداوندى بتاتے وقت مذاق كرنا تو جاہلوں كا شيوہ ہے اور نبى كا مقام و مرتبہ تو بہت بلند و بالا ہو تاہے للذا ان سے اس منم کے مذاق کا تصور مجی نہیں کیا جاسکتا۔

اور مردے زندہ هوگئے

ہوا ہیہ کہ بنی اسرائیل کی ایک بستی میں طاعون کی بیاری پھیل گئی اور لوگ کثرت سے مرنے لگے تو پچھے لوگ جو مالدار تھے انہوں نے اس بستی سے ججرت کرلی اور دوسری جگہ پر جاکر دہنے لگے۔

جب طاعون كامر ص محتم مو كمياتوية تمام لوك واليس آمية اور پھرسے بستى ميں رہنے لگے۔

جب ما ون مر س م ہو میا ہو یہ مام و ف وائل اسے اور ہرسے می سی رہے ہے۔ اب بستی میں جو لوگ آباد ہے ان میں سے پچھ مر گئے اور پچھ فٹا گئے جو لوگ باتی رہ گئے ہے انہوں نے کہا کہ

اگر اگلی دفعہ بھی طاعون آیاتو ہم لوگ بھی ان کے ساتھ ہجرت کر جائیں گے۔

خدا کاکرناابیاہوا کہ آئندہ سال پھر طاعون کے مرض نے اس بستی کو گھیر لیا۔

اب یہ تمام افراد کہنے لگے کہ ہم سب کویہ بستی چھوڑ دینی چاہیے اور موت کے خوف سے وہ لوگ اس بستی سے نکل گئے۔ اللہ سجانہ و تعالیٰ کو ان کی یہ بات پہند نہیں آئی چنانچہ اللہ سجانہ و تعالیٰ نے ایک عذاب کے فرشتے کو اس جگہ بھجا

اللہ بحالہ و تعالی و ان کی میہ بات پسکہ میار جس وادی میں بیہ لوگ تھہرے ہوئے تتھے۔

اس فرشتے نے ایک زور دار چی کے ساتھ کہا: "مو تو" کینی تم سب مرجاد اس مہیب اور بھیانک چی کو س کر سب کے سب بغیر کسی بیاری کے مرگئے۔

ان کی تعداد بھی کافی زیادہ تھی ایک روایت ہے کہ ان کی تعداد ستر ہزار تھی۔

غرض ہیہ کہ استنے سارے افراد کی لاشوں سے تعفن اُٹھنے لگا للبذا اس وادی کے آس پاس جو لوگ رہا کرتے تھے وہ پریشان ہوگئے کہ بیہ بدیوکہاں سے آربی ہے؟

جب بدبوكاسراغ لكاياتومعلوم بواكه بير توعذابِ البي سے مرتبے ہيں۔

اتنے سارے افراد کو دفن کرنا بھی ممکن نہیں تھا۔

لبذاان لو گوں نے چاروں طرف ایک دیوار اُٹھادی تا کہ ان کی لاشوں کو جنگلی جانور نہ کھائیں۔

وہ لوگ کیونکہ خود بھی یہ نہیں چاہتے تھے کہ قائل کا پتا گئے کہنے لگے کہ بہتائے گائے کیسی ہو؟ سیدناموسی علیہ السلام نے فرمایا:۔

الله سبحانه و تعالى فرماتا ہے كه كائے اليي ہوجونه بالكل يو زهي ہواورنه بالكل چيو في بلكه در مياني عمر كي ہو۔

اب یہ پھر کہنے گئے آپ اپنے رب سے یہ بھی معلوم کرکے بتائے کہ اس گائے کارنگ کیا ہو؟ سیّد ناموسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:۔

الله سبحانه و نتعالی فرما تاہے کہ ایس گائے ہوں جو خوب گہرے پیلے رنگ کی ہواور دیکھنے والے کو اچھی لگے۔

پھر کہنے گئے سیدنامو کی ملیہ اللام ہے کہ آپ اپنے رب ہے کہیں کہ صاف صاف بتائے کہ ہمارے لیے گائے کیسی ہونی چاہئے؟ کیونکہ گائے مشتنبہ ہوگئی ہے ہم پر اور اللہ نے جا ہاتو ہم گائے کو ضرور ڈھونڈھ لیں گے۔

سيّد ناموسي عليه السلام في فرمايا:

الله سبحانہ و تعالی فرماتا ہے وہ گائے ایسی ہو جس سے خدمت نہیں لی گئی ہو کہ بل چلائے زمین میں اور نہ پانی دے تھیتوں کو بے عیب ہو بے داغ ہو۔

جب موکیٰ علیہ اللام نے گائے کی تمام خصوصیات بیان کردیں اور کوئی سوال ایسا باقی نہیں بچاجو یہ پوچھتے تو عاجز آکر سیّدناموکی علیہ اللام سے کہنے گئے۔

ابلائے آپ صح بات۔

پھر یہ لوگ گائے کی منڈی چلے گئے تا کہ وہ گائے خرید سکیس جو اللہ سبحانہ و نعالیٰ نے بتائی ہے اور منڈی میں وہی نوجوان لین گائے لیے کھڑا ہوا تھا اس سے جب انہوں نے قیمت ہو چھی تو اس نوجوان نے وہی قیمت بتائی جو فر شیتے نے اسے بتائی تھی کہ

اس کی کھال کے برابر سونادو کے تو بیوں گا۔

مید لوگ واپس موکی علیہ اللام کے پاس آئے اور کہنے گئے کہ ایس گائے تو جمیں مل ممتی ہے لیکن وہ نوجوان اس کی قیت بہت زیاوہ طلب کررہاہے۔

سيدناموك عليه اللام في فرماياك تم في خود البيناويريد سخى كى باب اس كى مندما كى قيت دو-یعنی تم نے خواہ مخواہ سوالات کیے کہ گائے کیسی ہو؟اس کارنگ کیسا ہو؟اس نے بل چلایا ہو یانہ چلایا ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔

لبذاأنبوں نے اُس گائے کی کھال کے برابر سونادے کروہ گائے خرید لی اور اس کو ذرج کیا۔

اب جب تم يه جحت اور بحث كر يح جو، توبير سختى توتم نے اسپنے آپ پر خود كى ہے للذااس كى مندما تكى قيمت دو۔

سیّدنا موکیٰ علیہ اللام نے فرمایا کہ اس گائے کے گوشت کا مکٹڑا اس مفتول کو مارو توبیہ خود بتا دے گا کہ اس کو کس نے

جب اس گائے کے گوشت کا محلاا اس مفتول کو مارا کیا تو وہ لاش زعدہ ہوگئی اور اس نے اپنے قاتل کا بتا دیا کہ مجھے میرے مجتبع نے جائداد کے لائی میں مثل کیاہ۔ اور پھر وہ دوبارہ مر کیا۔

تا حل وہ ی تھاجس نے قاحل کی گر فاری کا مطالبہ کیا تھا البذااس کو اس سے جرم کی یاداش میں قتل کر دیا گیا۔

اے اللہ! یہ میری قوم کے افراد تھے جو اپنی نادانی سے یہ غلطی کر پیٹے کہ موت کے ذرہے شہر چھوڑ کر جنگل میں آگتے یہ سب میرے شہر کے باشدے ہیں۔ الله سبحانه و تعالی نے وحی فرمائی که اے حزقیل آپ ان بڈیوں سے فرما دیجئے کہ اے بڈیو! بے شک اللہ سجانہ و تعالی تم کو تھم دیتا ہے کہ تم ایکٹی ہو جاؤ یہ سن کر بھھری ہوئی ہٹریوں میں حرکت پیدا ہوئی اور تمام ہٹریوں نے جڑ کر ڈھانچہ کی شکل اختیار کرلی اور ستر ہزار افراد کے ڈھانچے كر الله سجانه و تعالى نے وحی فرما كى: ـ اے حزقبل آپ ان ڈھانچوں سے کہد دیجے کہ اے ڈھانچو! تم کواللہ سجاندو تعالیٰ تھم دیتاہے کہ کوشت پہن او۔ به سنتے بی تمام دھانچوں پر کوشت پوست چرھ کیا۔ پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے حز قبل اب ان سے کہو کہ اللہ کے تھم سے زندہ ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ جیسے ہی آپ نے فرمایا تمام لوگ زندہ ہو کر کھڑے ہو گئے اور سب کی زبانوں پر اللہ سجانہ و تعالیٰ کی حمد و ثناء کے نغے

م کچھ عرصے کے بعد سیّد ناحز قبل علیہ السلام کا گزر اس وادی کے پاس سے ہوا تو لیٹی قوم کے ستر ہزار افراد کی بے گورو کفن

لاشوں کو دیکھ کرر نجیدہ ہو گئے اور اللہ سجانہ و تعالی سے وعاکرنے لگے کہ

ان كيليئ لكودى تھى زىدەرى کیکن ان لوگوں پر اس موت سے ایک اتنانشان باتی رہ گیا کہ ان کی اولاد کے جسموں سے بدبو آتی تھی اور بہ لوگ جو بھی كيثرا يبنتة وه كفن كي صورت بين بهو جاياكر تا تقاله قر آن کر يم نے اس واقع كويوں بيان فرمايا: اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ ٱلْوَفُّ حَذَرَ الْمَوْتِ ۗ فَقَالَ لَكُمُ اللَّهُ مُوْتُوا ۗ ثُمَّ الحَيَاهُمْ * اے محبوب کیا آپ نے ان لو گول کو نہیں دیکھا جو اپنے گھرول سے ہزاروں کی تعداد میں موت کے ڈرسے نکل بھاگے تھے تو الله سبحانه وتعالی نے ان سے فرمادیا کہ تم سب مرجاؤ پھر الله سبحانه وتعالی نے انہیں زندہ فرما دیا ہے فکک الله سبحانه وتعالی لو گوں پر فضل کرنے والاہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

مچر بیر سب لوگ اس وادی سے فکل کر واپس اپنے شہر میں آکر آباد ہو گئے اور اپنی طبعی عمر تک جو الله سجانہ و تعالیٰ نے

ہارہ ھزار یھودی ہندر بن گئے

سیدناداؤدعلیداللام کی قوم کے ستر بزار افرادسمندر کے کنارے ایلہ نامی بستی میں رہا کرتے تھے۔

ان لوگوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی ہر نعمت سے نو از اتھالیکن جیسے ہی راحت وسکون آیا تووہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی یاد سے بھی غافل ہو گئے اور اللہ سجانہ و تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈالنے لگے۔

ہواریہ کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں رید تھم دیا تھا کہ ہفتہ کے دن شکار نہ کیا کریں اتوارے لے کرجعہ تک جتنا چاہو شکار کرو

مر ہفتہ کے دن نہیں کرنا۔

اب الله سجانه و تعالیٰ نے ان کا امتحان لیا۔

ہوتا یہ کہ یہ لوگ اتوار سے لے کر جعد تک شکار کیلئے لگتے لیکن ان کے باتھ شکار معمول سے بہت ہی کم نہ ہونے

کے برابر ہاتھ آتا اور ہفتہ کے دن جب بیہ سمندر کے کنارے جاتے تو دیکھتے کہ آج تو بڑی بڑی مجھلیاں سمندر کے اوپر تیر رہی ہیں اوران مچھلیوں کی تعداد بھی زیادہ ہوتی۔

قرآن كريم في اس وافع كويول بيان فرمايان

وَشَئَلُهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ َ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيْهِمْ حِيْتَانُكُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ هُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيْهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَقْسُقُوْنَ ۞ (پ٩-سرماعراف: ٤)

اور ہو چھو ان سے حال اس بستی کا جو آباد تھی ساحل سمندر پر جب کہ وہ حدسے بڑھنے لگے ہفتہ (کے تھم کے بارے) میں ، جب آیا کر تیں ان کے پاس ان کی محھلیاں ان کے ہفتہ کے دن پانی پر تیرتی ہوئی اور جو دن ہفتہ کاند ہو تا تووہ ند آتیں ان کے پاس

(اس طرح بے دھوک) ہم نے آزمائش میں ڈالدانہیں بہ سبب اس کے کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے۔

ای طرح معاملہ چلتارہا کہ ہفتہ کے دن محچلیاں زیادہ ہو تیں اور پھر غروب آفتاب کے وقت آئندہ ہفتہ تک کیلئے غائب ہو جاتیں

اس بستی میں ایک مخص کو شیطان نے ور غلایا کہ تم پریشان کیوں ہوتے ہو میں حمہیں ایک حیلہ بتادیتا ہوں تم ایساکر لیا کرنا

ہفتہ کی حرمت بھی قائم رہے گی اور حمیس مچھلی بھی مل جائے گی۔

شیطان نے اس کوساری ترکیب بتادی۔

اب جب ہفتہ کا دن آیا تو اس نے شیطان کی بتائی ہوئی ترکیب پر عمل شروع کردیا شکار کا سامان لے کر یہ مخض سمندر کے کنارے چلا گیا اور اس نے کا نٹالگا کر ڈوری سمندر بیں ڈال دی ہفتہ کے دن مچھلی اس ڈور بیں پھنس مئی اس مخض نے ہفتہ کے دن تو اسے نہیں نکالا لیکن جیسے ہی امجلے دن اتوار آیا تواس نے وہ مچھلی جو اس کی ڈور بیں پھنسی ہوئی تھی ٹکال لی اور محمر لاکر بھون کر کھانے لگا۔

مچھلی کہاں ہے آئی؟ اس نے کہا کہ میں یہ مچھلی آج اتوار والے دن پکڑی ہے خیر لوگ چلے گئے۔ اگلے ہفتے کو اس مخض نے پھر وہی حیلہ کیا جو اسے شیطان نے سکھایا تھا جب مچھلی کی خوشبو آس پاس کے پڑوسیوں کے تھروں تک پینچی تووہ تمام لوگ پھر آگئے اور کہنے گئے کہ ہم تو پوراسمند اتوار کو چھان مارتے ہیں ہمارے ہاتھ توایک بھی مچھلی نہیں آتی تہیں یہ کہاں سے مل جاتی ہے؟

جب آس پڑوس کے لوگوں نے مچھلی کی خوشبوسو تھمی توسب لوگ اس کے پاس آگئے اور یو چھنے گئے کہ بھئی تمہارے پاس

اس نے ان لوگوں کو بھی وہ حیلہ سکھادیا کہ مس طرح اس نے مچھلی کا شکار کیا ہے۔

چنانچہ وہ بھی ای طرح کرنے گئے بلکہ بعض نے تو اس کیلئے بڑی منصوبہ بندی کر ڈانی اور وہ بیر کہ انہوں نے سمندر سے
تالیاں نکال کر منتکی میں چھوٹے چھوٹے تالاب بنا دیئے اب جب بفتے کے دن مچھلیاں سمندر میں آتیں تو وہ نالیوں کے ذریعے
تالاب میں بھی آجاتیں جب وہ تالاب میں آجاتیں تو یہ تالاب کے منہ بند کر دیتے اور اس طرح وہ مچھلیاں واپس سمندر میں
نہیں جا یا تیں بلکہ تالاب میں بھنس جاتیں اور یہ لوگ اتوار کو ان مچھلیوں کو پکڑ لیتے اور یہ نہیں سوچنے کہ یہ ہفتہ کے دن بی تو دیکار ہوا
جو اُن کیلئے حرام فقلہ

اس بستی میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرنے والے مسلمان بھی موجو دینھے انہوں نے انہیں سمجھایا یہ تم کیا کررہے ہو؟ اور کیوں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہو؟

کیکن وہ اس بات پر مصررہے کہ بیہ مولویت ہم کو مت و کھاؤ ہم ہفتہ کے ون کب شکار کررہے ہیں ؟ہم تو اتوار کے دن ہی ررہے ہیں۔

اس بستی میں ان کے تین گردہ ہو گئے:۔

ایک گروه تووه جو أن لو گول کو حق بات کی نصیحت کرتا،

دوسر اگرده وه جو أن كوبر اجانبا

تبسر اگروہ وہ جو اللہ سجانہ و تعالیٰ کی نافر مانی کھلے عام کر تا اور حیلے بہانے کر تا۔

پہلے گروہ نے اُنہیں بہت سمجھایا کہ ایسا نہیں کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ پچھلی اقوام کی طرح اس نافرمانی کی وجہ سے حمہیں زمین میں دھنسادیاجائے یا پھر آسمان سے تم پر پتقروں کی بارش ہو یا پھر کسی اور شکل میں تم پر عذاب آئے۔ جہ دوماز نہیں آئے تا ان سر نک ان صار لحاد گواں نر کماک ہم نافر مانوں سرکو کی تعلق نہیں ، کھیں سمر لانہ اانہوں ن

جب وہ باز نہیں آئے توان کے نیک اور صالح لوگوں نے کہا کہ ہم نافر مانوں سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے لہذاا نہوں نے بستی کو دو حصوں بیں تقنیم کر لیااور در میان بیں ایک دیوار بنالی اور اپنے آنے جانے کاراستہ بھی تبدیل کر لیا۔ میں میں میں تقلیم کر لیا ہور در میان بیں ایک دیوار بنالی اور اپنے آنے جانے کاراستہ بھی تبدیل کر لیا۔

دوسرے دن سب لوگ صبح صبح جب کام پر نکلنے گئے تو دیکھا کہ ویوار کی دوسری طرف سے کوئی آواز نہیں آرہی ہے توانہیں دیکھنے کیلئے پچھالوگ دیوار پرچڑھ گئے۔

ہیں دیکھنے کیلئے چھے کو ک دیوار پر چڑھ گئے۔ دوسری طرف انہوں نے عجیب منظر دیکھا کہ وہ سب کے سب بندر بن گئے ہیں اللہ سجانہ و تعالیٰ نے ان کی صور توں کو

میں کر دیاہے اب باتی لوگ بھی دیوار کی اس طرف ان مجر مول کو دیکھنے کیلئے چلے گئے تو وہ بندراپنے رشتہ داروں کو پہچانے تنے اور ان کے کپڑوں کو سو تکھنے تنے اور زار و قطار روتے تنے گمرلوگ ان بندروں کو نہیں پہچان پارہے تنے۔

پررس بر سے اور اول کی تعداد بارہ ہزار تھی بیر سب تین دن تک زندہ رہے اور ان تین دنوں میں وہ نہ کچھ کھا سکے اور ہندر بن جانے دالوں کی تعداد بارہ ہزار تھی بیر سب تین دن تک زندہ رہے اور ان تین دنوں میں وہ نہ پچھ کھا سکے اور

نہ پچھ ٹی سکے اور بوں بی بھوکے بیاسے ہلاک ہو گئے۔ ہاں وہ گروہ جو حق کی تلقین کرتا تھا اور وہ جو ان کو بُر اجان کر ان سے علیحدہ ہو گیا تھاوہ دونوں گروہ ڈیج گئے اللہ سجانہ و تعالیٰ

نے ان دونوں گروہ کو ہلاکت سے بچالیا۔

قر آن کریم نے اس واقعہ کو یوں بیان کیاہے:۔

وَ إِذَ قَالَتْ أُمَّةً مِنْهُمْ لِمَ تَمِطُونَ قَوْمَا ۚ اللهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا هَدِيدًا ۚ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۞ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِرُوا بِهَ أَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهُونَ عَنِ الشُّوَّءِ وَأَخَذْنَا الَّذِيْنَ طَلَمُوا بِعَذَابٍ، بَبِيْسٍ، بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ۞ فَلَمَّا عَتَوّا عَنْ مَّائِهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً لَحْسِبِيْنَ ۞

اور جب کہاا یک گروہ نے ان بیں سے تم کیوں نفیحت کرتے ہواس قوم کو، اللہ جنہیں ہلاک کرنے والاہے یاانہیں عذاب دینے والاہے سخت عذاب ۔ انہوں نے کہا تاکہ معذرت پیش کر سکیس تمہارے رہ کے دربار میں (کہ ہم نے اپنا فرض ادا کردیا) اور

شاید ڈرنے لگیں اور پھر جب انہوں نے فراموش کر دی جو انہیں نعیجت کی گئی تھی (ق) ہم نے نجات دے دی انہیں جو روکتے تھے بر ائی سے اور پکڑ لیاہم نے ان کو جنہوں نے ظلم کیابڑے عذاب سے بوجہ اس کے کہ وہ نافرہانیاں کیاکرتے تھے پھر جب انہوں نے سرکشی کی جس سے وہ روکے گئے تھے ہم نے تھم دیاانہیں کہ بن جاؤرڈیل بندر۔ (پ9۔سورہ اعراف: ۱۲۲۱۔۱۲۲)

ہر وقت اللہ سجانہ و تعالیٰ سے توبہ کرتے رہنا چاہئے۔

سو سال کی نیند

ابراجيم كياكررب مويينا! ادهر آؤ_

تی بابا جان! ابراہیم نے فرمانبر داری سے جواب دیا آج جمعہ کی نماز کے بعد ہم سب بچوں کو سیّدنا عزیر علیہ السلام کا قصہ

سنائي م البذاسب بچوں كوبتادو_

ابراہیم توبہ سن کر بہت خوش ہوا جلدی جلدی اس نے یہ اطلاع اینے بہن بھائیوں اور کزن کو فراہم کر دی جو گرمیوں کی چھٹیاں گزارنے ان کے تھر آئے ہوئے تھے۔

جعه کی نماز کے بعد تمام بیج عا تکه ، نازیہ ، شاکلہ ، دانش ، محن اور افخار ڈرامینگ روم میں جمع ہو گئے۔

تى باباجان! آپ نے كہا تھانا كەجمعەكى نمازكے بعد آپ بهيس سيّد ناعزير عليه السلام كاقصه سنائيس مح-ابراجيم نے ب تابي

ہاں بیٹا ہالکل سنائیں گے۔

بال توبچو! بيرأس زمانے كى بات ہے جب بنى اسر ائتل كى بد اعمالياں بڑھ پچكى تقيس اور الله سبحانہ و تعالىٰ كى نافرمانى عام ہو پچكى تقى جب ان کی سر کشی حدے بڑھ من تواللہ سبحانہ و تعالی نے ان پر بخت نصر جیسا ظالم اور کافر باد شاہ مسلط کر دیا۔

ير بخت نفركون تقاباباجان! ابراجيم في حجس سے يو چھا۔

بیٹا یہ بخت نصر قوم عمالقہ کا بادشاہ تھا توم عمالقہ بتول کی ہو جا کیا کرتی تھی ان کا ایک بہت بڑا بہت تھا اس کا نام نصر تھا

یہ اس کی بھی ہوجا کیا کرتے تھے اور ان کا معمول تھا کہ یہ روزانہ نصر نامی بت کے پاس پھنے کر اس کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے تنے ایک دن جب بیراس بت کے پاس پنچے تو دیکھا کہ ایک لاوارث بچہراس بت کے پاس لیٹا ہوا ہے۔

اب اس بچے کا کوئی اتابیا تو تھا نہیں کس کا بچہ ہے نہ اس کے باپ کا نام معلوم تھا اور نہ بید معلوم تھا کہ اس کی مال کون ہے؟ اس ليه لو كول في اس كانام بخت تصريعن "نصر كابينا" ركه ديا بزے موكريد لا كابر اظالم وسفاك باوشاه بنا۔ میں بتارہاتھا کہ جب بنی اسرائیل کی بداعمالیاں بہت زیادہ بڑھ گئیں تواللہ سجانہ و تعالیٰ نے ان پر بخت نصر جیسے ظالم ادر کا فرباد شاہ کو ان پر مسلط کر دیااور ہوایہ کہ بخت نصر نے اپنی چھ لا کھ کی فوج کو لیااور بیت المقدس پر حملہ کر دیا۔

اور شیرے ایک لاکھ افراد کو قتل کرڈالا۔

ایک لا که افراد کوملک شام میں ادھر ادھر بھیر دیا۔

اورایک لاکھ افراد کو قید کرے اپنے ساتھ لے گیا اور بیت المقدس کو مکمل ویران کر ڈالا۔

ان قید بول میں سیّد ناعزیر علیہ اللام اور حضرت دانیال علیہ اللام بھی شامل تھے۔ حضرت دانیال علیہ اللام اس وقت ممس تھے۔ کھھ عرصے کے بعد سیّد ناعزیر علیہ اللام بخت نصر کی قید سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور ایک گدھے پر سوار ہو کر اینے شہر بیت المقدس میں واخل ہوئے۔

شمركى ويرانى اوربربادى كود كيدكر آپ كى آكھوں بيس آنسوآ سكتے۔

شہر کے چاروں طرف چکر لگایالیکن انہیں وہاں کوئی بھی انسان نہیں و کھائی دیا

ہاں!اور سے دیکھا کہ دہاں جو در خت لگے ہوئے ہیں ان پر کھل آئے ہوئے ہیں تھر ان کھلوں کو کوئی توڑنے والا نہیں ہے۔ سے منظر دیکھ کر آپ نے نہایت حسرت وافسوس کے ساتھ فرمایا:۔

أَنِّي يُحْيِ هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ (بِ٣ سوره بقر: ٢٥٩)

كيے زندہ فرمائے گاايى ديرانى ويربادى كے بعد الله سجانہ و تعالى انہيں كيے آباد كرے گا۔

پھر آپ نے پچھ مجلوں کو توڑ کر تناول فرمایا اور انگوروں کو نچوڑ کر اس کا شیرہ نوش فرمایا پھر پچے ہوئے مجلوں کو اپنے تھلے میں ڈال لیا اور پچے ہوئے انگور کے شیرہ کو اپنے مشکیزے میں ڈال لیا اور اپنے گدھے کو قریب ہی ایک در خت میں ایک ری سے باندھ دیا۔

ال کے بعد ایک در خت کے نیچے لیٹ کر کے سو گئے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو در ندوں پر ندوں ، چر ندوں اور جن و انس سب کی نگاہوں سے اُو مجھل کر دیا کہ کوئی آپ کو سکھے۔ یہاں تک کہ ستر برس کا عرصہ گزر گیااور ایک اور باوشاہ جس کا تعلق ملک فارس سے تھاوہ اپنے لفکر کے ساتھ اس دیرانے بیس

یہاں تک کہ ستر برس کا عرصہ گزر گیااور ایک اور بادشاہ جس کا تعلق ملک فارس سے تھاوہ اپنے لفکر کے ساتھ اس دیر انے میں واخل ہو ااور ان تمام لوگوں کو جن کو بخت نصر نے تتر بتر کر دیا تھا یہاں لا کر دوبارہ بسادیااور اس طرح وہ بنی اسر ائیل جو تتر بتر ہو کر او ھر او ھر بھھر پچے تتھے واپس آکر اپنے محلوں کو آباد کرنے گئے۔

اور ان لوگوں نے ٹی عمار تیں لتمیر کیں نے باغات لگائے اور شہر کو پہلے کے مقابلے میں خوبصورت اوربارونق بنا دیا جب سیّدناعزیرعلیہ السلام کی وفات کو پورے سوسال گزر گئے تواللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی شانِ کر بی سے دوبارہ زندہ فرما دیا۔

جب سیدنا حریر علیہ اسلام می وقات کو پورے سوساں حررہے کو اللہ بھانتہ و تعالی ہے انہا سان حرید سے دوبارہ رعمرہ حرمادیا۔ کیاسوبرس کے بعد زندہ فرمایا؟ تمام بچوں نے جیرت سے کہا۔

جى بان! پرسيدناعزيرمليداللامنے ديكھاكد آپ كاكدهامر چكاہے اور اس كى بديان كل سؤكراد هر ادهر بكھر چكى بين۔

ی ہاں : مہر سیدہ کریر علیہ اسلام سے و بیھا کہ اپ ہا مدھا کرچھ ہے اور اس کا ہدیاں میں سر کر او سر او سر بستر ہا لیکن وہ مچھل اور شیر ہ جو سیّدنا عزیر علیہ السلام کے سراہنے رکھا ہوا تھاوہ خراب ہونے سے محفوظ رہا نہ اس کے اندر کوئی بو پیدا ہوئی اور نہ ہی وہ خراب ہوا۔

مجر آپنے دیکھا کہ آپ کے سر اور داڑھی کے بال بھی سیاہ بی ہیں اور آپ کی عمر وہ بی چالیس برس ہے۔

ا بھی آپ ای حرت میں مبتلا سوچ بچار کرد ہے تھے کہ آپ پرو کی نازل ہوئی۔

الله سجاندوتعالى في آپ سے دريافت فرمايا:

اے عزیرا تم کتے دنوں تک سوتے رہے؟

سيدناعزير مليه السلام في بي خيال كياكه بين صبح ك وقت سويا تقااور اب عصر كاوقت مور باب كمن لك.

میں ایک دن یادن کا پچھ حصہ سویاہوں۔

الله سجانه و تعالى في فرمايا كه

جيس اے عزير ! تم يورے سويرس يبال مخبرے دے ہو۔

سی اے ریز اسم چرے مور سیاں مہرے رہے ہو۔ اب تم ذرا ہماری قدرت کا نظارہ دیکھواور اپنے گدھے پر نگاہ ڈالواس کی بڈیال گل سو کر بھر چکی ہیں اور اپنے کھانے پینے

کی چیزوں پر نظر ڈالو کہ ان میں کوئی خرابی اور بگاڑ پیدائبیں ہوا۔

بجرارشاد فرو

اے عزیر! اب تم دیکھو کہ کس طرح ہم ان ہڈیوں کو اُٹھاکر ان پر گوشت پوست چڑھاکر اس گدھے کوزندہ کرتے ہیں چنانچہ سیّدناعزیر علیہ السلام نے دیکھا کہ اچانک بکھری ہوئی ہڈیوں ہیں حرکت پیدا ہوئی اور ایک دم تمام ہڈیاں جمع ہوکر اپنے اپنے جوڑے مل گئیں اور اس طرح گدھے کا ڈھانچہ بن کیا اور تھوڑی ہی دیر ہیں اس پر گوشت آکیا اور کھال بھی چڑھا دی گئی اور گدھازندہ ہوکر اپنی بولی بولنے لگا۔

بدد كي كرسيدناعزيرعليه السلام في بلند آواز ع فرماياند

قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيثُ ﴿ إِلَّهُ مِورِهِ لِمْرَ ٢٥٩)

توكهامين جانتامون ب فنك الله سبحانه وتعالى مرجيز ير قادرب

چو! آپ نے اس واقعہ میں ایک بات نوٹ کی کہ جو شئے نی سے قریب تھی وہ باتی رہ گئی اور گرھاجو دور تھاوہ فناہو گیا۔ توبس بچو!

اللہ کے نبی نے جو فرمادیا جو تھم وے دیا وہ حق ہے وہ سے جب بس اپنے نبی ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ رہنا تاکہ تم جمیشہ باتی رہواور اگر بیارے نبی سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ دیا تو فناہو جاؤگے۔

جی باباجان! نمّام بچوں نے ایک ساتھ کہاہم اپنے آ قاصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کاپیٹہ ہمیشہ اپنے گلوں میں ڈالےر تھیں کے ان سٹ اوالٹ یہ ۔

پر کیا ہو ابابا جان!

ہاں پھر سنیدناعزیر علیہ السلام شہر کا دورہ فرماتے اور اُس جلہ پہنچے گئے جہاں ایک سوبر س پہلے آپ کامکان موجود تھا۔ وہاں آپ کوکسی نے بھی نہیں پیچانا۔

> ہاں آپ نے وہاں ایک بوڑھی عورت کو دیکھااور اُس سے بوچھا، کیاعزیر کامکان یکی ہے؟ یہ عورت کافی ضعیف ہو پکی تھی اور اس نے اپنے بھین میں سیّد ناعزیر علیہ السلام کو دیکھا تھا۔

اس نے جرت سے سر اُٹھایا اور ول میں کہنے گئی بھلاسوبرس کے بعد عزیر کا بوچھنے والا یہاں کون آگیا؟

أس برهيان كهابال بيرعزير بى كامكان ب؟

مكرييسو " برس كے بعد أن كو يو چھنے والا كون إلى إيا؟

اُن كو تولايتا موئے يورے سوبرس مو يكے بيں وہ بالكل لا پتا مو يكے بيں۔

ان و وورچا،وے پررے ورد باری یاد آگئ اور بخت تھرنے جو اُن پر مظالم ڈھائے تھے اور وہ سیّد ناعزیر علیہ السلام کو یہ کربڑھیا کووہ ساری تباہی وبربادی یاد آگئ اور بخت تھرنے جو اُن پر مظالم ڈھائے تھے اور وہ سیّد ناعزیر علیہ السلام کو سے

رے روے ی۔

توآپ نے فرمایا،اے بری بی میں بی عزیر موں۔

توبرهان كهاواه بهى واه! سجان الله آپ عزير بھلاكيے موسكتے بين؟

وبر سیامے جادرہ من درہ ، بیان المد اپ حریر بعویے اوے ہیں ، آپ نے فرمایا کہ اللہ سجانہ و تعالی نے مجھے لین قدرت کا ملہ سے سوسال تک نیند کی حالات میں رکھا اور سوبرس کے بعد

اپ سے حربای کہ اللہ جانہ و حال سے بھے لیک مدر دوبارہ زندگی عطا فرمائی اور میں پھر اپنے تھر آگیا ہوں۔

توبزهانے کماکہ

سيدناعز يرعليه الملام توبهت بأكمال تصاوران كي مروعام تبول موتي تقي_

میر کر رسید من او بہت بال سے اروان کی ہروں ہوں ہوں گا۔ اگر آپ عزیر ہو تو اللہ سجانہ و تعالیٰ سے وعا کرو کہ وہ میری بینائی لوٹا دے اور میرے فالج کے اثر کو ختم کرکے

ا کر آپ کزیر ہو ہ جھے شفاعطا فرمادے۔

سیدناعز پر طبیالسلام نے دعا فرمائی تواس بوڑھی عورت کی آئیسیں بھی روشن ہو گئیں اور فالج کا اثر بھی ختم ہو گیا۔

مجراس بوڑھی عورت نے غورے دیکھاتواس نے آپ کو پہچان لیااور وہ کہنے لگی کہ

مين شهادت دين مول آب يقينا حفرت عزير عيايل-

ہے روہ بڑھیا آپ کو لے کر بنی اسر ائٹل کے ایک محلے میں منی انفاق سے دہاں وہ سارے لوگ ایک ہی مجلس میں جمع تھے اور

اسی مجلس میں آپ کا بیٹا بھی موجو د تھا جو ایک سو اٹھارہ برس کا ہو چکا تھا اورآپ کے چند پوتے بھی اس مجلس میں موجو د تھے

بوب بوڙھ ہو چکے تھے۔

بڑھیانے سب کے سامنے شہادت دی کہ یہ ستید ناعز پر علیہ اللام ہی ہیں اور چونکہ ستید ناعز پر علیہ اللام کی ہر دعامقبول ہوتی ہے

اور دیکھے لو! ان کی دعاہے میری بیاری بھی ختم ہو گئی اور بینائی بھی لوٹ آئی ہے۔

لو گوں نے جب بڑھیا کو دیکھا تو جیرت توانہیں بھی ہوئی ۔

استے میں ان کے ایک لڑکے نے کہا کہ میرے باپ کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک کالے رنگ کا مسہ موجود تھا

کیکن وہ لوگ انجمی بھی جیران وپریشان ہی تھے کیونکہ جب بخت تصرنے بیت المقدس کو تباہ کر دیا تھا تو اس نے توریت کے

سارے نسخ جلا دیئے تنے اور توریت کے چاکیس ہزار عالموں کو چن چن کر تحلّ کر ڈالا تھا اور توریت کا کوئی بھی نسخہ ان کے پاس

جوچاند کی شکل کا تھا چنانچہ آپ نے اپنا کر تا اُتار کر و کھایا تو وہ مسہ موجود تھا پھر لوگوں نے کہا کہ سیّد ناعز برعلیہ السلام کو پوری توریت

زبانی یاد محی اگر آپ عزیر ہیں توزبانی توریت سناہے۔

سیدناعزیرعلیه السلام نے بغیر مسی جھیک کے فورا بوری توریت زبانی سنادی۔

اس دن انہوں نے ایک ویرانے میں ایک انگور کی بیل کی جڑمیں توریت کی ایک جلد دفن کی تھی اگر تم لوگ میرے دادا کے انگور کی بیل کی نشاند ہی کر دو تومیں توریت کی جلد بر آ مد کر لول گا پھر جمیں معلوم ہو جائے گا کہ سیّد ناعز پر علیہ السلام نے توریت کی تلاوت

تو ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میرے دادانے مجھے بتایا تھا کہ جس دن ہم لوگوں کو بخت نصرنے گر فار کیا تھا

موجود نبیس تھااب سوال برپیداہو تا تھا کہ سیّد ناعزیر علیہ السلام نے جو توریت سنائی ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں؟

اس (بستی) کو اس کی موت کے بعد اللہ سجانہ و تعالی کیو کر تکالے گا؟ تو اللہ سجانہ و تعالی نے انہیں سوبرس تک مردہ رکھا مچران کوزندہ فرمایا پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کتنے دِن یہاں تھبرے تو انہوں نے کہادن بھر تھبر اہوں یا دن کا پچھ حصہ کہا بلکہ تم تھبرے رہے ہو سوبرس بس دیکھو تم اپنے کھانے اور پینے کی طرف اب تک بونہ لایا اور اپنے گدھے کی طرف دیکھو (جس کی بٹریاں تک سلامت نہیں رہیں) اور تاکہ ہم کرین نشانی واسطے لوگوں کے اور دیکھو گدھے کی بٹریوں کی طرف کیسے اٹھاتے ہیں ہم ان کو چرپہناتے ہیں ان کو ہم گوشت کی جب ان پر معاملہ ظاہر ہواتو کہا ہیں جانتاہوں بے فک الله سجانہ و تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے۔ توبيو! بدواقعه تفاسيّدناع يرعليه السلام كار

أَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا ۚ قَالَ أَنَّى يُحْيِ هٰذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَامَاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامِر

ثُمَّ بَعَنَهُ ۚ قَالَ كُمْ لَمِثْتَ ۚ قَالَ لَمِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمِر ۚ قَالَ بَلْ لَّمِثْتَ مِاقَةً عَامِر فَانْظُرَ إِلَى طَعَامِكَ

وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهُ ۚ وَانْظُرُ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرُ إِلَى الْعِظَامِر كَيْفَ نُنْشِرُهَا ثُمَّ

یااس (حفرت عزیر) کی طرح جو ایک بستی (بیت المقدس) پر گزرے اور وہ اپنے چھتوں کے بل کر پڑی تھی تو انہوں نے کہا کہ

نَكُسُوْهَا لَحَمَّا * فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ * قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيثُرٌ ٥ (پ سر سرويقر: ٢٥٩)

قرآن كريم في اس واقع كويول بيان فرهايا ب:-

پرندے زندہ هوگئے

سيدناابراجيم عليه السلام في ايك روز الله سبحانه و تعالى كى بار كاه يس عرض كى-اے اللہ! مجے و کھا کہ تؤ مردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟

الله سجانه و تعالى نے فرمایا: اے میرے خلیل! کیااس پر تمہاراا بمان نہیں۔

توسيدناابراجيم مليدالسلام في عرض كى:

اے اللہ کیوں نہیں میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں لیکن میری بد تمناہے کہ اس منظر کو اپنی آ تکھوں سے دیکھوں اور عین اکیقین کی منزل کویالوں۔

الله سجاندو تعالى نے فرمایا:

اے میرے خلیل تم چار پر ندول کو پال اوان کو کھلاؤ پلاؤاور ان کوائے آپ سے خوب مانوس کرلو۔ سيدنا ابراجيم عليه اللام نے چار مختلف پرندے گدھ، مور، كوتر، اور مرغ لے ليے ان كو خوب كھلايا بلايا يہال تك كه

وہ سید تا ابراجیم علیہ السلام سے خوب مانوس ہو گئے۔

پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے ستید ناابر اجیم علیہ السلام سے فرمایا:۔

اخییں ذرج کر واور ان کا تیمہ بنالو اور ان چاروں پر ندوں کے گوشت کو آپس میں ملا کر چار مختلف پہاڑوں پر ر کھ وو۔

اور پھر ان پر ندول کو پکارو تو وہ دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آجائیں کے اور تم مردول کے زندہ ہونے کا منظر لینی آ تکھول سے دیکھ لو سے۔

يا ايها لديك *لـــــــــرغ* يا يها الحمامة اككورّ يا ايها لنز ا*ڪگاھ* يا ايها الطاؤس الممور آپ کی ایک پکار پر ایک دم بہاڑوں پر سے گوشت کا قیمہ اڑنا شروع ہو گیا اور ہر پر ندے کا گوشت پوست بڈی اور پر الگ ہو کر چار پر تدے تیار ہو گئے اور وہ چاروں پر تدے بلا سر ول کے دوڑتے ہوئے سیّدنا ابر اہیم علیہ السلام کے پاس آگئے اور اسيد سرواس آكر جر كن اور داند يكف الدالين الى بوليال بولف لكد اس واقعہ کو قر آن کریم نے بول بیان فرمایا:۔ وَ إِذْ قَالَ اِبْرَهِمُ رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُخي الْمَوْتَى ۚ قَالَ اَوْلَمْ تُؤْمِنَ ۚ قَالَ بَلَى وَلَكِن لِيَطْمَيِنَ قَلْبِي ۗ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةٌ مِنَ الطَّلِيرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْمَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزًّا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينُكَ سَمْيًا * وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهُ عَزِيْزُ حَكِيْمٌ ٥ (١٣٠ موره يتر: ٢٢٠) اور یاد کرو! جب عرض کی ابراجیم نے اے میرے پروردگار! و کھا جھے کہ توکیے زندہ فرماتا ہے مردوں کو فرمایا (اے ابراجیم) کیاتم اس پریقین نہیں رکھتے عرض کی ایمان توہے لیکن (بیر سوال اسلئے ہے) تاکہ مطمئن ہوجائے میر اول، فرمایا پکڑلے چار پر ندے مجر مانوس کرلے انہیں اپنے ساتھ مجرر کھ دے ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک مکڑ الجر بلاؤ انہیں چلے آئیں گے تیرے پاس دوڑتے ہوئے اور جان لے بقیناً الله سجانه و تعالی سب پر غالب برا واتا ہے۔

چنانچہ سیّد تا ابراہیم علیہ السلام نے ان چار پر تدول مرغ ، كبوتر ، مور اور گدھ كو ذيج كيا اور ان كا كوشت آپس مل ملا ديا

اور ان چار پر ندول کے سرول کو اسپنے پاس رکھ لیا اور چارول پر ندول کے موشت کا قیمہ بناکر قریب کی چار پہاڑول پر کھ دیا

اور دورے کھڑے ہو کر یکارا:۔

زمین پر پھلا قتل

ھیم عاطف بیں مس انیقہ مس نے ایک نظر ھیم کو دیکھااور پھر ہوچھا۔

انير لمک پس مس

و قاراجریس مس

تھیم آپ کل غیر حاضر کیوں نہے؟ مس کل جارے علاقے میں دو آدمیوں کو نامعلوم افراد نے فائزنگ سے تخل کر دیا تھا جس کی وجہ سے

ساراعلاقہ اور ٹرانسپورٹ بند تھی اس وجہ سے بیں نہیں آسکا۔ شبیم عاطف نے اپنے اسکول نہ آنے کی وجہ مس کو ہتا دی۔

تعمیم عاطف نے اپنے اسکول نہ آنے کی دجہ سس کو ہٹادی۔ اچھا پیٹھ جائے!

اس بدامنی اور تملّ وغارت گری نے جہاں روز گار کو تباہ کیاہے وہیں اس ملک بیں پچوں کی پڑھائی بھی تباہ ہو کر رہ گئی ہے۔ مانت زرجسٹر ریمان نظر ڈالٹر موسئے کما

مس انیقہ نے رجسٹر پر دوبارہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ لیکن مس انسانوں میں بیر حمل وغارت گری کاسلسلہ شر وع کیسے ہوا؟ حتانے انیقہ مس سے سوال کیا۔

جی بیٹا میں پہلے حاضری لے لوں پھر آپ کو بیر واقعہ سٹاتی ہوں۔ انیقہ مس نے حاضری کھمل کی تو پوری کلاس اس واقعہ کو سٹنے کیلئے بے چین ہوگئی۔

انیقه مسنے ان کی بے تابی کو محسوس کر لیااور پھر انہوں نے از خود کہانی شروع کر دی۔

آپ کو تو معلوم ہے اس دنیا ہیں سب سے پہلے سیّدنا آدم علیہ السلام نے قدم رکھا اور ہم سب سیّدنا آدم علیہ السلام کی ہی اولاد ہیں اس وقت جب دنیا کا پہلا تحقّ ہواوہ سیّدنا آدم علیہ السلام کے بیٹے ہائیل کا ہوا۔

سيّدنا آدم عليه اللام كى اولاد من دوبية بايتل اور قايمل بهى تقيه

قابيل بزاتفااور بابيل جيوثا_

قائيل ميتى بازى كرتا تفااور بائيل بكريال جراتا تفا

قائیل کے ساتھ پید اہونے والی لڑکی کانام اقلیما تھایہ بہت حسین و جمیل تھی۔

ادر ہائل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کانام لیوواتھا اور بید خوبصورتی میں اقلیماسے کھے کم تھی۔

سیدنا آدم علیہ اللام کی شریعت کے مطابق اقلیما قابیل کی بہن تھی اور لیوداہائیل کی بہن تھی۔

لبذا قائمل كالكار بائيل كى ببن ليودائ بوناتها اور بائيل كالكار اقليمائ بوناتها_

ليكن قائيل نے كہاكدوہ تكاح اقليمات عى كرے گا۔

سيدناآدم عليه السلام في اس مجها يا محروه صداور جث دهرى يرأتز آيا-

تب سيّدنا آدم عليه السلام في قابيل اور بائيل سے كها كه تم دونول الله سبحانه و تعالى كى بار گاه ميں قربانى پيش كروجو اقليما كا

حقیقی حق دار ہو گااللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کی قربانی کو قبول فرمالے گا۔ اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی ہے نشانی ہوتی تھی کہ آسمان سے ایک آگ اُنڑ کر اس کو کھا لیا کرتی تھی اور

جو قبول نہیں ہو تا تفا آگ اس کو نہیں کھاتی تقی۔

قائیل چو تکد محیتی باڑی کرتا تھالبندااس نے ایک گیبوں کی بالیوں کا ایک عضر قربانی کیلئے پیش کیا۔

اور ہائل چو تک مویش پال تقالبذااس نے ایک بحری کی قربانی پیش کی۔

آسانی آگ نے ہائل کی قربانی کو کھالیااور قائل کے گیہوں کے مخصر کو چھوڑ دیا۔

قائیل کے دل میں بغض وحمد پیداہو سمیااور اس نے ہائیل کو تحل کرنے کی دھمکی دی۔

ہائیل نے کہابھائی جان! اب توبیہ معاملہ طے ہو گیاہے اللہ کی جانب سے بھی فیصلہ آگیاہے اور تم اللہ سے ڈرو!

اور اگرتم مجھے تحل کرو کے تو میں تم پر اپتاہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا۔ کیونکہ میں اللہ سے ڈر تاہوں۔

اس واقعه كو قرآن في يول بيان كياب:

تودوز خی ہو جائے اور بے انصافوں کی یہی سز اہے۔

قَالَ لَاَ قُتُلَنَّكُ ۚ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُثَقِيْنَ ۞ لَمِنْ, بَسَطْتُ إِلَىٰ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىٰ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ إِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ إِنِيَّ اَخَافُ اللهَ رَبَّ الْعُلَمِيْنَ ۞ إِنِيَّ أُرِيْدُ اَنْ تَبُوّاً بِإِثْمِنْ وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ اَصْحُبِ النَّهُ كَا لَا تُعْتَلَكُ ۚ إِنِيِّ اَخَافُ اللهَ رَبِّ الْعُلَمِيْنَ ۞ إِنِيَّ أُرِيْدُ اَنْ تَبُوّاً بِإِثْمِنَ وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ اَصْحُبِ

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَىٰ ادَمَر بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلُ مِنَ الْأَخَرِ *

النَّادِ * وَذٰلِكَ جَزِّوُّا الظّلِمِينَ ۞ (پ٢-سورهائده: ٢٥-٢٩) اور انہیں مزید کر سنال آدم کے بیٹوں کی سخی خرجب دونوں ہے

اور انہیں پڑھ کر سنا! آدم کے بیٹوں کی تچی خبر جب دونوں نے ایک ایک نیاز پٹیش کی توایک قبول ہوئی بولا ہم ہے میں تچھے تملّ کردوں گا ہائیل نے کہا اللہ اس سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے بے شک اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قبلّ کرے تو میں اللہ سے ڈرتاہوں جو ہالک ہے سارے جہان کا میں یہ چاہتا ہوں کہ میر ااور تیر اگناہ دونوں تیرے ہی پلہ پڑیں

> قائیل توصد کی آگ میں جل رہاتھا بھلااسے یہ تھیجت کب اڑ کرتی۔ اُس وقت تو قائیل وہاں سے چلا گیالیکن ہائیل کومارنے کی تدبیر کرنے لگا۔

شیطان تعین توابتداوسے بی انسان کا دخمن ہے اُس نے قائبل کو قتل کرنے کی راہ یہ د کھائی کہ اس نے ایک رہے میں کو یکٹو اللہ اُس بکار ایک ہفتھ میں کھ کی دوسر رہتھ سے کیل دیا

اُس نے ایک پر ندے کو پکڑااور اُس کا سرایک پتھر پرر کھ کردو سرے پتھرسے کچل دیا۔ معربات میں مطابع میں قات کی است

قائیل کومعلوم چل گیاکہ قتل کس طرح کرناہے۔ ہائیل چونکہ بحریاں چراتا تھا ایک دن وہ درخت کے سائے تلے آرام کر رہا تھا تو قائیل نے ایک بڑا پھر اٹھاکر

> ہائیل کے سرپر مار کر انہیں قبل کر ڈالا اُس وفت ہائیل کی عمر ہیں سال تھی۔ جب قائیل نے ہائیل کو قبل کر ڈالا تو اس کی عقل زائل ہوگئی سجھنے کی صلاحیت ختم ہوگئ۔

بہب ہ سامے ہیں و س روالا وہ س کرا ان ہو ی سے ماسا بیت مہو ی ۔ قرآن نے اس قبل کے واقعہ کو یوں بیان فرمایا:۔

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيْهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخُسِرِينَ ﴿ (٣٠-سورها كده: ٣٠) لَوَاس كَ نَشَ خُلِكَ الْحِيادُ والواس مِن الْخُسِرِينَ وَ (١٤٥ عَمَالَ عَلَى الْحَالَ والواس مِن الْحَالَ والواس مِن اللهِ عَلَى مَا يَعْمَالُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ عَلَى مَا يَعْمَالُ اللهُ ال

اب برایریشان مواکه اس کی لاش کا کیا کرے۔

ای طرح چووژدیے میں بیہ خطرہ تھا کہ در ندے اس کی لاش کو کھاجائیں سے تووہ اپنے بھائی کی لاش کو بوری میں ڈال کر پھر تارہا یہاں تک کہ لاش بد بودار ہوگئی اسے چھپانے کا کوئی طریقتہ بھی اسے نہیں آرہاتھا بڑا پریشان ہوا کہ کروں تو کیا کروں؟

تب الله سبحانہ و تعالیٰ نے دو کوے بیمیج قائیل ان کوؤں کو دیکھ رہاتھا ان کوؤں بیں سے ایک کتے نے دوسرے کتے کو مار ڈالا اور پھر زمین کھود کر اس میں اس کوڈال دیا۔

اس سے قابیل کو معلوم چل گیا کہ أسے بھی بھی کرنا چاہئے اور ندامت محسوس کرتے ہوئے کہنے لگا افسوس کہ میں تواس کؤے جیبا بھی نہ ہوسکا۔

اس طرح اس نے اپنے بھائی کوز مین میں وفن کیا۔

قر آن نے اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا:۔

فَبَعَتَ اللّٰهُ غُرَابًا يَبْحَتُ فِي الْاَرْضِ لِيُمِرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِى سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۚ قَالَ لِيُويْلُنِي اَعَجَرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِى سَوْءَةَ اَخِى ۚ فَاصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۞ (پ٦-سوها نمو: ٣١)

تواللہ نے ایک کو ابھیجاز مین کرید نے لگا کہ اے د کھائے کیو تکر اپنے بھائی کی لاش چھپائے بولا ہائے خر ابی میں اس کوے جیسا بھی نہ ہوسکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش کو چھیا تا تو پچچتا تارہ گیا۔

پیارے بچو! جب قائبل نے ہائیل کو قتل کر ڈالاوواس سے پہلے اس کارنگ سفید تھالیکن قتل کے بعد اس پر پیٹکارپڑی اور اس کاسارا جسم کالا ہو گیا۔

سیّدنا آدم ملیہ اللام مکہ مجھے ہوئے تھے جب واپس آئے توآپ نے پوچھا قائیل تمہارا بھائی ہائیل کہاں ہے؟ اُس نے کہا میں اس کا کوئی ذمہ دار تونہیں تھا۔

سيّدنا آدم عليه السلام نے فرمايا، تُونے أسے محلّ كريا ہے اى ليے تير اجم سياه مو كيا ہے۔

بيارے بچو!

کیونکہ دنیا میں پہلا قتل قائبل نے کیا تھا اب جو قتل بھی ہو تا ہے اس کا گناہ قائبل کو بھی ملتا ہے لہذانہ برا کام کرنا چاہئے اور نہ دوسر دن کو کرنے دیں۔

کیونکہ اگر آپنے کسی برے کام کی بنیادر کھی توجب تک وہ برا کام ہوتارہ گا آپ کا نامۂ اعمال بھی اُس گناہ کی وجہ سے سیاہ ہوتارہ گا۔

بلعم باعورا

سیّد نامو کی علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل میں بلعم باعوراتام کا ایک بہت بڑاعالم، صوفی اور پیررہاکر تا تھا۔ اس کا تعلق تو بنی اسرائیل سے بی تھا گر "جبارین" کی بستی جو ملک شام میں واقع تھی اس میں رہتا تھا۔اس کی بیوی کا تعلق مجمی قوم جبارین سے بی تھا۔

بلعم بن باعورا کامقام بہت بلند و بالا تھا ہیہ جو دعا اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مانگیا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کی ہر دعا کو قبول فرمایا کر تا اسم اعظم جانبا تھا۔

الي كمريس فرش يربيض بيض عرش اعظم كود يكهاكر تا تغار

لوگوں کو علم بھی سکھایا کر تا تھا اور ہز اروں کی تعد او میں اس کے شاگر د اس کی مجلس میں بیٹھ کر اس سے درس لیا کرتے تھے اور اُن کو لکھا کرتے ہتھے۔

غرض ہیر کہ مقام ومر تبہ ولایت میں وہ اپنے دور میں سب سے بڑے مقام پر فائز تھا۔

انہی دِنوں سیّدناموئ علیہ السلام بھکم خداوندی قوم جبارین سے جہاد کرنے کیلئے بنی اسرائیل کے لشکروں کولے کرروانہ ہوئے۔ قوم جبارین کو جب بیہ اطلاع ملی کہ سیّدنا موئ علیہ السلام اُن سے جہاد کرنے کیلئے آ رہے ہیں تو قوم کے چند سر دار تھجر ائے ہوئے بلعم باعوراکے یاس آئے اور کہنے تگے :۔

حضرت! سیّدناموی ملیدالسلام ایک بهت برا ااور طاقتور لشکر لے کر جمیں تباہ کرنے کیلیے آرہے ہیں۔

اوروہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو اس زمین سے بے دخل کرکے اپنی قوم بنی اسر ائیل کو پہاں اس زمین پر بسادیں۔

اس لیے آپ سیرنامو کی علیہ اللام کیلئے الی بدوعاکریں کہ وہ فکست کھاکر واپس چلے جائیں۔

اور حضرت آپ کی دعاتواللہ سبحانہ و تعالی روہی نہیں فرماتا اس لئے آپ کی دعاضر ور قبول ہوجائے گ۔

توم کے سر داروں کی بات س کر بلعم باعوراکانپ اُٹھاادر کینے لگا کہ تمہارا، براہو۔

خدا کی پناہ! سیّد نامو کی علیہ السلام، الله سبحان و تعالیٰ کے کلیم اور بر گذیدہ رسول ہیں۔

ان کے نظر میں مومنین، صالحین اور فرشتے موجود ہیں میں بھلاان کے خلاف کیسے بددعا کرسکتا ہوں؟

لیکن قوم کے سر دار اور دیگر لوگوں نے بہت اصر ار کرناشر وع کر دیا۔

بلهم باعورانے کہا چھامیں استخارہ کروں گا اگر استخارہ میں جواب بال میں آئی اتو ضرور بد دعا کروں گا۔

اب بھلاأسے بداجازت كيو كرمل سكتى تقى۔ استخارہ میں بھی بہی جواب آیا کہ نہیں حمہیں بددعا کی اجازت نہیں ہے۔

خیر دوسرے دن قوم جبارین کے سر دار اور دیگر لوگ بھی اس کی درس گاہ بھی گئے۔ بلعم باعورا نے اُن سے صاف صاف کہا کہ مجھے اجازت نہیں ملی اور اگر میں نے اُن کے خلاف بد دعا کی تومیر ا دین اور د نیا

دونوں برباد ہوجائیں گے۔

قوم کے سر داروں نے اس کی بیوی کو قیمتی تھنے تھا کف پیش کیے۔ جب بلعم باعورا كمر آياتوأس كى بيوى نے أسے وہ تمام فيتى تحاكف و كھائے مكريه أن تحاكف كوخاطر بيس نييس لايا۔

ا کلے دن قوم پھر آئی اور اس سے کہا حضرت ایک مرتبہ پھر استخارہ کر لیجئے اور مزید تحفے تحا نف پیش کیے اب بوی نے مجمی کہا

کہ دوبارہ استخارہ کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے تا کم از کم یہ تنحا نف، نذرانے ، ہدیئے توہمارے لیے حلال ہو جائیں گے۔

بلعم باعوران مجبوراً ووباره استخاره كياليكن كوئي جواب نبيس آيا-بلعم باعورانے لوگوں سے کہا کہ میں نے استخارہ کر لیاہے مگر الله سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے کوئی جو اب نہیں آیا۔

قوم کے سر داروں نے کہااس سے توصاف معلوم ہو تاہے کہ خمیس بددعاکرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

بوی نے بھی سمجھایاارے تمہاراکیا جارہاہے تم بددعاکردو۔ الله سجانہ و تعالیٰ کی مرضی قبول کرے یا نہ کرے یہ تھنے تحائف تو ہارے ہوجائیں کے قوم نے پہھ اور لا کی بھی

غرض اس کے اوپر حرص وہوس اور لا کی کا بھوت بھی سوار ہو گیا اور بیر مال کے جال بیں پھنس گیا۔

اور اپنی کدھی پر سوار ہو کر بدوعا کیلئے چل پڑا راستہ بیں اس کی گدھی بار بار واپس موتی اور واپس جانے کی کوشش کرتی محربيرأس كومار ماركر آمے بڑھا تار ہا يہاں تك كم كدحى كوالله سجاندو تعالى نے بولنے كى طاقت عطاكى۔ مرحى نے كياافسوس! اے بلعم باعورا! توكيال جارباہ؟

د يكه ميرے آگے فرشتے إلى جو مير اراستدروكتے اور مير امند موڑ كر يجھے و مكيل رہے إلى۔

ا بلع اليرابرابوا

كياتوني كے خلاف بدوعاكر كا؟

کیاتیری زبان مومنین اور صالحین کی جماعت کے خلاف بد دعاکرے گی؟

اس کے بیچے بیچے اس کی قوم کے سر دار اور دیگر لوگ بھی آگئے۔

بدبلندى سے سيدناموسى عليه اللام كے افكر كو بغور و يكفار با

مال و دولت کے لالج میں اُس نے بدوعا شروع کروی لیکن خدا کی شان کہ وہ سیّدنا موسیٰ علیہ اللام کیلئے بدوعا کرتا مرأس كى زبان پر قوم جبارين كيليئر بد دعاجارى موجاتى _

جب قوم نے ویکھا کہ یہ تو ہارے خلاف بی بدعاکر رہاہے تو قوم کے سر داروں نے کہا:۔

اے بلعم تو تو ہمارے خلاف ہی بدوعا کر رہاہے۔

تو اُس نے کہا کہ اے میری قوم میں کیا کروں؟ میں تو موئ علیہ السلام کے خلاف بی بددعا کر رہا ہوں مگر میری زبان سے أن كے بجائے تمہارانام ككل رہاہے۔

پھر اجانک ہی اُس پر غضب ِ البی نازل ہو گیا کہ فوراہی اس کی زبان لنگ کر سینے پر آگئی۔

اس وقت بلعم باعورانے قوم جبارین کے سر داروں سے روتے ہوئے کہا:۔

افسوس! میری دنیاد آخرت دونوں برباد وغارت ہو گئے۔میر اایمان ضائع ہو کمیااور میں اللہ سجانہ و تعالیٰ کے قبر وغضب

میں کر فار ہو گیا اب میری کوئی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔

ہاں میں تم کوایک چال بتاسکتا ہوں۔

گدھی کی اس تقریر کو سن کر بھی بلعم باعوراپر کوئی اثر نہ ہو ااور وہ مزید آگے جاتار ہایہاں تک حسبان نامی پہاڑی پر چڑھ گیا۔

قوم کے سر داروں نے کہابتاہے۔

بلعم باعورانے کہا کہ تم اپنی قوم کی خوبصورت عور توں کوخوب سچاسنوار کراس لفکر ہیں بھیجے دو۔ اور انہیں ہدایت کر دو کہ کوئی بھی اسرائیلی انہیں ہاتھ لگائے تو اس کو وہ منع نہ کرے اگر بے حیائی اُس لفکر میں پھیل ممی تووہ قوم فکست کھاجائے گی۔

كيونكه بدحيائي جس قوم ميس بهي شامل موجاتى ہے اس قوم كوتباه وبرباد كرديتى ہے۔

چنانچہ قوم نے ویساہی کیااور خوبصورت لڑ کیوں کو بنی اسر ائٹل کے لشکر میں سجاسنوار کر بھیج ویا۔

دوسرى طرف چند ناعاتبت انديش لوگ نفس كى خوابيشات بين جتلا بو كئے۔

اور شیطان تعین نے اُن کو بے حیاتی میں مشغول کر دیا۔اس مناہ کی نحوست کا اثر یہ ہوا کہ بنی اسرائیل کے اُس لشکر میں طاعون کی بیاری پھوٹ پڑی۔

اور تھوڑی بی دیر میں ستر ہزار افراد ہلاک ہوگئے اور سارالفکر تنز بنر ہوگیا۔جس کاسیّدنا موئ علیہ السلام کے قلب پر

ببت بی گیراصدمه گزرار ووسری طرف بلحم باعورااسم اعظم بھول میااور ایمان بھی اس کے سینے سے نکل میااور قر آن کریم میں اللہ سجانہ و تعالیٰ نے

اس کی مثال کتے سے دی ہے۔

قرآن كريم ميں اس واقعه كوالله سجانه و تعالى في يون بيان فرمايا:

وَاتِّلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيِّ اتَيْنَهُ ايْتِنَا فَانْسَلَحَ مِنْهَا فَاتَّبَعَهُ الشَّيْظُنُ فَكَانَ مِنَ الْغُوِيْنَ۞ وَلَوْ شِتْنَا لَرَفَعَنْهُ بِهَا وَلَكِئَةً اَخْلَدَ إِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوْمَهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكُلْبِ إِنْ تَخْمِلُ عَلَيْهِ يَلْهَثَ اَوْ تَتَرُكُهُ يَلْهَتْ ذلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كُذَّبُوا بِالْتِنَا * فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (بِ٩-سره الراف:١٤٥ - ١٤٦)

اے محبوب انہیں (بلعم) کے احوال سناہے جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں تووہ آیتوں سے صاف نکل ممیا پھر شیطان اس کے پیچھے

لگ گیاتو وہ گمر اہ ہو گیااور اگر ہم چاہتے تو اس کی آیتوں کے سبب اوپر اٹھالیتے مگر وہ توزمین پکڑ کررہ گیاادر اپنی خواہشوں کا تالح ہو گیا تویہ اس کا حال کتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے جب بھی وہ زبان نکالے اور چھوڑوے جب بھی زبان نکالے بہی حال

ان او گوں کاجو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں تواہے محبوب آپ لو گوں کو نصیحت سناتے رہیں تا کہ لوگ دھیان رکھیں۔

غار کے مکین

بي أس زمانے كى بات ہے جب فلسطين پرروى بادشاہ حكومت كياكر تا تفااور بداسلام دهمنى بيس شديد اندهاموچكا تفا سید ناعیسی علیه السلام کو الله سبحانه و تعالی نے آسان پر اُٹھالیا تھااور روی بادشاہ اپنی سلطنت میں ہر طرف اہل ایمان کو تحل کر تا

اس رومی بادشاه کانام د قیانوس تفار

د قیانوس سال بین دو مرتبه اینی پوری سلطنت کا دوره کرتا اور اس کی سلطنت ملک شام ،فلسطین سمیت دو سوشهرول پر

و قیانوس کے دورے کا واحد مقصد رہے ہی ہوتا تھا کہ لوگوں کو سیّد ناعیسیٰ علیہ السلام کی وی ہوئی تغلیماتِ اسلام سے دور کرکے بت پرستی کی طرف ائل کیاجائے۔ اور اپنے اس باطل مقصد کیلئے وہ ہر انتہاہے نکل جاتا تھا۔

اُس نے ظلم وستم کی انتہا کر رکھی تھی جو لوگ بت پرستی نہیں کرتے اور اسلام کو ترک نہیں کرتے و قیانوس بادشاہ اُن لوگوں کو شدید اذبیتیں دے کر ہلاک کر ڈال تھا لہٰذا پچھے لوگوں نے تواہیے ایمان کو چھپائے رکھا پچھے نے باد شاہ کے سامنے ہتھیار

ڈال دیئے اور بت پرستی کو تبول کر لیا اور جن او گوں نے اسلام چھوڑنے سے انکار کیا ان کو شہید کر دیا گیا۔

د قیانوس نے اس ملک کے کونے کونے میں چھوٹے بڑے مندر نا ارکھے تھے اور ان میں مختلف نام کی دیوی کیے مجسے اور مور تیاں بھی رکھوادی تھیں اس بادشاہ کی سلطنت میں افسوس نام کاشہر بھی شامل تھا۔

اس شهر میں وقیانوس نے اپنی سلطنت کاسب سے بڑا مندر تغییر کر ایااور اس میں ڈائٹانامی مورتی کو دیوی بناکرر کھ دیا۔

حسن اتفاق بنی اسر ائیل کا بھی ہیہ بہت بڑا مرکز تھااور بہت پہنتہ قتم کے مذہبی لوگ یہاں رہاکرتے ہے۔ان کو بھی دقیانوس کی بت پرستی اور ظلم سنم کامعلوم تھااور اس کی نت نگ سفا کیول کی داستانیں سنتے رہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے صبر وہمت کی دعامیں

ما نگا کرتے تھے بہاں تک کہ د قیانوس باد شاہ ایک دن خو داس شہر افسوس میں مہی گیا۔

لو گول کو طلب کیااور انہیں تھم دیا کہ بت کے سامنے سجدہ کریں۔

م محد كمزور دل اور كمزور ايمان افراد تومر تد مو محك كهدف انكار كياتوانبيس قيد كرليا كيا-

اور کھے نوجوانوں کوشدیداذیتیں دے کر ہلاک کر دیا گیا۔

اور ان کے سامنے قربانی کے جانور پیش کریں اور ان کو بھیشہ کیلئے اپنامعبود جانیں۔ورندان کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔ یہ سب نوجوان بہت ہی خوبصورت، لیے قد، چوڑے سینے اور صحت مند متقی اور ولیر بھی تنے انہوں نے پوری جر آت و بہاوری کے ساتھ وربار میں کہا کہ ہم جھوٹے بتول کی ہوجانبیں کرسکتے بے شک جارارت سچامعبود ہے وہی آسان وزمین کا خالق و

انبی نوجوانوں میں پچھے اعلیٰ خاندانوں کے چیثم وچراخ بھی تھے ان سب کو بھی بھی تھم دیا گیا کہ وہ ان بتوں کے سامنے سجدہ کریں

و قیانوس نے کہااے نوجو انو!

بچھے تمہاری جوانی پر ترس آرہاہے ورنہ تمہاری اس گنتاخی و بیپاکی کی سز اانجی ای وقت تم کو دے دیتا۔ کیاتم دیکھے نہیں رہے ہو کہ تمہارے سامنے میہ کنٹی لاشیں پڑی ہو کی ہیں۔ ا چھا بیں تم کو کل تک کی مہلت دیتا ہوں۔ تم اپنی جو انیوں پر ترس کھاؤا ہے بوڑھے والدین کا بی خیال کر واور خوب سمجھ لو!

> ورندكل درباريس تمهارا مجى يبي حشر بو كاجوان لاشول كاب-تحہیں ایسانہ ہو کہ کل ان لا شوں میں تمہاری لا شوں کا بھی اضافہ ہو جائے۔

میر کهد کرد قیانوس بادشاه نے در باربرخاست کردیا۔

جب میہ الل ایمان دربارے نکلے تو انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم کچھ دِ نوں کیلئے کسی غار میں پناہ لے لیس جیسے ہی د قیانوس اس شہرے واپس جائے گاہم واپس اسے تھروں کولوٹ جائیں گے۔

بدلوگ غار کی طرف روانہ ہو گئے راستے میں انہیں ایک چرواباطاوہ بھی صاحب ایمان تھاأس نے کہا جھے بھی ساتھ لے لواور أس كوباوشاه نے البحى تك بلايا نبيس تھاچ واہاجب أن كے ساتھ شامل ہواتواس كاكتا بھى ان كے ساتھ روانہ ہو كيا۔

سب نے کہا کہ اس کتے کو پہال سے بھاد ورندیہ بھونے گاتو ہم سب مکڑے جائیں گے۔

الله سجاندو تعالى نے كتے كوزبان بخشى اور أس نے كہاوعدہ كياكدوہ نبيس بعوظے گا۔

اب بدسب لوگ غار میں پینچ گئے۔سب نے اپنی اپنی جیبوں میں جو بھی دینار وغیرہ تنے نکال کر اپنے ایک ساتھی تملیحا

کے پاس جمع کرادیئے۔اور عبادتِ البی میں مصروف ہو گئے جب ذکرِ البی سے ذراسکون ملا تولیث سکتے لیٹتے کے ساتھ نیند آگئی۔ اوربيرسب افراد سو محشے۔

بادشاہ کو بہت عصد آیا اور تھم دیا کہ اچھا انہیں ای طرح سونے دو اور غار کا مند مضبوط پتفرول سے بند کردو تاکہ بدغار ہی ان کی قبر بن جائے۔

ای دوران کمی نے مخبری کی کہ کل ان نوجوانوں کو پہاڑ کی جانب جاتے ہوئے دیکھا گیاہے ان کے ساتھ ایک کتا بھی تھا۔ بادشاه نے اپنی پوری فورس لی اور اُس غار کے دھانے پر جا پہنچا۔ جب اُس نے غاریس جھا نکاتو دیکھاسب سورہے ہیں۔

انہوںنے کہااے بادشاہ! جمیں نہیں معلوم ہم تو پہلے ہی اپنا دین چھوڑ کر تیرا دین اپنا چکے ہیں لبذا اگر ہم اپنے پچوں کو تجھ سے چھپانا چاہتے

بادشاہ کی فورس جگہ جھانے مارتی رہی مگروہ شہر میں ہوتے توان کے ہاتھ آتے۔

پولیس ان کے والدین کو بکڑ کر دربار میں لے آئی بادشاہ نے ان سے پوچھابتاؤ تمہارے بیٹے کہاں ہیں؟ بتاؤورند تمهيس بجي قتل كردياجائ كار

چناچہ مستریوں نے فوراہی پھروں کی دیوار تغییر کر دی اس کے بعد سب واپس چلے گئے۔ اہل دربار میں دو خفیہ مومن بھی تنے اور انہوں نے اپنا ایمان بادشاہ سے چیپائے رکھا تھا۔ انہوں نے ایک سلور کی مختی پر اصحابِ کہف کی تعداد ان کے نام حسب نسب اور شہر سے <u>نکلنے</u> کی وجہ د**قیانوس کا ظلم اور مذہب پر جابر اندروب**یہ اور اصحاب کہف کاغار میں چھپنا ان کے غار کا منہ دیوار سے بند کیا جاتا۔۔۔۔سارے واقعے کی تھمل تفصیل لکھ کر شاہی محل کے خزانے میں چھپا دی اور

> ا یک اس کی نقل بناکر غار کے دروازے پر بھی لگادی اور اس کو مٹی کی لیپ سے چھپادیا۔ ایک سال کے بعدی د قیانوس مر کیا۔

ا بیک با دشاہ کے بعد دوسر اباد شاہ اور ایک حکومت کے بعد دوسری حکومت بدلتی رہی یہاں تک کہ تین سوسال گزر گئے۔

بہاں تک کہ افسوس شہر پر ایک صاحب ایمان بادشاہ حکومت کرنے لگا۔

لیکن اُس وقت اُس کی مملکت میں پچھے ایسے جدت پسند پیداہو گئے جو قیامت کا اٹکار کرنے گئے۔مر کر زِندہ ہونے کے نظریہ کو

بادشاہ اس صور تخال میں کافی پریشان تھا اور اللہ سجانہ و تعالیٰ ہے ہر وقت میہ دعا کرتا رہتا تھا کہ اے اللہ الی کوئی نشانی

ظاہر فرما کہ ان جدت پہندوں کی اصلاح ہو جائے۔

ا یک دن ہوایہ کہ ایک چرواہالیتی بکریاں چراتے چراتے اس غار بیں آپہنچااب اُس نے سوچا کہ گرمی سر دی اور بارش سے

بچاؤ کیلئے کیوں نہ اس غار کوصاف کرلوں تا کہ بعد میں مجھی کام آئے اُس نے غار کے دہانے سے پتھر ہٹائے اور وروازے کو بھی صاف کیا جیسے ہی وہ غار کے اندر داخل ہوا تو فوراً ہی اُلٹے قدموں خوف کے مارے باہر نکل آیا کہ ۹۰۸ آدمی اور ایک کثا

خوف کے مارے اُس نے کسی کوباہر آکر پچھ بھی نہیں بتایا۔ بتاؤہم کتناسوئے ہیں کچھ ساتھیوں نے سورج کو دیکھااور کہا کہ ایک ہی رات سوئے ہیں اور پچھنے کہا کہ نہیں بلکہ ہم پچھے زیادہ ہی

اب چونکہ جاگ گئے تنے لہٰڈ اانہیں بھوک نے بھی ستاناشر وع کیا۔

اور دیگر تھیجتیں کرے أے کھانا لینے بازار بھیج دیا۔

سو گئے ہیں لیتی ایک دو دِن سو گئے ہیں اُن کے وہم و خیال میں بھی نہیں تھا کہ ہمیں سوتے ہوئے تین صدیاں ہیت چکی ہیں۔

دیکھو حلال کا کھانالانا کوشت ہو تواس کو کسی مسلمان ہی نے ذرج کیا ہو کسی بت پرست کے ہاتھ کا کثابوا جانور نہ ہو۔

توسب کے صلاح و مشورے کے بعد انہوں نے اپنے خزانچی تملیحا کو کھانا لینے کیلئے بازار بھیجا اور اُس کو تھیحت کی

اور کسی سے زیادہ بحث و مباحثہ میں نہ اُلھنا کہیں ایسانہ ہو کہ کسی جھکڑے میں اُلھے جاؤ اور بادشاہ د قیانوس اور اس کی فوج

دوسرے دن صبح بی صبح طلوع آفآب کے ساتھ بی تمام اصحاب کبف بھی جاگ اٹھے اور ایک دوسرے سے بوچھنے لگے

جب تملیحا شہر کے قریب د قیانوس ادر اس کی فوج کا خیال کرتے ہوئے چھپتے چھپاتے بازار پہنچا تو اُس نے شہر کی در و دیوار پر سيدناعيسى عليه السلام كى تعليمات كولكعابوا يإيار

براجيران موااوريه سوچ كركه بيل كمي اورشير بي آثميا مول-

شہر کے دوسرے دروازے پر پہنچ گیاوہاں پر بھی ایمانی یا تنس در و دیوار پر لکھی ہو کی تھیں۔

بيه سخت حيران ويريشان تفاكه ايك عي رات من كياماجرا مو كيابيه ايك عي رات من كيسا انقلاب آكياب-

اب حضرت تملیحا سوچنے لکے یااللہ میں سور ہاہوں یا جاگ رہاہوں۔اسی شہر میں جہاں کل سید ناعیسیٰ علیہ اللام کا نام لینا بھی

جرم تفااس شهرك درود يوار پرسيدناعيسى عليه السلام كى تعليمات وا قوال ككھے جوتے ہيں۔

مجرسوچے ہوئے ازخود بی کہنے لگے شاید میں راستہ بھول کر کسی اور شہر میں آگیا ہوں۔

البداايك لوجوان سے يو چمابعائى اس شمر كانام كياہے؟

اس نوجوان نے بتایا کہ اس شہر کانام اَفْتُوسُ ہے۔

برے جران ہوئے کہ نام تو شیک ہے۔

خیر کافی دیر کھڑے رہنے کے بعد ایک ہو عل والے کے پاس سے اسے کھانا خرید ااور اپناسکہ اس کودے دیا۔

سكّه ديكيدكر جوش والابراجيران جوا-اس جوش والےنے وہ سكه اپنے ساتھيوں كو د كھايالوگ جمع ہو محتے اور كہنے لگے ك

اس نوجوان كويقييناً كوئى خزانه ہاتھ لگاہے۔

حضرت تملیحات ہو چھا کہ کیا تمہارے ہاتھ کوئی خزانہ لگاہے؟

تملیحانے فرمایا نہیں بھی مجھے کوئی خزانہ وزانہ نہیں ملامیں تو کل بی اس شہر سے گیا ہوں یہ میرے پاس جو ورہم ہیں

م کھے او گول نے کہانہ مجنون ہے اس کو چھوڑ دو۔

کھے بوڑھے لوگ ہتے انہوں نے کہا یہ سکہ آج سے دوسو، تین سوسال پر اناہے۔اور یہ مخض نوجوان ہے اور کہتاہے کہ میں ای شہر کا جوں اور یہ دینار ای شہر کا ہے یا تو یہ پاگل ہے یا خزانہ چھپانے کیلئے باتیں بنا رہاہے اس کیے اس کو پکڑ کر

عاكم شرك ياس لے چلو۔

النداسب لوگ حضرت تملیحا کولے کر حاکم شہر کے پاس جلوس کی شکل میں لے آئے۔

عدالت من موجود قاضى نے حضرت تمليحاسے كهاكدات نوجوان!

ہم سے پچھ مت چھپاؤ جھوٹ اور غلط بیانی سے بالکل کام نہیں لیناجو معاملہ بالکل صاف اور یج ہووہ بیان کرنا۔

حضرت تملیحانے فرمایا بیہ لوگ تو مجھے پاگل سمجھ رہے ہیں لیکن میں خود جیران ہوں کہ ایک رات ہی تو گزری ہے جب دقیانوس بادشاہ نے ہم سے کہاتھا کہ یا توہت پرستی کرواور سیّدناعیسیٰ علیہ اللام کی تعلیمات کوئڑک کرواور یا پھر قتل ہونے کیلئے

تيار ہو جاؤ۔

پھر خود ہی اُس نے ہمیں ایک دن سوچنے کیلئے مہلت دی میں اور دیگر ساتھی اپنا ایمان بچانے کیلئے ایک غار میں حجب گئے انبھی جب ہم صبح جاگے تو میرے دیگر ساتھیوں نے مجھے کھانا لینے کیلئے بازار بھیج دیا میرے دیگر ساتھی غار میں میرا انتظار کر رہے ہیں۔

فلال مط بين مارے كمرين-

اور ہمارے والدین کے نام ہے ہیں۔

وای در ہم بیں جو کل ہم بہال سے لے کر گئے تھے۔

اب جو میں شہر کے در و دیوار دیکھ رہا ہوں شہر اور لوگوں میں تبدیلی غدمب کی باتیں دیکھ اور سن رہا ہوں میں زمری عقل کے مکر کے است

اس نے میری عقل کو تم کردیا ہے۔

یہ باتیں س کر سب لوگ انتہائی جرت زدہ ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے گئے اور کہنے گئے کہ دقیانوس نام کا بادشاہ تو ہم نے مجھی سناہی نہیں اور نہ ہی تمہارے والدین کے نام کا کوئی آدمی شیر بیں ہے البتہ تمہارے محلہ اور گھر کا نقشہ جو تم نے سمجھایاہے وہ ٹھیک ہے۔

قاضى نے كہاكہ لوگو! سنو!

معلوم ہوتا ہے کہ اس نوجوان کی صورت میں اللہ سبحانہ و تعالی ہم کو اپنی قدرت کی کوئی نشانی و کھانا چاہتا ہے چلوسب بادشاہ کے پاس چلتے ہیں۔

تمام لوگ اور قاضی جلوس کی شکل میں بادشاہ کے دربار پہنچ گئے۔ وہاں موجو د بادشاہ نے پوری داستان سی اور جرت زدہ ہو کر سجدہ میں گر سمیا۔ ا پنے عمر رسیدہ درباریوں سے کہنے لگا بتاؤ کہ کیا معاملہ ہے۔ تو بیت المال کا افسر وہ سلور دھات کی محنی لے کر آھیا جس پر لکھا تھا کہ فلاں سال فلاں زمانے میں یہاں و قیانوس کی حکومت ہوئی اور اس کے ظلم سے جان و ایمان بچا کرچند نوجو ان غار میں حیب گئے تھے جن کا دروازہ و قیانوس بادشاہ نے پتفروں سے بند کرادیا تھاان غار والوں کے نام یہ ہیں۔جن میں ایک بادشاہ ایک مرتبہ پھر الله سجانہ و تعالی کے حضور سجدہ میں حرحمیا کہ اُس نے قیامت کے جوت میں ایک زعرہ اور روشن دلیل اوريه لفكرانبيل كرفار كرنے كيلي آرباب-

سارے شہر میں اس بات کا چرچا فورا بی ہو گیا ہر مخص تملیحا کو دیکھنے کیلئے دوڑا چلا آتا پھر بادشاہ تملیحا کو ساتھ لے کر

غار کے دروازے پر پہنچاجب باقی ساتھیوں نے ایک جم غفیر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تووہ سمجھے کہ شاید باد شاہ کو خبر ہوگئی ہے

سب نے ایک دوسرے کی طرف و یکھا اور کہا یارو! اب تمہارے ایمان اور جان کے امتحان کا وقت ہے ایمان بچاتا اور

یہ کہہ کرسب ذکر البی میں مشغول ہو گئے۔ تملیحا غارے اندر داخل ہوئے ادر شہرے سارے حالات دوا تعات سے آگاہ کیا۔

تمام لوگ غارسے باہر آئے باوشاہ سے ہاتھ ملایا اسے دعائیں دیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی تمہاری باوشان کی حفاظت فرمائے۔

اب ہم حمہیں الله سجانہ و تعالیٰ کے سپر د کرتے ہیں۔

پھر اصحاب کہف نے السلام وعلیکم کہا اور غار کے اندر تشریف لے گئے اور اس حالت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان لوگوں کو وفات دے دی۔

أَمَنُوا بِرَبِيعِمْ وَزِدْنُهُمْ هُدًى 👸 (پ١٥-٧٥، كهف:٩-١٣) کیا ختہیں معلوم ہے کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تنے جب ان نوجو انوں نے غار میں پناہ لی تھی

اس دن عيد كي طرح زيارت كيلية آياكري-

مجر بولے اے ہمارے رب اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے گئے راہ بانی کے سامان کر تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر ممنی کے کئی برس تھیکا پھر ہم نے انہیں جگایا کہ دیکھیں (کہ اصحاب کہف کے) دو گر ہوں میں کون ان کے تھر نے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے ہم ان کا ٹھیک ٹھیک حال حمہیں سنائیں وہ پچھ جو ان تھے کہ اپنے ربّ پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی

آفر حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحُبَ الْكُهْفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ الْيِنَا عَجَبًا ۞ إِذْ أَوَى الْفِثْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبُّنَا اتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّيعَ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَهَدًا ۞ فَضَرَبْنَا عَلَى اذَانِهِم فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْلُهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِرْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوَّا أَمَدًا ۞ نَحْنُ نَقُصُ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ ۖ إِنَّهُمْ فِتْيَةً

آج بھی مسلمان اُس مسجد میں اُن کاعرس مناتے ہیں۔ قرآن كريم في اس واقع كويون بيان فرمايا:

مچر اُس مسلمان بادشاہ نے غار کے منہ پر ایک مسجد بنادی اور سال میں ایک دن مقرر کیا تاکہ تمام شہر والے

تين عجيب واقعات

یہ اُس زمانے کی بات ہے جب فرعون دریائے قلزم میں غرق ہو چکا تھا اور سیّدنا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلا بچکے تھے۔ایک دن سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے عرض کی اے اللہ! تیرے بندول میں سب سے زیادہ تجھ کو محبوب کون ہے؟

الله سجانه وتعالى نے فرما يان

جوميراذكركر تارب اورجه كمحى فراموش ندكرب

سيدناموى عليه اللامن يحرسوال كياكه

اے اللہ تیرے بندوں میں سب سے زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے؟

الله سجانه وتعالى نے فرمایانہ

جوحن کے ساتھ فیصلہ کرے اور مجھی مجی خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرے۔

سيدناموى عليه اللام في بحر عرض كى كه

اے اللہ! تیرے بندوں میں سبسے زیادہ علم والا کون ہے؟

الله سجانه وتعالى نے فرمایانہ

جو ہمیشہ اپنے علم کے ساتھ دوسرول سے علم سیکھتا رہے تاکہ اس طرح اسے کوئی ایک بات مل جائے جواسے ہدایت کی طرف رہنمائی کرے یااسے ہلاکت سے بچالے۔

سیدنامو کی ملیداللام نے عرض کی کدا ہے اللہ! اگر تیرے بندوں بیس کوئی مجھ سے زیادہ علم والا ہے تو مجھے اس کا پتا بتادے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، خصرتم سے زیادہ علم والے ہی۔

سيدناموى عليه اللام في عرض كى كه اعدالله! بين انبيس كهال تلاش كرول-

الله سبحاندو تعالی نے فرمایا، ساحل سمندر پر چٹان کے پاس۔

سيدنامو ك عليه السلام في محرور يافت كياكه ين وبال كيد اوركس طرح يبنجول؟

الله سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، تم ایک ٹوکری میں ایک مچھل لے کر سفر کروجہاں وہ مچھلی مم ہو جائے بس وہیں خضر سے

تمباري ملا قات ہو جائے گی۔

چنانچہ موکی علیہ السلام نے خصر علیہ السلام سے ملنے کا پکاارادہ کر لیا۔ اور اپنے خادم اور شاگر دِ خاص حصرت یوشع بن نون کو بھی ساتھ لے لیا اور پچھ راستے کیلئے زاد راہ بھی لے لیا تاکہ

سيدناموى عليه السلام في جب كافى راسته طے كرلياتو آپ في ايك جگه رك كر آرام كيا۔

میرہ و ت مچھلی جو تھیلی میں رکھی ہوئی تھی تڑپ کر زندہ ہو گئ اور دریا میں کر گئی اس پر سے پانی کا بہاؤرک کمیا اور

پانی میں ایک محراب می بن گئی۔ حضرت یوشع بن نون بیدار ہو چکے ہتنے اور مچھلی کے زندہ ہو کر دریامیں گرنے کو بھی دیکھ رہے ہتھے۔

سترت يون بن ون بيرار بو پ سے اور الان کے رندہ ہو کردريا من کرت و من ديور ہے ۔ ليکن بيد واقعد مو کی عليه السلام کو بتاتا بھول گئے۔

جب سيّد ناموكى عليه السلام في آرام فرماليا توآ م كى جانب سفر جارى ركھا۔

جب دوپېر کے وقت کھانے کاوقت ہواتو آپ نے اپنے شاگر و حضرت یوشع بن نون سے کہا کہ وہ بھنی ہوئی مچھل لے آؤ۔

حب يوشع بن نون نے عرض كى كدا اللہ كے كليم! ميں آپ كوبتانا بھول كيا تھا جس جگہ كچھ دير قبل ہم نے آرام كيا تھا

ب يول من ول من المراسمندر مين كود من منه المستندم عنه المستندر من المستندم عن المستندم عند المستندر من المستندر مين كود من -اس جكه وه مچھلى ترك كرزنده مو من اور سمندر مين كود من -

ستید نامو کی علیہ السلام نے فرما یا، ہمیں اس جگہ کی تو تلاش تھی۔ خیر وہ وہاں سے واپس اس جگہ روانہ ہوئے جہاں مچھلی سمندر میں کو دی تھی۔

وہاں پہنچ کر سیّد نامو کی علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک بزرگ کپڑوں میں لیٹے ہوئے بیٹھے تھے۔

سیّدناموکیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے تعجب سے فرمایا کہ اس زمین پر سلام کرنے والے کہاں سے آگئے پھر خصر علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا میں موکی ہوں۔

توائبوں نے دریافت کیا کون موئی؟ کیا آپ بنی اسر ائیل کے موئی ہیں؟ توسیّد ناموئ علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں!

حضرت خضرعليه السلام نے فرمايا:

اے موئ! مجھے اللہ سجانہ و تعالی نے ایک ایساعلم دیاہے جس کو آپ نہیں جانتے اور آپ کو اللہ سجانہ و تعالیٰ نے ایک ایساعلم دیاہے جومیں نہیں جانتا۔

مطلب يه تفاكه مين "علم اسرار" جانتاجول اور آپ "علم الشرائع" جائے بيں۔

پھر سیّدنا موسیٰ علیہ اللام نے فرمایا اے خصر ! مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ رہوں تاکہ

جوعلم حمهیں عطامواہے اللہ سجانہ و تعالیٰ کی جانب سے میں اس سے پچھے سیکھ سکول۔

حضرت خضرعلیہ اللام نے فرمایا کہ آپ میرے ساتھ رہ لیں مگر اس شرط پر کہ آپ مجھ سے کوئی بات نہیں ہو چھیں کے اس دفت تک جب تک میں خود اُس بات سے آپ کو آگاہ نہیں کر دول۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں انشاء اللہ صبر کروں گااور تمہارے سی تھم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔

قر آن كريم في بدواقعديون بيان فرمايان

قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۗ فَارْتَدًّا عَلَى اثَارِهِمَا قَصَصًا ۞ فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا اتَيْنَهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمَنْهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۞ قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلَّى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمتَ رُهْدًا ۞ قَالَ إِنَّكَ لَنْ

نَشْتَطِيْعُ مَعِيَ صَيْرًا ۞ وَكَيْفَ نَصْيِرُ عَلَى مَالَمْ تُحِطُّ بِهِ خُيْرًا ۞ قَالَ سَتَجِدُنِيَّ إِنْ شَآءَ اللَّهُ صَابِرًا

وَّلَا أَعْصِينَ لَكَ أَمْرًا ۞ (پ١٥ـسوره كيف:٢٣ـ٢٩)

یمی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا جے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے علم لدنی عطا کیا اس سے موکی (علیہ السلام) نے کہا کیا بیں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ

تم مجھے سکھادو نیک بات جو حمیس تعلیم ہوئی کہا آپ میرے ساتھ ہر گزند رہ سکیں سے اور اس بات پر کیو تکر صبر کریں جیسے آپ کا علم محیط نہیں موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا عنقریب اللہ سبحانہ و تعالیٰ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤگے اور بیس تمہارے کسی تھلم

کے خلاف نہ کروں گا۔

سيدنا خضرعليه السلام نے فرمايا۔

كها اگر آپ ميرے ساتھ رہتے ہيں تو مجھ سے كى بات كوند پوچھنا جب تك ميں خود اس كا ذكر ند كرول مو کیٰ علیہ السلام تو پہلے بی کہہ چکے تھے کہ میں ان شاء اللہ صبر کروں گا اور آپ کے تھم کی خلاف ورزی خبیں کروں گا

اس پر خعرطیہ اللام نے آپ کوساتھ رہنے کی اجازت دے دی۔

كه تم نے ايك ستحرى جان بغير كسى جان كے بدلے تحلّ كردى بلاشيد تم نے بہت ہى براكام كر ڈالا ہے۔ سيدنا خصرعليه السلام في فرمايا: قَالَ أَلَمْ أَقُلَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿ بِ٥١ سُوره كِف: ٤٢)

سيدنا خصرعليه السلام في اس بيچ كو تمل كرديا - سيدناموكى عليه السلام سے رہانه كى اور آپ في فرما يا: -

کہ مجھے سے میری بھول پر گرفت نہ کراور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو۔

قَالَ لَا تُؤَاخِذُنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَ لَا تُرَهِقَنِيْ مِنْ اَمْرِى عُسْرًا ۞ (پ١٥-سر١٥ كغ: ٤٣)

پھر یہ حضرات آ مے روانہ ہو محتے راستے میں سیّد نا خضر علیہ اللام نے ایک نابالغ بیجے کو دیکھاجو اپنے مال باپ کا اکلو تا بیٹا تھا

اس کی کشتی کا تخت مجی توزدیایہ تو آپ نے بہت براکام کیا۔ سیدنا خطرعلید اللام نے فرمایا کہ میں نے آپ سے کہاتھا کہ آپ میرے ساتھ ندرہ سکیل گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا:۔

سيّد ناموسى السلام في فرمايان ا یک تو کشتی والے نے جمیں کشتی میں سوار بھی کیا اور کراہ یجی طلب نہیں کیا اور آپ نے اس کا صلہ یہ ویا کہ آپ نے

جب یہ دونوں بزرگ کشتی سے اُنزے توسیّد ناخصر اللام نے نے اس کشتی کا ایک تخته توزویا۔

چلناشروع کردیایهال تک کدایک کشتی پر نظر پڑی۔

تشتی والے نے ان دونوں کوسوار کر لیاادر تشتی کا کر اید بھی نہیں لیا۔

غرض اس عہد و پیان کے بعد حضرت خضر علیہ اللام نے سیّدنا موکی اللام نے کو ساتھ لے کر سمندر کے کنارے کنارے

میں نہ کہنا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہر گزنہ کھبر سکیں گے۔ سيّدناموسى عليه السلام في فرمايانه

اچھااب اگر میں کچھ ہو چھوں تو آپ میرے ساتھ نہیں رہے گااس میں فنک نہیں کہ میری طرف سے عذر ہوراہوچکا۔

مجران دونوں نے گاؤں میں ایک گرتی ہوئی دِیوار پائی تو حضرت خضر علیہ اللام نے اس پر ہاتھ پھیر ااور اسے سید حاکر دیا۔ سیّد نامو کی ملیہ السلام گاؤں والوں کی بد اخلاقی پر پہلے ہی بیز ارتھے آپ رہ نہ سکے اور آپ نے فرمایا:۔ اگر آپ چاہتے تو اس کام کی مز دوری لے لیتے۔

بيس كرستيد ناخصرطيه اللامن فرماياء اب مارے اور تمهارے ورميان جدائى ہے۔

اور جن چیزوں کو دیکھ کر آپ مبرنہ کرسکے میں ان کاراز آپ کوبتادیتا ہول۔

سب سے پہلے جو کشتی میں سے میں نے تختہ نکال دیا تھا وہ کشتی غریب لوگوں کی تھی اور اس کے ذریعہ وہ لوگ اس سے بہلے جو کشتی میں سے میں نے تختہ نکال دیا تھا وہ کشتی غریب لوگوں کی تھی اور اس کے ذریعہ وہ لوگ اس سے روزی کماتے ہے جب یہ لوگ واپس لو میں گے تو انہیں ایک ظالم بادشاہ کا سامنا کرنا پڑے گا وہ صحیح سالم کشتیوں کو چین لیتا ہے لیکن عیب دار بنادیا تاکہ وہ یہ کشتی نہ چھین لے اور غریب کشتی والے اپندا میں نے اس کشتی کو عیب دار بنادیا تاکہ وہ یہ کشتی نہ چھین لے اور غریب کشتی والے اپندروز گارسے محروم نہ ہو جائیں۔

اور جس لڑے کو میں نے قبل کیا اس کے والدین بہت نیک اور صالح نتھے اور یہ لڑکا بڑے ہو کر کافر ہو جاتا اور
 اس کے والدین کیونکہ اس سے بہت محبت کرتے ہیں توبڑے ہو کریہ انہیں بھی کفر میں مبتلا کر دیتا۔

اس لڑ کے کی موت کی صورت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو کفر سے بچالیا۔

اب اس کے والدین مبر کریں گے اور اس مبر کے صلے میں اللہ سبحانہ وتعالی انہیں ایک بنی عطا فرمائے گا جس کی شادی ایک نبی سے ہوگی اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی اس بیٹی کوجو اولادعطاکرے گاوہ بھی نبی ہوگا۔

اوراس گرتی ہوئی دیوار کوسیدها کرنے کارازیہ تھا کہ اس دیوار کے بیچے دو بیٹیم پچوں کا خزانہ د فن تھااور ان دونوں پچوں کا باپ نہایت نیک وصالح مسلمان تھااگر ابھی ہید دیوار گر جاتی توان بیٹیموں کا خزانہ گاؤں والے ٹکال کرلے جاتے۔

اس لئے آپ کے پرورد گارنے چاہا کہ بید دونوں ینتیم ہے جو ان ہو کر اپنا خزانہ نکال لیں اس لئے انہی ہیں نے دیوار کو گرنے نہیں دیا۔ بید اللہ سجانہ و تعالیٰ کی ان بچوں پر مہریانی ہے اور اے موٹیٰ آپ بقین و اطمینان رکھیں میں نے جو پچھ بھی کیاہے وہ لیٹی طرف سے نہیں کیابلکہ میں نے بیرسب پچھ اللہ سجانہ و تعالیٰ کے تھم سے کیاہے۔

اس کے بعد سبید نامو کی علیہ السلام استے وطن واپس لوث آئے۔

ستیدنا موئ علیہ السلام کی قوم میں قارون نام کا ایک دولت مند مختص رہا کرتا تھا اس کے پاس اتنی دولت تھی کہ کئی افراد کی جماعت مل کراس کے فزانے کی چابیاں اُٹھا یا کرتی تھی۔

بعض روایات میں ہے کہ وہ سیّد نامو کی علیہ السلام کا پچپازاد بھی تھااور بہت ہی خوبصورت آومی تھالوگ اس کے حسن وجمال کی وجہ سے اس کو منور بھی کہاکرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ وہ توریت کی تلاوت بھی خوش الحانی سے کیاکر تا تھا۔

کین جیسے بی اس کے پاس دولت آناشر وع ہوئی یہ نہایت زرق برق لباس پہناکر تا تھااور شکر کرنے کے بجائے تکبر کرتا۔ قارون کے پچھے خیر خواہ بھی تنے انہوں نے قارون سے کہا یہ جوتم تکبر کرتے ہو ڈرست نہیں اللہ سجانہ و تعالی تکبر کرنے والوں کو پہند نہیں کرتا۔

اور جو مال الله سبحانہ و تعالیٰ نے تجھے دیاہے اس کو بھلائی کیلئے خرج کر اور بھلائی کاراستہ افتیار کر اور ملک میں فساد برپانہ کر کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پہند نہیں کر تا اور اگر تو اپنی اس روش سے بازنہ آیاتو اللہ سبحانہ و تعالیٰ تجھے سزادے گا اور بیہ سب پچھ جو تجھے دیاہے چھین لے گا۔

ان سب لوگول كى باتيس سن كر قارون نے كها: ـ

یہ مال میں نے اپنے علم اور عقل کے زور پر حاصل کیاہے یہ میری محنت کے نتیج میں مجھے ملاہے لہذا تم مجھے مت بتاؤ کہ کیااچھااور کیابر اہے؟ میں تم سے زیادہ سمجھ دار ہوں۔

پھر ایک روز قارون خوب سج و مج کر کے شان وشوکت کے ساتھ اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آیا۔

اس کی دولت کی ظاہری چیک دیک دیکھ کر پچھ دنیاوار مشم کے لوگ کہنے لگے:۔

قارون كتناخوش نصيب ہے كاش جارے پاس بھى دولت ہوتى اور بير آن بان جارے پاس بھى ہوتى۔

لکین وہاں پر پچھ لوگ ایسے بھی موجو دہتے جو بہت دین دار اور نیک تھے۔

انبول نے ان کی سوچ پر افسوس کرتے ہوئے کہا:۔

افسوس ہے تم پر! مومنوں کوجواللہ سبحانہ و تعالی اجرعطا فرمائے گاوہ اس ظاہری دولت کی چیک دیک سے کہیں بہتر ہے۔ اور بیر اجر تو صرف مبر کرنے والوں بن کو ملے گا۔

اور جن کے پاس قوت یامال ہوتا ہے کیاوہ تباہ نہیں ہوتے بہت می قومیں دولت مند ہونے کے باوجو د تباہ وہر باد ہو تمکیں۔ اگر تم اعظمے کام کروگے تو دولت اور قوت فائدہ دے گی ورنہ نہیں۔ خير الله سجانه وتعالى نے موكى عليه السلام كو تھم دياكه زكوة جمع كرو-

سيدناموى عليه اللام نے بن اسرائيل كے لوگوں سے ذكوۃ جمع كرنے كا حكم ديار

قارون كو بھى كماك تم بھى زكوة دو_

قارون نے سیدناموسی علیہ اللام سے قرمایا کہ میں اسپنال کا ہزارواں حصہ ز کوۃ دول گا۔

کیکن جب اُس نے اپنے مال کا ہز اروال حصہ نکالا توبیہ بہت زیادہ بن گیا۔ ایک دم اس پر حرص دہوس کا بھوت سوار ہو گیا۔ وراس نے زکوہ دینے سے نکار کر دیا۔

نہ صرف انکار بلکہ سے سیّدنا موکی علیہ السلام کا دھمن مجی بن عمیا اور بنی اسرائیل کے دیگر افراد کو بھی بہکانے لگا کہ سيدناموى عليه السلام اس بهانے تم سے تمہارامال چين ليما چاہتے ہيں۔

موکی علیہ السلام نماز کا عظم لائے ہم نے نماز اواکی دیگر احکامات مجی لائے ہم اُس پر بھی عمل کرتے رہے اب وہ ہم سے مارامال لیناچاہے ہیں ہے ہم کیے برداشت کریں۔

م محدلوگ قارون کی باتوں میں آگئے اور کہنے لگے بال بیر توہم بھی بر داشت نہیں کر سکتے۔

اب قارون نے ایک چال چلی ایک طوا تف کوأس نے مجھ رقم دی اور کہا کہ تم سیدنامو کی علیہ السلام پر محتاہ کی تہت لگاوو۔

ووسرے دن جب سیّدنا موسیٰ علیہ السلام مجمع عام میں وعظ فرما رہے تھے تو قارون نے کہا تم کون سے نیک آدی ہو

تم بھی گناہ گار ہواور ابھی ایک عورت آکر بتائے گی۔

سیّد نامو کی ملیہ اسلام نے اس عورت کو سامنے بلایا اور اُس سے پوچھااے عورت! سیجھے اُس اللہ کی قسم! جس نے بنی اسرائیل كو فرعون سے نجات دى، درياكو تمهارے لئے سلامتى كاراستد بنايا۔ سے سے بناواقعد كياہے؟

وہ عورت اللہ سجانہ و تعالیٰ کے قبرے ڈر گئی اور کہنے گئی کہ قارون نے بہت بڑی رقم دے کر مجھے آپ پر بہتان لگانے کیلئے

اس لئے جو محض اس کا ساتھ دینا چاہتا ہے وہ اس کا ساتھ دے اور جو میر اساتھ دینا چاہتا ہے وہ قارون کو چھوڑ دے۔ آپ کے اس ارشاد پرسب لوگوں نے قارون کو چھوڑ دیاسوائے دو آدمیوں کے۔ پھر آپ نے زمین کو تھم دیا کہ اے زمین قارون کو پکڑلے زمین نے ایٹریوں تک اس کو پکڑلیا۔ يعنى ايزيول تك زمين ميس دهنس كيا_ موک علیدالسلام نے پھر فرمایاء اے زمین اسے پکڑ لے۔ قارون محننول تك زبين بين وصنس كميا سیدناموسی علیه اللام بدستور فرماتے رہے کہ اے زمین اسے اپنی گرفت میں لے لے۔ قارون زور زورے کہتارہا، اے موکی، ہائے موکی لیکن شدتِ غضب کی وجہ سے آپ نے اس کی بات پر دھیان نہیں دیا بلکہ زمین کو آخری تھم بھی دے دیا کہ اس کو مکمل اپنی گرفت میں لے لے۔اور بالآخریہ موکیٰ علیہ اللام کا دفتمن اپنے انجام کو پہنچا اور زمین میں عمل دھنس کیا۔ وہ دو آومی جنہوں نے قارون کاساتھ ویا تھا کہنے لگے کہ موکی علیہ اللام نے قارون کو ای لئے و فنا دیا تا کہ اس کے مال کو ا پنے قبضہ میں لے لیس تو آپ نے زمین کو تھم دیااے زمین! قارون کا مکان اور اس کی دولت کو بھی اپنی کرفت میں لے لے۔ یوں اس کا مکان جو خالص سونے کا تھا اور اس کاسار سے کاسار اخزانہ زمین میں و صنس سیا۔

اور بن اسرائیل سے کہا کہ جھے اللہ سبحانہ و تعالی نے قارون کی طرف ویسے ہی جمیعیاہے جیسے فرعون کی طرف جمیعیا تعال

شداد کی جنت

بہت پرانے زمانے کی بات ہے جب شداد نام کا بادشاہ روئے زمین پر حکومت کیا کر تا تھا۔ یہ توم عاد کامور شِ اعلیٰ تھا۔ اس کی شان و شوکت کا بیر عالم تھا کہ اس نے اپنے دور کے تمام بادشاہوں کو اپنے جمنڈے کے بنچ جمع کرلیا تھا اور تمام چھوٹے باوشاہ اس کی اطاعت کیا کرتے ہتھے۔

اس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نبیوں سے سن ر کھا تھا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک جنت بنائی ہے اُس جنت میں محلات ہیں اور

وہ بھی سونے جاندی کے زمر دویا قوت کے اور دہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہدر ہی ہیں۔

ان آسائشات کا تذکرہ س کر اس نے کہاکہ اس میں کیا کمال ہے ایس جنت تو میں یہاں پر بھی بنا سکتا ہوں۔ اس نے سر کھی کرتے ہوئے اپنے کارندوں کو تھم دیا کہ الی جنت کنمیر کرو جس میں سونے چاندی کے محلات ہوں

> دودھ اور شہد کی نہریں اس میں بہتی ہوں وغیرہ وغیرہ۔ دولت کی شداد کے پاس کی تو تھی نہیں للذاأس نے با قاعدہ ایک براشمراس كيلي مضوص كرديا۔

مچراس شہر میں سونے اور چاندی کے محلات تعمیر کیے سکتے۔ لعل اور یا قوت کے قیمتی پتفروں سے ان محلات کے ستون

بتفرول کی جگہ فیتی موتی استعال کیے گئے۔

ہر محل کے گر دجو اہر ات بھری ہوئی نہریں بنامی ممنیں۔

خوبصورت ورخنوں سے اس شہر کو سجا دیا میاغرض ہے کہ شداد نے اپنے خیال کے مطابق جنت کی تمام چزیں آسائش، خوبصورتی، زینت وعیش و عشرت کاسلمان اس شهر میں جمع کر دیا۔

م کھے عرصے بعد سے شہر ممل ہو گیا تو بادشاہ کے وزیروں نے شداد سے کہا کہ بادشاہ سلامت آپ کی خواہش کے مطابق

جنت ممل ہو چکی ہے اب آپ اس میں اپنا قدم رکھیں اور اس شہر کوزینت بخشیں۔

شدادابيخ وزيرون اورامراءك ساتهاس شركي طرف روانه جوا

ا بھی یہ اپنی اس بنائی ہوئی جنت کے قریب ہی تھا کہ آسان سے ایک ہولناک آواز سنائی دی۔

اور اس آواز کوسن کراس سر کش باد شاہ شداد اور اس کے وزیر دل کے دل پیٹ گئے اور پیرسب کے سب ہلاک ہو گئے۔ اور شداد لهني بنائي جو ئي جنت كونه و يكه سكا_ صحر ائے عدن سے گزر کر اس شیر میں پہنچے۔اور اس کی تمام زینتوں اور آرائشوں کو دیکھا تگر وہاں کوئی رہنے بہنے والا انسان نہیں ملا۔ ب تھوڑے سے جواہرات وہال سے لے کر چلے آئے۔ جب یہ خبر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو معلوم ہوئی

حضرت امير معاويد رضي الله تعالى عنه كے دورِ حكومت ميں حضرت عبدالله بن قلابه اسيخ مم شده اونث تلاش كرتے ہوئے

توانہوں نے عبداللہ بن قلابہ کو بلاکر پورا حال دریافت کیا اور انہوں نے جو پچھ دیکھا تھا سب پچھ بیان کردیا۔

پھر امیر معاویہ نے ''کعب احبار'' کو ہلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا پس کوئی ایسا شہر موجود ہے توانہوں نے فرمایا کہ ہال جس کا ذکر

قر آن مجید میں بھی آیا ہے۔ یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا لیکن یہ سب عذابِ البی سے ہلاک ہوئے اور اس قوم میں سے کوئی آدمی

بھی باتی نہیں رہا اور آپ کے زمانے میں ایک مسلمان جس کی آئھیں نیلی، قد چھوٹا اور اس کے ابرو پر ایک حل ہوگا

اہیے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس ویران شہر میں داخل ہو گا اتنے میں عبداللہ بن قلابہ آگئے تو کعب احبار نے ان کو دیکھ کر

فرمایا که بخداوه جخص جوشداد کی بنائی ہوئی جنت کو دیکھے گاوہ یکی مخص ہے۔ (خزائن العرفان تغییراز سورہ فجر)

جادوگر کا فریب

سکسی زمانے میں ایک ملک پر کافر بادشاہ حکومت کیا کرتا تھا اُس کے دربار میں ایک جادوگر تھا جوجادو کے زور پر

أس كى حكومت كوسهارا دينا تفا_

حاصل كر تاربك

جب جادو گر بور هاجو گیا تواس نے بادشاہ سے کہانہ

تھر بھی دیرہے پہنچاجس کی وجہ سے جادو کر بھی مار تااور مال بھی مارتی۔

ممجمى وعظ ونفيحت بيس مشغول ہوتاہے بير لڑ کا مجمی وہيں کھڑا ہو جاتا اوراس عابدے طريقة عبادت کو ديکھتا اور وعظ ونفيحت کو سنما تھا۔ عابد کے وعظ و نصیحت کوسننے کیلئے جب رکتا تو جاتے ہوئے جادو گر کے پاس دیر سے پہنچتا اور والیمی میں رُکنے کے سبب سے

ایک دن اس بے نے عابد کے سامنے مید شکایت بیان کی عابد نے کہاجب جادو گرتم سے پوچھے کیوں دیرالگ مٹی تو کہنا کہ

یو نهی وقت گزر تاربایه لژ کا ایک طرف تو جاد و سیکهتار با اور دوسری جانب عابد کی نیک مجلس میں بیٹھ کر دین کی تعلیم مجی

بادشاه سلامت! میں بہت بوڑ هاموچکاموں اور میری موت کا وقت مجی قریب آرہاہے۔ جھے ایک ایساز بین بچہ دیاجائے

بادشاہ نے ملک کے ذبین ترین لڑکوں کو جمع کیا اور اُن میں سب سے زیادہ ذبین لڑکے کو جادو گرکے پاس روانہ کر دیا۔ جادو گراس ذہین لڑے کو تعلیم دینے لگالڑ کا اس کے پاس جاتا توراستے ہیں ایک عابد کا تھر پڑتا تھا جہاں وہ عبادت کے علاوہ

رد کا ہوا ہے اور خلتی خدا پریٹان ہور بی ہے او حروالے اُو حر نہیں جاسکتے اور اُو حروالے اِو حر نہیں آسکتے۔

اس لڑکے نے سوچا کہ آج موقع اچھا ہے کہ بیں امتحان کرلوں کہ عابد کا دین سچاہے یا جادو گر کا۔اس نے ایک پتحر اُٹھایا
اور یہ کہہ کر اس سانپ پر پھیٹا کہ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک عابد کا دین اور اس کی تعلیم جادو گر کی تعلیم سے زیادہ محبوب ہے تو
تُواس جانور کو اس پتحر سے ہلاک کر دے تا کہ لوگوں کو اس بلاسے نجات طے۔ پتحر کلتے بی وہ سانپ مر گیا اور لوگوں کو اس پریشانی
سے نجات عطا ہوئی۔

اور کے نے یہ بات عابد کو جا کر بتائی۔
عابد نے اس لڑکے سے کہا! پیارے نیچ تو مجھ سے افسل ہے اب خدا کی طرف سے تیری آزمائش ہوگی اگر ایسا ہو تو
میری خرنہ کرنا۔
میری خرنہ کرنا۔

ا یک دن به جادو گر کے پاس جادو سکھنے کیلئے جارہا تھا کہ دیکھتا ہے راستہ میں ایک بہت ہیبت ناک سانپ نے لوگوں کاراستہ

وقت گزرتا رہا اور اس بچے کے پاس حاجت مند لوگوں کا تانتا بندھ گیا اور اس کی دعا سے بیاروں کو شفا ملنے لگی۔ دور دور تک اس کی شہرت پھیل گئی۔

بادشاہ کا ایک وزیر تابیتا تھاجب اُس نے اس لڑکے کی شہرت کن کہ وہ تابیتاؤں کو بیتا کر دیتا ہے تو وہ بہت سارے تحفے تھا کف لے کر اس کے پاس آیااور کہنے لگا کہ اگر تم مجھے شفادے دو توبیر سب تحفے تھا کف حمہیں دے دوں گا۔

سے مراس سے پیاں ہیا اور سے اللہ اور ہے ہے مساوے دو تو رہے سب سے ماست سین دسے دوں ما۔ اگر تم شرک سے توبہ کر لو اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لے آئ تو میں اُس سے دعاکروں گا۔

وزیرنے ایمان لانے کا اقرار کیا۔ یجے زیس کیلیے دیا کی درین دریر کرواف سیان و اندالی فروشان سروی اور اس کی معتا کی موالیس اور میں آئی

یجے نے اس کیلیے دُعاکی اور وزیر کو اللہ سبحانہ و تعالی نے شفادے دی اور اس کی بیٹائی واپس لوٹ آئی۔ وزیر باوشاہ کے دربار میں واپس آیا اور جس طرح پہلے کام کیا کرتا تھا اُسی طرح کام کرنے لگا اور اُس کی آنکھیں

روشن ہو پیکی تھیں۔

بادشاه نے تعجب سے پوچھا! کہ عجمے آسمسیس سے دیں؟

أس نے كيا، ير عدت نے ديں۔

بادشاه نے کہابان! لین میں نے وی ہیں۔

وزیرنے کہا! نہیں تیرااور میرارتِ اللہ ہے۔

بادشاه نے کہا کہ کیا تیر ارب میرے علاوہ کوئی اور ہے؟

وزيرنے كما! بال مير ااور تير ارب الله سجانه و تعالى ب جو جارا خالق اور جميں پالنے والا بـــ

بادشاه نے اس کو بہت مارا، طرح طرح کی تکلیفیں اور ایذاکیں دینے لگا اور پوچھنے لگا کہ تھے یہ تعلیم کس نے وی ہے؟

آخر اس نے تکلیفوں اور ایذاؤل کے سبب بتادیا کہ بیں نے اس بچے کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیاہے اور کفر وشر ک سے

توبه کرلی ہے۔

بادشاہ نے اُس لڑکے کو دربار میں بلایا اور اُس سے کہاکہ اب تو تم جادو میں اس قدر ماہر ہوگئے ہو کہ بھاروں کو تندرست کرنے لگے ہو۔

لڑکے نے جواب دیا! بی نہیں شفا دینے والی ذات تو میرے ربّ کی ہے نہ میں شفا دے سکتا ہوں اور نہ کوئی جادوگر سمی کوشفادے سکتاہے۔

وه كينے لگا كه تير ارب تو ميں بى ہول_

أل نے كيا، بركز نيس-

باد شاہ نے کہا کہ کیا تومیرے سواکسی اور کو اپنارب مانتاہے تو اُس لڑکے نے کہاہاں میر ااور تیر ارب اللہ سجانہ و تعالیٰ ہے۔ باد شاہ نے اس لڑکے کو بھی طرح طرح کی ایڈ اکمی پہنچانا شر وع کر دیں۔

ایک دن بادشاہ نے اپنے جلادوں کو تھم دیا کہ اس لڑکے کو کشتی ہیں بٹھاکر لے جاؤ اور جب دریاکے درمیان ہیں پہنچو تواس لڑکے کو کشتی سے دھکادے کر دریامیں ڈبودینا۔ اس نے ہمارا نام ڈبو دیا اور ہماری سات پشتوں کو بٹہ لگادیا ہے لہٰڈ ااس ناخلف کو بھی ڈبودیا جائے۔ عَلاداس لا ك كو كشتى ميں بھاكر لے محتے اچانك كشتى ألث منى سب ذوب محتے اور يد لا كا الله سبحان، و تعالى كے فضل وكرم سے مستحج سلامت فأحميار

چرباد شاہے آگر کہا کہ اس سے خدانے مجھ کو بچالیا اور جھوٹوں کو ڈبو دیا۔

برس کر توبادشاہ آپے سے باہر ہو گیااور سیامیوں کو تھم دیا۔

اس ناخلف لڑے کو کسی اوٹیے پہاڑ پر لے جاؤاور وہاں سے اس کو دھکادے دو تاکہ اس کی بٹریاں بھی ریزہ ریزہ ہوجائیں۔

سابی جب اس کو پہاڑ پر لے کر چڑھے تو اللہ سجانہ و تعالیٰ کی قدرت سے ایک آندھی آئی جس نے ان سامیوں کو پہاڑ سے مرادیااوراس آندهی نے اس لڑکے کا یکھ بھی نہ بگاڑا۔

الركا پحرباد شاہ كے ياس آيا وركبنے لگاكه ديكھواس سے خدانے جھے پھر بچاليا اور جھوٹوں كو كرا ديا۔

بادشاہ شدید جھنجا کیا اس نے جلاد کو تھم دیا کہ اس لڑے کو تکوارے فکڑے فکڑے کر دو۔

لڑے نے کہا کہ اگر تم اپنے سارے لفکر کو بھی جمع کرلو تب بھی میر ابال بیکا نہیں کرسکتے اگر تم مجھے مارنا جاہتے ہو توجیے میں کہوں ویساکر وتب بی تم مجھے مار سکو کے ورنہ تمہاری ساری تدبیریں ناکام ہو جائیں گی۔

بادشاہ نے کہا، جلدی بتاؤیس تمہاراوجود ایک لحد بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

لڑے نے کہا کہ ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو اور پھر جھے سولی پر چڑھاؤ اور میرے اوپر یہ کہد کر تیر چلاؤ

كريس تخفي خدائير حن كے نام سے مار تابول ميں فورأي مر جاول كا۔

پس بادشاه جوایتی تمام تدابیر میس ممل ناکام موچکا تفاایسان کیا۔

نادان بادشاہ دانا لڑے کی تحمت سے آگاہ نہ تھا کہ جب سارے لفکر اور تمام لوگوں کے سامنے مجھے میرے بتائے ہوئے الفاظ كبه كرتير مارے كا تولوكوں كو معلوم موجائے كاكه يه خدا نہيں ہے اور ميرے دين كوسچا ثابت كردے كا توسب لوگ اس کے دین سے چر جائیں گے۔

ہاں میں تو جان سے جاؤں گا مگر اہل جہان کا ایمان محفوظ ہوجائے گا چنانچہ ایسابی ہوا باد شاہ نے وہ الفاظ کیے اور تیر چلادیا جیے ہی باوشاہ نے تیر چلایالا کے نے لیک جان، جان آفرین کے سیر دکر دی۔

اس الرك كے غم ميں زار و تظاررور ہاتھا۔

کیکن وہاں موجو د جوم میں ایک بلچل کچ گئی اور ایک شور کچ گیاہم اس لڑکے کے رہبّ پر ایمان لائے آ دھے سے زیادہ جوم

مگراس صور تخال سے بھی اُس نے حق کونہ سمجھااور مزید ظلم وستم پر آمادہ ہو گیا۔ باوشاہ نے تھم دیا کہ ای وقت ایک گڑھا چالیس ہاتھ لمبا، چالیس ہاتھ چوڑا، اور چالیس ہاتھ سرا کھووا جائے

بادشاہ نے جب بیہ حال دیکھا تووہ اڑے کی حکمت کو سمجھ کمیا کہ اڑ کا خود تو مر کمیا تکر میرے ملک اور میری بادشاہت کو بھی مار کمیا۔

بادساہ کے سم دیا کہ ای وقت ایک حرصا جاس ہاتھ ممباہ جاس ہاتھ چورا، اور جاس ہاتھ اور اور جات ہوں ہاتھ ا

اورجو کوئی اس لڑے کے رب پر ایمان لائے اُس کو اس آگ کے گڑھے میں پیپینک دیاجائے۔ لہذاباد شاہ کے علم کی تعمیل کی گئے۔ جس مخص نے بھی اسلام قبول کیا اُس کو اُس آگ میں پیپینک دیا گیا۔

للبزاباد شاہ کے علم کی عمیل کی گئی۔ جس محص نے بھی اسلام قبول کیائیں کو اُس آگ میں پیپینک دیا گیا۔ ان ایمان دن دن دن میں ایک عور میں بھی شامل تھی ماد شاہ سر کار عدوں نے اُس کو بہت ڈیراراد ھرکایا کی اسلام میس

ان ایمان داروں بیں ایک عورت بھی شامل تھی بادشاہ کے کار ندوں نے اُس کو بہت ڈرایا دھمکایا کہ اسلام سے باز آجا ورنہ تھے تیرے بچوں سمیت جلادیں گے۔

عورت نے ثابت قدی کے ساتھ جواب دیا، تم جو دل چاہے کر دیس خدائے برحق سے مند ندموڑوں گی۔ ادیثار سر کاری میں نے ٹیس سراک کے ایک برجو کھیاری اری آگی میں پھنگٹاش و حرک داگھ جادہ جد ایمان سر میں

بادشاہ کے کارندوں نے اُس کے ایک ایک بیچ کو باری باری آگ بیں پھینکنا شروع کردیا مگر حلاوت ایمان کے سبب اُف تک نہیں کیا اور رضائے الی پر مبر و شکر کرتی رہی جب اُس کے سب بچوں کو آگ بیں سپینک دیا گیا تو کارندے اُس بچ

آف تک مہیں کیا اور رضائے الی پر صبر و هنگر کرنی رہی جب اُس کے سب پچوں کو آگ بیں پھینک دیا گیا تو کار ندے اُس پچ کی طرف لیکے جو ابھی اُس عورت کی گود بیس نھا جیسے ہی اس کے گود کے پیچے کو اُن ظالموں نے چھیٹا اُس کی ممتا جاگ اُٹھی

کیکن اُس سے پہلے کہ شیطان اُس کے ایمان کولو ثنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُس بیجے کو قوتِ گویائی عطاکی اور اُس بیج نے بڑی صاف آواز میں کہا:۔ اے ماں! بالکل قکر نہیں کروسب بھائی میرے جنت کو گئے میں بھی جا تا ہوں پس بیچے کی بیربات س کرماں کو قرار آ کمیا۔

بادشاہ كى كارندوں نے أس كے بيج كو كودے لے كر آگ بيس بين كويا۔

بور اس ال المان ا

جوا بمان دار باتی منے اللہ کے تھم سے اُن سب کو امان مل کئی۔

ھاتھی والوں کی عبرتناک موت

يمن كے باشدے ستاروں كى يو جاكيا كرتے منے اور مختلف ستاروں كى يو جاكرنے كيلئے انہوں نے بڑے بڑے عباوت خانے بنا رکھے تھے اور رات کو وہ دہاں جاکر ان شاروں کی پرستش کیا کرتے تھے۔

آہت آہت ہواں پرعیسائیت معیلے لگی اور بہت سارے لوگوں نے عیسائیت قبول کرلی۔

يمن ميں عيسائيت كى تبليغ ميں سب سے زيادہ وہاں كے والى ابر اہدنے كر دار اداكيا۔

ابراہدنے شہروں میں بڑے بڑے گر جاگھر تعمیر کیے اور یمن کے دار الحکومت کے اندر ایک بہت عظیم الثان کر جاگھر بنایا جس كوعرب كے لوگ "القليس" كہاكرتے تھے۔

ابرابدنے اس گر جاگھر کو سجانے کیلئے ول کھول کرروپیہ خرج کیا۔ و نیا بھرسے کاریگروں کو اُس نے بلایا۔

ابرابدنے بیرسب کام اس لیے کئے تاکدلوگ زیادہ سے زیادہ عیمائیت کی طرف اکل ہو عیس۔

کیکن ان تمام تر کو ششوں کے باوجود عیسائیت کی تبلیج میں ابر اہد کامیاب نہیں ہوسکا۔

ابرابدكى ناكاى كى اصل وجديد عفى كدمكد كے اندر سيدنا ابرائيم عليه اللام اور سيدنا استعيل عليه اللام في جو كعبه شريف تقمیر کیا تھا عرب کے ہر باشدے کو اس سے بڑی عقیدت اور محبت تھی اور عرب کے باشدے اُسے کمی قیمت پر چھوڑنے کو

البذا ابراجہ نے اپنے قاصدوں کو تمام عرب میں پھیلا دیا اور اُن قاصدوں نے ہر جگہ جاکر ابراجہ کے بتائے ہوئے عیمائی گرجا گھر کی خوب خوب تعریفیں کیں اور کہا کہ ابراہہ نے کعبہ سے بھی زیادہ خوبصورت ایک جگہ بنائی ہے

للبذاتم سب لوگ وہاں آؤ اور بیہ تم لوگ جو مکہ میں جاتے ہو وہاں سیاہ پتھر وں کی بنی ہو کئی عمارت ہے کے بجائے یمن میں آؤ اور

يهال جوالقليس نام كاكر جاكر بناب اس من آكر ايناج كياكرو

لیکن عرب کے لوگوں نے ابراہہ کے قاصدوں سے کہا کہ تمہارا محل خواہ کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو کتنا ہی حسین کیوں نہ ہو ہمیں تو کمہ میں موجو دستید ناابر اجیم علیہ السلام اور ستید نااسلعیل ملیہ السلام کا بنایا ہو اکعبہ شریف ہی اچھالگناہے ہم وہاں جاکر ہی مج کریں گے

اور اُسی سیاہ پھر وں کی عمارت کا طواف کریں گے۔

جب تمام قاصدول نے ابراہد کو یمی بات بتائی تو ابراہد نے اسے دل میں سوچا کہ اگر میں اس کعبہ کو گرا دول تو پھر عرب کے سارے لوگ ہمارے کر ہے بیں آنے لگیں گے۔

ای دوران ایک ایبا واقعہ ہو گیا کہ جس نے جلتی پر تیل کا کام کیااور ہوا یہ کہ عرب کے چند لوگ سفر کر رہے تھے راستے میں رات ہوگئی تو وہ لوگ ای کر جا گھر کے پڑوس میں تھہر گئے اور رات کا کھانا پکانے کیلئے آگ جلائی ای دوران خدا کا کرنا ہیہ ہوا كداجانك آندهي أكن اوركوني چنگارى أثركراس كرجاكھريس جلى كن اور أس في اس كرجاكم كوجلاۋالا۔

ابرابه كوجب كرجاكمر كي جلن كامعلوم بواتوده عصدس يأكل بوسيا

اس نے لین فوجوں کو مکہ پر چڑھائی کا تھم دے دیا کہ تمام فوجی تیار ہوجائیں تاکہ خانہ کعبہ کو گرا دیا جائے۔ ابرابد تظرك كرمكه كى جانب رداند بوكيا

ابراہد کی ان جنگی تیاریوں کی خبر سارے عرب میں مجیل منی اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسلیل علیہ السلام کے پیردکاروں کی بڑی تعداد ابراہہ کے سامنے آئی تاکہ خانہ کعبہ کا دِفاع کر سکیں مگر ابراہہ کی فوج نے ان کو فکست دے دی يهال تك كدابرابد كمد بي كيار

جب ابراہد کا لفکر مکہ پہنچا تو وہاں اس کے لفکر نے لوٹ مار شروع کر دی اور لوگوں کے مولیثی بھیر، بحریاں اور اونث

ہانک کر اپنے ساتھ لے گئے۔ ان او شوٰل میں حضرت عبدالمطلب جو کہ ہمارے بیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دادا جان ہیں أن كے بھى دوسوادنك شامل تھے۔

> ابرابدنے ایک سفیر، مکہ کے لوگوں کے پاس بھیجائس نے آکرلوگوں سے بوچھاتمہاراسر دار کون ہے؟ لوگوں نے حضرت عبدالمطلب کی طرف اشارہ کر دیا۔

وہ حضرت عبدالمطلب کے پاس آیا اور انہیں ا براہہ کا پیغام پہنچایا کہ ابراہہ اُن سے جنگ کرنے نہیں آیا بلكه خاند كعبد كوكرانے آياہ۔

اس لئے الل مکد اگر این جان اور مال کی خیریت چاہتے ہیں تو ہم سے نہ لڑیں کیونکد اگر الل مکدنے ہم سے لڑنے کی کوشش کی توآپ بى كانقصان موگا_

حضرت عبد المطلب نے فرمایا، بیہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا تھر ہے اور اس کے خلیل کا حرم اگر وہ چاہے گا تو خو د اس کی حفاظت فرمائے گا۔ورنہ جیسے اُس کی مرضی۔

ابرابدكے سفيرنے حضرت عبدالمطلب سے كہاكد آپ بھى ميرے ساتھ چلئے تاكد ابرابدسے ملا قات كرليں۔

حضرت عبدالمطلب أس سفير كے ساتھ ابرامه كے ياس پہنچ كئے آپ كى با زعب شخصيت اور نوراني چره كو ديكھ كر

حضرت عبد المطلب في فرماياكه

ابراہد! تمہارالشكرميرے دوسواونٹ ہانك كرلے آياہے وہ اونٹ ميرے بيل مجھے واپس كر دو۔

ابرابدنے کہا آپ کو اپنے او نٹول کی پڑی ہے اور اس کعبہ کی کوئی پر داہ نہیں جس کی وجہ سے آپ کی عزت کی جاتی ہے۔

آپ نے بڑی ساد کی سے جواب دیانہ

میں او شوں کا مالک ہوں اور اُن کی حفاظت میری ذمہ داری ہے اور اس کھر بینی کعبہ شریف کا بھی ایک مالک ہے وہ خوداس کی حفاظت کرے گا۔

ابراہدنے بڑے غرورے کہا، اب اس تھر کو گرانے سے جھے کوئی نہیں روک سکتا۔

حضرت عبد المطلب واليس تشريف لائے اور قريش كو تھم ديا كەسب كے سب مكەسے نكل جائيں اور پہاڑوں كى چو ثيوں پر

کہیں ایسانہ ہو کہ ابر اہر کالشکر اُن کو بھی تہیں نہیں کر دے۔ اس کے بعد آپ خانہ کعبہ تشریف لائے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کی:۔

اے اللہ! میں تیرے بغیراس کے مقابلے کی ہمت نہیں رکھتا اپنے حرم کوان سے بچااور اس کی حفاظت فرما۔

دعاکے بعد آپ بھی پہاڑوں پر تشریف لے گئے۔

دوسرے دن ابراہد نے اپنے لفکر کو کعبہ شریف پر چڑھائی کا تھم دیا۔

اس لشكريس باره جنكى باتقيول كا وَسته بهى شامل تفاسب سے بڑے بائقى پر ابر اہد خود بيشا بوالشكر كى قيادت كرر باتفا۔ جب اس ہاتھی کو کھبہ کی طرف پیش قدمی کیلئے ہا تکا گیا تو اس ہاتھی نے آھے بڑھنے سے اٹکار کردیا اور وہ آھے بڑھنے ے مزاحت کرنے لگا۔

اگراہے کسی اور طرف چلاتے تو چلنے لگتالیکن کعبہ شریف کی جانب بڑھنے سے گریز کر تا۔

ہر سوار پر پر تدہ ایک مکری مارتا اور وہ کنکری اس کے لوہے کے خول سے لکل کر زمین میں دھنس جاتی لکھر کے زیادہ تر سابی تو وہیں ہلاک ہوگئے اور جو لوگ باقی نکے گئے وہ وہاں سے بھاگ جانے میں کامیاب ہوگئے ليكن ان كے جسموں ميں ايسے چھوٹے چھوٹے پھوڑے نكل آئے جن ميں ہر وقت خارش ہوتى اور وہ ہر وقت كھجاتے رہتے تھے جس كى دجدے ان كے جسمول سے خون اور پيپ بہنے لگا۔ كوشت كل مؤكر جمر نے لگا۔ ابرابداوراس کے ساتھیوں کا انجام آخر کاربہ ہوا کہ ایڑیاں رگزر گڑ کر عبرت کی موت مر کھے۔ اس واقعہ کو قر آن کریم نے سورہ فیل میں بیان کیاہے:۔ ٱلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِيُّ ٱلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيْلِيْ وَ أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ فَ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِيْلِ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاكُولِ فَ (پ٣٠روثل) كيا آپ نے نہيں ويكھاكہ آپ كے ربّ نے ہاتھى والوں كے ساتھ كياسلوك كيا۔ كيا الله نے ان كے مكر و فريب كو ناكام نہيں بناديا اور (وہ یوں کہ) بھیج دیئے ان پر ہر سمت سے پر ندے ' ڈاروں کے ڈار جو برساتے تنے ان پر کنکر کی پھر بیاں کس بنا ڈالا ان کو جیے کھایا ہوا بھوسد۔

ا بھی یہی صور تحال تھی کہ اچانک ایک طرف سے ابائیل پر ندوں کا ایک غول آتادِ کھائی دیاان کے پینوں میں چھوٹی چھوٹی

كتكريال تغيس اور چونچ بيس بھي ايك ايك كنكرى موجو و تقى۔

اور بیہ کنگر بہت بڑے نہیں تنے بلکہ مسور کی دال کے برابر تنے۔

کعب بن اشرف کا انجام

یپودیوں کے سر دار کعب بن اشر ف کی شیطانیاں دن بدن بڑھتی جارہی تھیں۔ کعب بن اشر ف یپودیوں کا سر دار تھا اور اس کے سینے بیں اسلام د همنی کی آگہر وقت جلتی رہتی تھی کوئی بھی موقع ہوید اپنی شر ارتوں سے بازند آتا۔

غزوۂ بدر میں اسلام کو فتح نصیب ہوئی ہے تو اس بد بخت فخص نے یہ جملے کیے بتنے، قتم خدا کی اگریہ بچے ہے کہ اسلام کو فتح نصر مدیکی میں اتنا میں میزی میں منا میں بہتے ہے کہ جمعی منا میں استان میں دفن کر کے

مح نصیب ہوئی ہے توز مین پر زندہ رہنے ہے بہتر ہیہ ہے کہ جمیں زمین اپنے پہیٹے میں وفن کرلے۔ سرحہ در مدرس کے تعلق میں سرخت میں میں میں ایک تعلق میں کا

می اس بات کی تصدیق بھی ہوگئ کہ غزوہ بدریس کفر کو مست اور اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

کعب بن انٹر ف یہودی کے سینے میں اسلام د شمنی کی آگ تو پہلے ہی جل رہی تھی حسد کے سبب یہ آگ اور بھڑک اُٹھی اور یہ مکار شخص مکہ پیٹنے گیااور وہاں پیٹنے کر کافروں سے تغزیت کرنے لگااور جھوٹ موٹ روتے ہوئے کہنے لگا بھئی جھے توبڑاافسوس ہوا میں سے قدمہ در سال میں سکوں سے تر مسلمان میں سیریا لیس غرض سے سے سے کافیدی سے سینوں میں افتام کی آگا ہے کہ

آپ کے نوجوان مارے گئے اب آپ مسلمانوں سے بدلہ لیں غرض ریہ کہ مکہ کے کافروں کے سینوں بیں انتقام کی آگ کو ریہ خوب بھڑ کا کر مدینے واپس آگیا۔ میہ خوب بھڑ کا کر مدینے واپس آگیا۔

اسلام تیزی سے عرب کی سر زمین پر پھیل رہا تھا اور کعب بن اشرف یہودی بڑا پریشان تھا کہ کس طرح اسلام کو تھیلنے سے روکے اس کابس ہی نہیں چلتا تھا کہ وہ اسلام کو ختم کرڈالے۔

اسلام دھنی میں اندھے ہو کر مسلمان خواتین کے خلاف بیہودہ اشعار کہنا عفت شعار مسلمان خواتین کے نام سے جموٹے افسا جموٹے افسانے اور کہانیاں گھڑ گھڑ کر لوگوں کو سناتا۔ اسے کئی بار مسلمانوں نے سمجھایا کہ ایسانہیں کرویہ اچھی بات نہیں ہے

سے پوچھا، ہمیں اس کعب بن اشرف کی شر ارت سے کون بچائے گا۔ سے میں میں میں میں اس کعب بن اشرف کی شر ارت سے کون بچائے گا۔

ا یک صحابی محمد بن مسلمه کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یار سول اللہ مسلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم! اس کو تحل کرنے کی ذمہ داری میں لیتا ہوں۔

اس کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کعب بن اشرف کا سر تن سے جدا کرنے کیلئے روانہ ہو گئے اور پھر انہوں نے کعب بن اشرف کو شانِ رسالت میں گنتاخی کی سزا وہی دی جو گنتاخانِ رسول کو ہمیشہ سے

> دی جاتی رہی ہے۔ لوب ہیں

لینی سرتن سے جداکر دیا۔

يون الله ك رسول صلى الله تعالى عليه وسلم كأكستاخ اسين انجام كو يهنيل

نبى كريم سلى الله تسالى عليه وسلم سے آگے نه برهو

اتی جان! اتی جان! آج جاری مس جمیں بتارہی تھیں کہ نبی کریم سل اللہ تعالی علیہ وسلم کا اوب اور تعظیم ہم سب پر فرض ہے۔ اور جب آپ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام مبارک لیاجائے تو درود شریف پڑھنا چاہئے۔

نغی ساز دایک بی سانس میں بہت می باتیں کرتی ربی۔ حریب بیون کے میں میں میں نیر مل ماری سال ماری میں میں ایس میں ماریک

جی ہاں بیٹا کیونکہ ہمارے بیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، اللہ کے محبوب رسول ہیں۔۔۔ اللہ کے حبیب ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علی وسلم کو اگر اللہ سد انہیں کر تاتو اللہ ۔ کا بکات بھی نہیں سٹاتا۔

آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اگر اللہ پیدا نہیں کر تا تو اللہ بید کا سُکات بھی نہیں بنا تا۔ تا سمہ سے مصرف

اتی اور بھی پچھے بتاہیے نا جمیں بیارے نبی سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیونکہ مس بتار بی تھیں کہ قرآن کریم میں صل وقی تران ان سلے کے تعظیم اور وہ سے کسلیرووٹو سووں اتران نے قدیمیں طریع میں اور میں اور میں بھی کوئے میں تاری

آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور اوب کیلئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قوانین بنائے ہیں۔ بارہ سالہ سعد بھی کیڑے تبدیل کرکے مقد سرینہ بین عطیعہ

اتی کے پاس آگر بیٹے ہوئے ادب سے کہنے لگا۔

اچھا ایسا ہے کہ کھانا میں نے لگا دیا ہے تم لوگ کھانا کھالو پھر آرام کروشام کو میں حمہیں قرآن کریم کے وہ تمام احکام و واقعات ایک ایک کرکے سناؤں گی جن میں اللہ سجانہ و تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کے اوب اور تعظیم کے قوانین

مائے ہیں۔ شام میں سب بہن بھائی لاؤنج میں جمع ہو گئے تی اتی جان! اب آپ ہمیں قر آن تھیم کے وہ تمام احکام و داقعات سنایئے

سن میں سب مہن بھاں دون میں میں ہوسے ہیں ای جائی ہوت ہوں ہیں ہیں سر اس میں مصر ہوتا ہے ۔ جن میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کے اوب اور تعظیم کے قوانین بیان کیے گئے ہیں۔ ہاں بھٹی ہاں بالکل مجھے بیٹھ تو جانے دو پچوں کی بے تالی دیکھتے ہوئے امی مسکر اکر بولیس۔

ہاں بھئی ہاں بالکل بچھے بیٹے تو جانے دو بچوں کی بے تابی دیکھتے ہوئے امی مسکر اگر بولیں۔ پیارے بچو!

د نیامیں بہت سے بادشاہوں نے حکومت کی انہوں نے اپنی تعظیم کے بہت سارے قانون بنائے کہ ہمارے دربار میں آؤ تواس طرح آؤ، جب جاؤتواس طرح جاؤ۔۔۔۔۔ہمارے دربار میں بیٹھنے کاطریقتہ بیہے، ادب سے کھڑے ہونے کاطریقتہ بیہے اور

جب منتسکو کی جائے تو ہمارے بنائے ہوئے قانون کے مطابق کی جائے۔

اس دنیا میں ایک دربار ایسا بھی ہے جہال کے بادشاہ کیلئے اوب و احترام، تعظیم و توقیر کے قوانین بادشاہ نے نہیں بلکہ اللہ سجانہ و تعالیٰ نے بنائے ہیں کہ ہمارے محبوب کے دربار میں کیسے آؤ۔۔۔کیسے بیٹھو۔۔کیسے بات کرو۔۔

بتاؤیجو وه دربار کس کاہے؟

وہ دربار جمارے بیارے نبی ملی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ہے تمام بچوں نے ایک ساتھ جو اب دیا۔

اب میں جمہیں پیارے نی سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم و تو قیر کا ایک واقعہ سناتی ہوں۔

یہ عہدِ رسالت کی بات ہے کہ عید الاصلیٰ قریب آپکی تھی اور لوگ جانوروں کی قربانی کی تیاریاں کر رہے تھے ہر روز کسی نہ کسی مسلمان کے کوئی نہ کوئی جانور آرہا تھا کوئی بکرالارہا تھا کوئی گائے کی قربانی کر رہا تھا اور کوئی اللہ کی رضا کیلئے

، اونت کی قربانی کر رہا تھا اور آج انتظار کی محریاں ختم ہو سکیں اور عیدالاضیٰ قریب آئی اس دن االلہ کی رضا کیلیے مسلمان معترت اساعیل ملیان مسلمان معترت اساعیل ملیان کی اوجی قربانی کرتے ہیں۔

کچھ صحابہ اکرام نے اللہ بی کی رضا کیلئے ہمارے ہی کریم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کرلی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو یہ بات پہند نہیں آئی کہ اس کے محبوب کے قربانی کرنے سے پہلے ان لوگوں نے قربان کرلی۔ لہٰڈ ااس و فتت جریل ایمن یہ آیت لے کرنازل ہوئے:۔

اب ان تمام مسلمانوں نے جنہوں نے آپ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کی تھی ووبارہ قربانی ک۔ دیکھا پچو!

آپ نے قربانی تو ان مسلمانوں نے اللہ بی کی رضا کیلیے کی تھی گھر اللہ چاہتا ہے کہ کوئی بھی نیک عمل ہو جب میر امحبوب انجام دے لے تومیرے محبوب کی نفش میں کروتب تمہارانیک عمل قبول ہو گاورنہ نہیں۔

کل بیں آپ سب بچوں کو دربار رسالت بیں بات کرنے کے آواب کے بارے بیں بناؤں گی اب آپ لوگ اپنے اسکول کا کام کریں۔ (تغییر الدرالمنثور، تغییر مظہری) نبی کریم سلی اللہ اتسال علیہ وسلم کے سامنے بات کر نے کے آداب

ہاں پو! آج میں تنہیں یہ بتاؤں گی کہ آپ سل اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامنے بات کرنے کا اوب اللہ سبحانہ و تعالی نے کیا سکھا یا ہے۔ ور بارِ رسالت لگا ہو اتھا صحابہ کرام پروانوں کی طرح آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرد جمع ستھے آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ان سے سمی معاملے پر مشورہ فرمار ہے منے بات ہوتے ہوتے کچھ بزر گوں کو خیال نہیں رہااور ان کی آواز پچھ بلند ہوگئی۔

الله سجانہ و تعالیٰ کو اپنے پیارے محبوب کے دربار میں سے انداز گفتگو اچھا نہیں لگا اور فورا ہی جربل امین سے آیت لے کر

بار گاور سالت میں حاضر ہوئے:۔

يَّائَيْهَا الَّذِينَ امْنُوا لَاتَرْفَعُوًّا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٌ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضِ أَنْ تَخْبَطُ أَغْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۞ (٢٦-سره جمرات:٢)

اے ایمان والو! تدبلتد کیا کرولیتی آوازول کوئی کریم (سلی الله تعالی علیه دسلم) کی آوازے اور ندزورے آپ (سلی الله تعالی علیه وسلم)

کے ساتھ بات کیا کروجس طرح تم ایک دوسرے سے بات کرتے ہو (اس بے ادبی کی وجہ سے) کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تهبیں خبر تک ندہو۔

اس آیت میں اللہ سجانہ و تعالی نے بار گاہِ رسالت کے ادب کی تعلیم دی کہ میرے محبوب کے دربار میں محفظو کس طرح کی جائے اور اگر میرے محبوب کے سامنے تم نے ادب و احترام کا خیال نہیں رکھا تمہاری آواز زیادہ بلند ہوگئ

تو تمہارے اعمال یعنی تمہاری نماز، تمہاراروزہ، تمہاراجہاد، تمہاراج، تمہاراصد قد وخیر ات وغیرہ سب کے سب ضائع ہو جائیں گے۔ يارے بچو! جبير آيت نازل موكئ تو صحابه كرام في آستدبات كرنے كوابنامعمول بناليا۔

اور اس کے بعد جب بھی کوئی وفد مدینے میں حضور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ملاقات کیلئے پہنچتا تو حضرت ابو بمر صدیق رضی اللہ تعالی عند ایک آدمی کو مجیجے جو انہیں بار گاہِ رسالت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری کے آواب بتاتا تھا۔

پیارے بچو! ایک بات پر خور کرو کہ محابہ کرام کا مقصد ہر گز ہر گزبلند آوازے گفتگو کرنانہیں تھانہ آپ کی آواز پر ا لئی آواز بلند کرنا تھا بلکہ وہ توخواب میں بھی آپ کی شان میں کسی معمولی ہے ادبی کاسوج بھی نہیں سکتے ہے لیکن الله سجانہ و تعالیٰ کو

ہیہ بات بھی گوارا نہیں کہ بے خیالی میں بھی کوئی ایسی بات ہوجو میرے محبوب کی شان کے خلاف ہو۔

حضرت فابت إبن قيس رض الله تسال من

بار كاورسالت مآب سلى الله تعالى عليه وسلم مين صحابه كرام رضى الله تعالى عنهم كاجهوم بروفت بى رباكرتا تقال آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہر صحابی کا خیال رکھتے تھے اگر کوئی صحابی بیار ہو جاتے تو ان کی عیادت کو جاتے اور

ان کی مدد بھی فرمایا کرتے <u>تھ</u>ے۔

وودِن حضرت ٹابت بن قیس رضی اللہ تعالی عند بار گاوِر سالت میں حاضر خہیں ہوئے تو آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے در یافت کیا كه ثابت بن قيس كهال بن؟

محابه كرام نے عرض كى كه يا رسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم! وہ تو كھر ميں دروازہ بند كركے بيٹ مستح ين اور ون رات بس روتے رہے ہیں۔

آپ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک محانی کو ال کے تھر روانہ کیا کہ انہیں بلا کر لاؤ۔

جب حضرت ثابت بن قیس رضی الله تعالی عنه تشریف لے آئے تو آپ ملی الله تعالی علیه وسلم نے ان سے بوچھا ثابت سناہے

تم آج کل صرف دن رات روتے رہے ہواس کی وجہ کیاہے؟

حضرت ثابت بن قبس رضی الله تعالی مند نے عرض کی یا رسول الله سلی الله تعالی علیه وسلم! آپ کے علم بیس ہے کہ مجھے سٹائی ذرائم دیتاہے جس کی وجہ سے میری آواز بھی تیز ہو جاتی ہے اور الله سبحانہ و تعالی نے آپ سلی الله تعالی علیه وسلم کے دربار میں

حاضری کے آداب میں یہ عظم دیاہے کہ میرے محبوب کے سامنے تمباری آواز بلندند ہو البذا مجھے ڈرہے کہ میں اپنی اس باری کے سبب او تچی آواز میں بات نہ کر بیٹھوں اور میرے سارے اعمال ضائع ہو جائیں۔

آپ سلی الله تعالی علیه وسلم نے اسپے صحابی کو تسلی وسیتے ہوئے فرمایا:۔ "اے ثابت! تم خریت سے جیتے رہو کے خریت سے حمیں موت آئے گی اور تم جنتیول میں سے ہو"۔ (تغیر مظہری)

رسول اكرم سلى الله تعالى عليه وسلم كا ادب و احترام

عین تیز دو پہر کے وقت جب سورج کی تیش ہر شے کو جملسائے دے رہی تھی کہ عرب کے چند بدووں کا قافلہ اسلام تبول کرنے کے شوق میں مسجد نبوی کے دروازے پر پہنچ کیا ابھی وہ اپنے او نٹول اور گھوڑوں سے اترے بھی نہیں تھے کہ

اسلام قبول کرنے کے شوق میں بے تاب ہو کر پوچھنے لگے کہ نبی آخر الزماں سلیاللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کہاں تشریف فرماہیں؟

لو گوں نے جواب دیا کہ اس وفت رسول اکرم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے حجرہ میں آرام فرمارہے ہوں گے۔

بس اتنا سنتا تھا کہ قافلہ والوں نے آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجرہ کے باہر سے آوازیں دینا شروع کردیں کہ يارسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم باجر تشريف لاسيئ اورجمين ايناكلمه يردهاكر دائره اسلام مين واخل كريجيئه

آپ ملی اللہ تعالی علیہ وسلم حجرہ کے باہر تشریف لے آئے اور انہیں اسلام کی دولت سے نواز دیالیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں کہ اس کے محبوب کے آرام میں خلل پڑے اور ای وقت جریل امین یہ آیت لے کر حاضر ہوئے:۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَاتُونَكَ مِنْ وَرَآءِ الْمُجُرَاتِ ٱكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۞ وَلَوْ ٱنَّكُمْ صَكَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ ۞ (ب٢٦-١٠١ه جمرات:٥٠٥) ب فنک جولوگ پکارتے ہیں آپ کو ججرول کے باہرے ان میں اکثرنا سمجھ ہیں اور اگروہ صبر کرتے

يهال تك كه آپ باہر تشريف لے آتے ان كے پاس توبدان كيلئے بہت بہتر ہو تا اور الله غفور رحيم ہے۔

ورا آپ سوچے کہ نبی کریم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو چاہتے ہی بہی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اللہ سجانہ و تعالیٰ کا پیغام پہچائیں لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ابیان لائیں پھر آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرض منصی بھی بہی ہے تکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو

آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرام زیادہ محبوب ہے اور ایک اوب میہ سکھایا کہ آپ کو حجرہ کے باہر سے آواز خبیں وی جائے ہلکہ آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کیا جائے اور جب سر کار ابدِ قرار سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خو د تنشر بیف لائیں تولوگ شرف زیارت سے

مشرف ہوں۔

گستاخ ِ رسول ابو رافع یھودی کا عبرتناک انجام

ابورافع يبودى كى اسلام دهمنى من حدسة زياده اضافه موچكا تقار

عرصہ درازے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے وحمنوں کی اسلحہ اور دونت سے مدد کررہا تھا اور اب تو معاملہ

يهال تك چين كياتها كدوه رسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم كى شان ميس كستا خيال تجمى كرف لكا تها_

حضور سلی الله تعالی علیه وسلم نے اس کی مختاخی کی سز او بینے کیلئے حضرت عبد الله ابن علیک کورواند فرمایا۔

حضرت عبداللہ ابن علیک رضی اللہ تعالی عنہ جب ابو رافع کے قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور

لوگ اینے جانوروں کو واپس قلع میں لارہے <u>تھے۔</u>

حضرت عبداللہ ابن علیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ ای جگہ بیٹھ جائیں میں جاتا ہوں اور دربان سے بہانہ کرکے

اندر جانے کی کوشش کروں گا۔

یہ کوشش کرتے کرتے قلعے کے دروازے کے نزدیک پھٹے گئے اور دروازے کے قریب کپڑے سمیٹ کر ایسے بیٹے گئے

جیے کوئی رفع حاجت کیلئے بیٹھا ہو دوسرے لوگ اندر داخل ہوچکے تتے کچھ دیر تک قلعے کے دربان نے ان کا انتظار کیا پھر اس نے کہا اے اللہ کے بندے اگر اندر آناہے تو آجاؤیس وروازہ بند کرنے لگاہوں۔

حضرت عبدالله اندر واخل ہو کرایک کنارے پر چھپ گئے جب تمام لوگ اندر داخل ہو گئے تو در بان نے دروازہ بند کر دیا

اور جابیاں ایک کیل کے ساتھ لاکاویں۔ آمے کیا ہوا؟ عبد الله ابن علیك كى زبانى سنے:

اس کے بعد میں اُٹھا اور میں نے کیل سے جابیوں کا مجھا نکال لیا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ اوپر صحن میں قصہ خوانی ہورہی ہے

جب قصہ خوان اس کے پاس سے چلے گئے تو میں آگے کی طرف بڑھنے لگا جس دروازے کو میں کھو 🛭 اسے اندر سے بند کر دیتا تا کہ کوئی اور اندر داخل نہ ہو سکے اور اگر دیگر یہودیوں کو میر اپند بھی لگ جائے تو ان کے مختیجے تک ابورافع کا کام تمام کر دول

آخر کار میں اس کے تھر تک مختیجے میں کامیاب ہو گیا۔ جب میں اس کے تھر میں داخل ہوا تو تھر میں اند ھیر اتھا کیونکہ انہوں نے

چراخ بجهادیا تفااور گنتاخ ابورافع یهو دی اینے کمرے میں سور ہاتھا۔

اند جرے کی وجہ سے مجھے نہیں معلوم ہور ہاتھا کہ ابورافع کہال ہے؟

میں نے آواز دی اے ابورافع!

اس نے کہاکون ہے؟

میں نے آواز کا تعاقب کیااور اس پر تکوار کا بحر بوروار کرڈالا مکروہ فی کیااور چلانے لگا۔

اس سے پہلے کے اس کے چلانے کی آواز س کر اس کا کوئی مدو گار اس تک پہنچتا ہیں نے آواز بدل کر پھر اس طرح آواز دی

کہ جیسے کہ میں اس کا مدو گار ہوں۔

يس نے كہاا اورافع! آپ كو كيا مو كيا ہے؟

اس نے کہابرے تعب کی بات ہے کہ کسی آدمی نے مجھ پر تکوار کاوار کیاہے۔

آ واز سنتے ہی میں نے دوسر اوار اس پر کیالیکن ابھی بھی وہ مر انہیں تھامیں نے تکوار کی نوک اس کے پیٹ پرر کھ کرزور دیا

تواس کی کمرے یار نکل من اور جھے بھین ہو گیا کہ اس کی موت واقع ہو گئے ہے۔

مچریں واپس ہونے لگا یہاں تک کد ایک منزل سے اترتے ہوئے گریزااور میر اپاؤں ٹوٹ گیا میں وہیں دروازے کے پاس

بیٹے گیا کہ بہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گاجب تک جھے اس گنتاخ کے مرنے کا یقین نہ ہو جائے۔ جب صبح مرفے نے اوان دی توایک محض قلع کی دیوار پر کھڑے ہو کریہ اعلان کرنے لگا کہ

لوكو! الل جازكاتاجر الورافع يهودي مركمياب-

يس بي اينے ساتھيوں كے پاس كىيااور انہيں ابورافع كے واصل جہنم ہونے كى خوشخرى سنائى۔

مجر ہم نبی كريم سلى الله تعالى عليه وسلم كى خدمت ميں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض كر ديا آپ سلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمايا

کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے پھیلا دیاتو آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا وست مبارک اس پر پھیر دیاتو ایسا ہو گیا جیسے اس میں سرے سے كوفى تكليف موكى عى شيس تقى - (يخارى شريف كتاب المغازى)

عبد الله ابن خطل اور اس کی باندیوں کا انجام

بتوں کی پرستش میں مصروف عبد العزیٰ کے دل میں نہ جانے کیا آیا کہ اس نے بتوں کی پرستش کو ترک کرکے مدینہ میں سرکارِ دوعالم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور اسلام قبول کر لیا۔

ر سول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا اسلامی نام عبد اللہ رکھااور اسے صد قات وصول کرنے کیلئے قبائل پر متعین کیا اور ایک انصاری کو بھی اس کے ساتھ کر دیا تا کہ عبد اللہ ابن خطل کی خدمت کرے۔

ایک دن وہ اپنے خادم کے ہمراہ ایک قبیلہ میں گیا اور اپنے خادم کو تھم دیا کہ وہ اس کیلئے کھانا تیار کرے اور خود سو گیا۔ جب بیدار ہوا تو اس نے دیکھا کہ خاوم سویا ہوا ہے اور اس نے کھانا بھی تیار نہیں کیا۔ غصے میں ابن خطل بے قابو ہو گیا اور سوتے ہی میں اس کو تخل کر دیا اور مرتد ہو کر کمہ میں واپس لوٹ گیا۔

عبداللہ ابن خطل ایک شاعر بھی تھا واپس مکہ آنے کے بعد اس نے رسول اکرم ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گتاخانہ اشعار کیے اس کی دو کنیزیں تھیں ہیر انہیں اپنے اشعار یاد کرادیتاادر انہیں تھم دیتا کہ وہ بیر اشعار گایا کریں اس کی باندیاں اس کے تھم کی تغیل کر تیں اور جگہ جگہ وہ گتاخانہ اشعار گاتی پھرتی تھیں۔

یہاں تک کہ فتح مکہ کا دن آیا تو اس نے زرہ پہنی اپنے ہاتھوں میں نیزہ پکڑا گھوڑے پر سوار ہوا اور قشم کھائی کہ میں مجمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم) کو زبر دستی مکہ میں ہر گز داخل نہیں ہونے دوں گالیکن جب اس نے مسلمانوں کاعظیم الشان لشکر دیکھا توشد ید مرعوب ہو کرسیدھاکھ ہے کی طرف گیا، گھوڑے سے اُترااپنے ہتھیار پچینک دیئے اور کھ برشریف کے غلاف میں جھپ گیا۔ ایک آدمی نے اس کے ہتھیار لے لئے اوراس کے گھوڑے پر سوار ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوااور اس کے بارے میں بتایا۔

ر سول اکرم ملی الله تعالی علیه دسلم نے تھم دیا کہ عبد الله ابن خطل جہال ملے اسے تمثل کر دیا جائے۔ جب رحمت عالم سلی الله تعانی علیه دسلم کعبہ شریف کا طواف فرمار ہے شخصے سجابہ کرام نے عرض کی یار سول الله ملی الله تعالی علیه دسلم!

دوسری کیلئے امان طلب کی سمئی جو حضور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عطا فرماوی چنانچہ وہ فتی سمئی اس کے بعد اس باندی نے اسلام قبول کر لیا۔ (ضیاء النبی جلد چہارم صفحہ ۵۲۳)

عدلِ فاروتی اور گستاخ کا سر

سر کار اقدس ملی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عہدیاک میں ایک منافق اور ایک بیودی کے در میان کھیت میں یانی ویے کے مسئلے پر

(علامدارشد القادرى عليه الرحدف لهن كتاب من حضرت عمر فاروق، ضى الله تعالى مدكى غيرت ايمانى كامضهور واقعه لقل كياب انبى كے قلم سے ملاحقه يجيئے)

جھڑا ہو گیا۔ یہودی کا کھیت پہلے پڑتا تھا منافق کا کھیت اس کے بعد تھا یہودی کا کہنا تھا کہ پہلے میر اکھیت سیر اب ہو گا پھر تمہارے کھیت میں پانی جانے دوں گامنافق کا اصرار تھا کہ پہلے میں اپنے کھیت سیر اب کروں گا اس کے بعد تمہارے کھیت میں

پانی جانے دوں گا۔

جب میہ جھڑا کسی طرح طے نہ ہوسکا تو سوچا کہ کسی ٹالٹ کے ذریعے یہ معاملہ طے کر کیتے ہیں یہودی نے کہا میں تمہارے پیغیر ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو اپنا ثالث مان لیتا ہوں ان پر میں ایمان تو نہیں رکھتا تکر مجھے اس بات کا یقین ہے کہ

وہ انصاف کے ساتھ فیملہ فرمائیں ہے۔

منافق نے بیر سوچ کر کہ یہودی کے مقابلے میں آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً میری حمایت کریں گے کیو تکہ میں اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں یہودی کی پینچکش قبول کرلی چنانچہ یہودی اور منافق دونوں اپنا مقدمہ لے کر بار گاہِ رسالت میں حاضر ہوئے

صنور اکرم سلی اللہ تعالی علیہ دسلم نے دونوں کی بات سنی اور کیونکہ اس معاملے میں یہودی حق پر تھالبند ااس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ یہودی خوشی خوشی دہاں ہے اُٹھا اور باہر آگر منافق سے کہا کہ اب تو تنہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

منافق نے کہا کہ میں یہ فیملہ تسلیم نہیں کر تا۔

چلوحفرت عمر کے پاس چلتے ہیں ان سے فیصلہ کراتے ہیں۔

منافق نے حصرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو تمام تنصیلات بتائیں اور اس بات کو باربار دہراتا رہا کہ بیس مسلمان ہول اور

یہ یہودی اور اس وجہ سے یہ مجھے نقصان پہنچانا چاہتا ہے منافق کا بیان ختم ہو اتو یہودی اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا یہ سمجے ہے کہ میں یہودی ہوں اور یہ اپنے آپ کو مسلمان کہتاہے لیکن یہ بھی آپ کو بتاووں کے ہم اس سے پہلے پیغبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تنے اور انہوں نے اس مقدمہ کا فیصلہ میرے حق میں کر دیا تھا یہ مسلمان ہوکر کہ کہتاہے کہ جھے ان کا فیصلہ منظور نہیں

میرا ہے نمائٹی اسلام کی رشوت دیکر آپ سے رسولِ خدا کے خلاف فیصلہ کرانے آیا ہے اب آپ کو اختیار ہے کہ جو چاہیں فیصلہ کر دیں۔ میرا ہے نمائٹی اسلام کی رشوت دیکر آپ سے رسولِ خدا کے خلاف فیصلہ کرانے آیا ہے اب آپ کو اختیار ہے کہ جو چاہیں فیصلہ کر دیں۔

یہودی کا میربیان سن کرفاروق اعظم رضی اللہ تعالی مند کی آ تکھیں سرخ ہو حکیس عالم غیظ میں فرمایا کہ کیا یہودی کی بات تھ ہے؟ منافق نے دلی زبان میں اعتراف کیا کہ یہودی تھے کہدرہاہے۔ ای عالم تہر وضف بیں گھر کے اندر تقریف لائے اور دیوار سے لکی ہوئی تلوار کو بے نیام کرکے باہر لکا اور اس منافق کا سر
تن سے جدا کر دیا اور فرمایا کہ جو میر سے آتا سل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ نہیں بانتا اس کے حق میں عمر کا فیصلہ بیں ہے کہ اس کا سر
تن سے جدا کر دیا جائے۔
اس واقعہ کے بعد مدینے کہ گلیوں ہیں ایک شور برپا ہو گیا اور یہ خبر سارے شہر ہیں پھیل گئی چارول طرف سے
منافقین کے فول در فول دوڑ پڑے گلی ہیں یہ شور برپا ہو گیا اور یہ خبر سارے شہر ہیں پھیل گئی چارول طرف سے
منافقین کے فول در فول دوڑ پڑے گلی ہیں یہ شور برپا ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ مدنے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے۔
دشمنانِ اسلام کو موقع مل گیا انہوں نے بھی اپنی جگہ یہ شور مچانا شروع کر دیا کہ اب تک مجمد (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
کے ساختیوں کی تکواریں صرف مشر کمین کا لیو چائتی تھیں لیکن اب تو خود مسلمان بھی ان کے وار سے محفوظ نہیں ہیں
بات قائیج قائیج آخر کار حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ ہیں بھی جا پہنی مسجد نبوی کے صحن ہیں سب لوگ جمع ہوگئے
منازے عراد قری میں مدالہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ ہیں بھی جا پہنی مسجد نبوی کے صحن ہیں سب لوگ جمع ہوگئے
منازے عراد قار دی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ ہیں بھی جا پہنی مسجد نبوی کے صحن ہیں سب لوگ جمع ہوگئے
منازے عراد فارد قبل میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ ہیں بھی جا پہنی مسجد نبوی کے صحن ہیں میں ہی کیا استحد میں میں میں میں میں میں کریا ہو گیا ہیں بہ کیا ہو گیا ہوں عمر مدینے ہیں یہ کیسا شور ہے؟

منافق پر بغاوت کا جرم ثابت ہو گیا فاروق اعظم کی عدالت میں ایک مرتد کی سزاکیلئے اب کوئی لمحہ انظار باقی نہیں تھا

کیاتم نے کسی مسلمان کو قتل کر دیاہے؟ جذبات کے تلاطم سے آکسیں بھیگ من تغییں دل کا عالم زیر وزبر ہورہا تھابزم جاناں میں پڑتی کر عشق کی دنی ہوئی چنگاری ساتھ ہے:

بھڑک اُٹھی تھی بے خودی کی عالت میں کھڑے ہو کر جواب دیانہ عمر کی تکوار کسی مسلمان کے خون سے مجھی بھی آلودہ نہیں ہوگی میں نے ایک ایسے مخص کو قتل کیا ہے جس نے

آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلہ سے اٹکار کرکے لینی جان کا رشتہ حلقہ اسلام سے تو ڑلیا تھا اسی وقت حصرت جریل ایٹن میر آیت لے کرحاضر ہوئے:۔

فَلَا وَرَبِكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيَّ اَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا فَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ٥ (پ٥-١٥،١٥)

قتم ہے آپ کے ربّ کی کہ وہ اس وقت تک مسلمان ہی نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے جھگڑوں میں وہ آپ کو اپنا تھم نہ مان لیس اور پھر جب آپ ان کا فیصلہ فرمادیں تو اپنے دل میں خلش محسوس نہ کریں اور آپ (سلی اللہ تعالیٰ ملیہ وسلم) کے فیصلے کو تکھلے دل سے

تىلىم كرلىل.

غيرت ايمانى

عمیر بن سعد ابھی بیجے ہی ہتھے لیکن مسجدِ نبوی میں پیغیرِ اسلام کی مجلس میں شریک رہاکرتے ہتھے اور انوارو رحتوں کو

اسينے وامن ميں سميٹاكرتے تھے۔

ول دولت ایمان اور غیرت اسلامی دونون بی سے مالا مال تھا۔

عمیر بن سعد مسجدِ نبوی میں رسول اکرم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درسِ علم و تحکمت کے موتی چن کر فارغ ہوئے اور

اہے چھا جگاس بن سوید کے پاس آئے جن کی عمر ساٹھ سال ہو چکی تھی لیکن دل میں نفاق کا مرض بڑھتاہی جارہا تھا۔ حالا تکہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعاتی علیہ وسلم کے پیچھے ویگر مسلمانوں کی طرح نماز بھی پڑھاکر تا تھا، رمضان کے روزے بھی رکھتا۔

عمير بن سعدتے كہا كه چياجان! آج بيس رسول اكرم ملى الله تعالى عليه وسلم كى مقدس بار گاہ بيس حاضر تفاتو بيس نے رسول الله

ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیامت کے متعلق بیان دیتے ہوئے سنا آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے بارے میں بتا رہے تھے

توجیے یوں لگ رہاتھا جیسے کہ بیں اپنی ان آ تھموں سے قیامت کو قائم ہوتے ہوئے دیکھ رہاہوں۔

جلاس بن سوید جس کے سینے میں نفاق کامر ض ابھی پرورش پار ہاتھا عمیر بن سعد کے جواب میں کہنے لگا:۔ "الله كي هنم! اكر محد (سلى الله تعالى عليه وسلم) على بين توجم كدهول عد بهي بدتر بين" (العياذ بالله تعالى)

جلاس بن سوید کی آوازس کرنو عمر عمیر بن سعد کانپ أشھے چرے کارنگ غصے کے سبب سرخ ہو گیااور جسم تھر اأخلد چناچہ طیش میں آکر بولے جلاس بن سوید اللہ کی قتم اہم مجھے لو گول میں سب سے زیادہ محبوب ستے لیکن اب نہیں ہو۔

میں دو میں سے ایک کا ہو سکتا ہوں یا تو میں اللہ کے رسول سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کو تمہارے خیالات سے آگاہ نہیں کروں اور

آپ سلی اللہ تعانی علیہ وسلم سے غداری کا جرم کر بیٹھوں یا پھر اپنے آ قا صلی اللہ تعانی علیہ وسلم سے وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے

تمہارے کلمات سے آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آگاہ کروول۔ ا جُلَّاس بن سوید بولا، تم اگر بتا مجی دو کے تو کون تم جیسے بیجے کی بات کا یقین کرے گا۔

وہ مر سیااور منم کھا کر کہنے لگا کہ میں نے توابیا کوئی جلد کہائی نہیں ہے۔ جُلَّاس بن سوید کے مرنے پر عمیر بن سعد کی آکھول بیں آنو آگئے اور آپ نے دعاکی اے اللہ! اپنے محبوب کو وی بھیج کرمیری تصدیق فرمادے۔ ا بھی عمیر بن سعد کے آنسوؤل نے لڑی کی شکل بھی اختیار نہیں کی تھی کہ جریل امین یہ آیت لے کر حاضر ہوئے:۔ يَحْلِفُونَ بِاللهِ مَا قَالُوا ۚ وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَدُّوا (پ١٠-سوره توبه:٤٣) بداللدى فتمين كماكر كميت بي كدانبول في نبيل كها حالاتكد انبول في كلمد كفريكا اوروه بعد اسلام لاف كے كافر موسكة آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمیر بن سعد سے فرمایا کہ تمہارے کانوں نے دُرست سنا اور اللہ سجانہ و تعالیٰ نے تہاری تصدیق فرمائی۔

رسول اكرم ملى الله تعالى عليه وسلم في مجلًّا س بن سويد كوبلاليلاس سے يو چھاكه كياتم في يہ جمله كهاہے؟

عمیر بن سعد اپنے چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلتے ہوئے بار گاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور نجلّاس بن سوید کی تمام گفتگو

ابو لھب کی گستاخی اور اس کا انہام

ایک روزنی کریم صلی الله تعالی طبه وسلم صفاکی پیاڑی پر تشریف لے گئے اور بلند آواز سے اعلان کیا:۔ یاصباحاه! میری فریاد سنو!

عرب کے رواج کے مطابق لو گوں نے اس صدا پرلیک کہااور جونہ جاسکا اس نے اپنانما کندہ بھیج دیا۔

قریش ابولبب وغیره تمام مشرکین سب لوگ جمع موسکے

جب سب لوگ آگئے تو آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرما یا ، اگر میں تم سے کبوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر چھپا ہو اہے اور عنقریب تم پر حملہ آور ہوجائے گاتو کیا تم میری اس بات کو بچ مانو گے ؟

سبنے ایک زبان ہو کر کہا:۔

بے شک کیوں نہیں ہم نے آپ (سلی اللہ تعالی علیہ وسلم) سے آج تک مجھی سی کے سوا کچھ سٹا ہی نہیں اور جھوٹ سے آج کی زبان مجھی آلودہ ہوئی ہی نہیں۔

اس كے بعد آپ ملى الله تعالى عليه وسلم في قرمايا:

"اے لوگو! میں حمہیں اس سے بھی زیادہ سکین اور تباہ کن عذاب کی خبر دے رہا ہوں جو تمہارے سرول پر منڈلارہاہے اگر تم اپنی سلامتی چاہتے ہو تو کفروشرک کی زندگی ہے توبہ کرلواور کہو لاالدالا الله"۔

یہ س کر ابولہب کے تن بدن میں آگ لگ مئی اس نے انگی اٹھا کر اشارہ کیا اور گستاخی کرتے ہو کہنے لگا:۔

تَبَّالَكَ سَايِرَ الْيَومِ ٱلِهٰذَا جَمَعْتَنَا

تمہاراناس لگ جائے تم نے بھی سنانے کیلئے جمیں جمع کیا تھا۔

الله سبحانہ و تعالیٰ کو اپنے محبوب کی شان میں اس گستاخ کی بیہ گستاخی سخت نا گوار گزری اور انتہائی غضب اور ناراطنگی کا اظہار کرتے ہوئے بیہ سورۃ نازل فرمائی:۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَتَبَّ مِّ اَ اَغْلَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۚ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ أَ وَامْرَاتُهُ ۚ حَمِّالَةَ الْحَطَٰبِ أَ فِي جِيْدِهَا حَبْلُ مِنْ مَسَدٍ أَ (بِ٣٠سره/ب)

ٹوٹ جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ وبر باد ہو گیا کوئی فائدہ نہ پہنچایا اے اس کے مال نے اور جو اس نے کمایا عنقریب جھو تکا جائے گاشعلوں والی آگ میں اور اس کی جور و بھی بد بخت ایند ھن اُٹھانے والی اس کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی۔

ا یک موذی بیاری لگ گئی ہے توانہوں نے بھی اس کو اپنے گھر سے نکال دیا اور ترکیتے ترکیتے اس نے جان دے دی۔ اب بھی اس کی لاش کو دفتائے کیلئے کوئی تیار نہیں تھانہ اس کے بیٹے اور نہ بی کوئی اور عزیز۔ تین دن تک اس کی لاش سزتی رہی جب اس کی بدیو اور تعفن ہے لوگ ننگ آگئے تواس کے بیٹوں کو لعنت ملامت شروع کی تب انہوں نے چند حبثی غلاموں کو اس کی لاش ٹھکانے لگانے پر مقرر کیا انہوں نے ایک گڑھا کھودا اور لکڑیوں کی مدد سے اس کی لاش کو د تعکیل کراس گڑھے میں چینک دیااور اوپر سے مٹی ڈال دی۔ اور بول مير مستاخ مجى اين انجام كو يهي كيار

پورے بدن سے پیپ بہنے لکی اور کوشت کل کل کر کرنے لگا اس کے بیوں نے جب دیکھا کہ ان کے باپ کو

چند بی وِنول میں زہر یا پھوڑا پورے بدن میں چھیل کیا۔

وہ ہاتھ ہی ٹوٹ جائیں جن ہاتھوں کی ایک انگلی میرے محبوب کی بے ادبی میں اتھی ہے تباہ و برباد ہو جائے ابو لہب اور

پھر دنیانے ویکھا کہ جلد بی ہے گتاخ اپنے انجام کو پہنچ گیا غزوہ بدر میں لیکی بزدلی کے سبب بیہ جنگ میں شریک نہیں ہوا اور

غروہ بدر میں کافروں کی عبر تناک فکست کو انجی ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ اس کے بدن پر ایک پھوڑا نکل آیا اور

پادری یولوچیوس کا انجام

یہ اُس زمانے کی بات ہے جب اُندلس پر مسلمان حکومت کیا کرتے تنے امن وامان کا بدعالم تھا کہ شیر و بکری ایک ہی گھاٹ ے یانی بیا کرتے تھے۔

عیسائیوں اور یہودیوں کو اینے اپنے غرب کے مطابق غربی آزادی حاصل تھی مسلمانوں کے اس رویئے نے

ان کے دلوں پر ایک اچھااٹر ڈالا اور ان بیں ہے اکٹر لوگوں نے اپنے قد ہب کو چھوڑ کر دین اسلام قبول کر لیا۔

وبين قرطبه بن ايك يادرى يولوجيوس بهى رباكرتا تفايه بدبخت يادرى اسلام ادر پينبير اسلام سي سخت عدادت ركهتا تفار بولوجیوس کا بوراخاندان عیسائی حلقول بیل اسلام دهمنی کے حوالے سے مشہور تھا۔

جس وفت مسجد کے مینار سے مؤذن اذان دیناتو بولوجیوس کا دادااہے جسم پر صلیب کا نشان بنا تا اور کہتا کہ

"اے خداچپ نہ ہواے خداچین ندلے کیونکہ دیکھ تیرے دھمن اود ھم مچاتے ہیں اور ان لوگوں نے جو تجھ سے کینہ رکھتے ہیں

یادری بولوجیوس اپنی ند ہی تعلیم مکمل کر چکا تھااور اب مزید اعلیٰ ند ہی تعلیم کیلئے وہ اس وقت کے سب سے بڑے پادری

امیراکے درس میں شریک ہونے لگا۔ یادری اسپرانے مجی یولوجیوس کے سینے میں جلنے والی آتش صد کوخوب بعثر کا یا پھر پھے بی دنوں کے بعد یادری یولوجیوس نے

تحریک شاخمین رسول کا آغاز کر دیا اور لوگوں کی ذہن سازی بیہ کہہ کر کیا کرتا تھا کہ مسیحیت میں تکلیفوں کا بر داشت کرنا ہی عیمائی مذہب کی اصل روح ہے۔

اس لئے مسلمانوں کے غرببی جذبات کو مشتعل کرے اپنے جسم اور گوشت پوست کو تکلیف پہنچائی جائے تا کہ روح پاک ہو

اور گناہوں کی تلافی ہو۔ یادری یولو جیوس نے چند ایسے نوجوان یادر یوں کو تیار کیا جو اس عمل کیلئے راضی ہو جائیں اور اپنی روح کو یاک کریں اور

دین اسلام اور پیغیبر اسلام کوبر ابھلا کہیں کیونکہ اسلامی قانون میں ایساعمل کرنے والے کی سز اصرف اور صرف محلّ ہے۔ چنانچہ ان نوجوان پادر یوں کے اس عمل کی وجہ سے حکومت انہیں گر فنار کرلے گی اور انہیں ان کے اس عمل کی سزا

سزائے موت سنادی جائے گی اور رہ اپنی جانوں کو قربان کرکے "مسیحی شہید" ہو جائیں گے۔

یادری بولوجیوس نے ان نوجوان یا در بول کے جذبات کو خوب بھڑ کا یا۔

اولوجیوس کی اس تربیت کے سبب ایک پاوری نے عید کے دن پیغیر اسلام کی اہانت کا مقدس صلیبی فریضہ انجام دیا مسلمان محتعل ہو گئے اور اس کو مار ڈالا۔

قرطبہ کے پادری اس کی لاش کو اٹھا کر لے گئے اور اور متعصب پادر یوں نے اس کوسینٹ (ولی) کا درجہ دے دیا۔

ایک دوسرایادری اساق (Issaq) قاضی کی عدالت میں کیا اور اس نے وہاں جاکر وہی عمل کیا جو یادری پر فیکٹس نے عیدگاہ میں کیا تھا لہذا قاضی نے اس کی گر دن سرے الگ کر دی اور اس طرح ایک اور گستاخ واصل جہنم ہو گیا۔

یادری یولوجیوس کی اس تحریک میں ممیارہ افراد نے اس احقانہ تحریک کیلئے اپنی جانوں کو گنوایا کیکن قرطبہ کے اکثر عیسائیوں نے اس تحریک کو سخت ناپیند کیا چنانچہ یہ تحریک یا دریوں سے فکل کر عوام میں مقبول نہیں ہو سکی سمجھ دار عیسائیوں نے

اسلامی حکومت کی رواداری اور ان کے ساتھ مسلمانوں کے شریفانہ بر تاؤکا ذکر کیا اور انہیں بتایا کہ مسلمان اعلیٰ ظرف ہیں اور بہت بڑے دل کے مالک ہیں مگر اپنی اس وسعت قلبی کے باوجود وہ اس بد زبانی کو برداشت نہیں کریں مے اور الجیل میں بھی

یہ درج ہے کہ بدزبانی کرنے والے آسانی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکیں سے۔

سوائے اسلام و همن پادر يوں كے سمى اور مخص نے اس تخريك كى حمايت نہيں كى۔ کچھ د نول کے بعد یادری ایولوجیوس بھی گر فآر ہوالیکن وہ کسی اور مقدے میں گر فآر ہوا تھا قاضی نے اس کو اس کے جرم

کے مطابق کوڑوں کی سز اسنائی۔

پادری بولوجیوس میں ہمت سے زیادہ غرور تھااس کو کوڑوں کی سزااہے لئے بے عزتی محسوس ہوئی یادری بولوجیوس نے فیصلہ کیا کہ کیوں نہ آج میں بھی وہ کروں جس کی میں عرصة درازے تبلیج کر تا چلا آرہاہوں۔

یہ سوچ کر اس نے قاضی سے کہا کہ قاضی! لین تکوار کو جیز کر میری روح کو میرے خالق کے پاس روانہ کر اور اس خیال میں ندرہے کہ میں اپنی کھال کو ژوں سے او میر وادوں گا۔

انتا كہنے كے بعديادرى يولوجيوس نے مسلمانوں كے پيغبرك خلاف سخت برے الفاظ كى بوچھاڑ شروع كردى۔

للذاريه بدبخت بھی اپنے انجام کو پہنچا اور اس کی بھی گرون تن سے جد اکر دی گئی اور اس کے ساتھ بی اس کی رید گندی وغلیظ

تحریک بھی اپنے انجام کو پھنے گئی۔

ریجی نالڈ کا انجام

عیسائی فوج کاسپہ سالار ریجی تالڈ اسلام دھمنی میں اندھا ہو چکا تھا جب کرک کا حاکم ہفری مرگیا تو اس نے ہفری کی ہوہ اسٹیفانیہ (Stephania) سے شادی کرلی اور اس طرح یہ کرک کا نیاحا کم بن گیا۔

سید رہاں دیں اور ہی کا دربار لگا ہوا تھا عیسائیوں کی مسلط کر دہ صلیبی جنگوں کا جواب دینے کیلئے تھمت عملی کی تیاری سلطان صلاح الدین ایو بی کا دربار لگا ہوا تھا عیسائیوں کی مسلط کر دہ صلیبی جنگوں کا جواب دینے کیلئے تھمت عملی کی تیاری پیت

کی جارہی تھی کہ اسی دوران ریجی نالٹر کا ایک قاصدر یجی نالٹر کا خطالے کر دربار میں آگیا۔

ریجی نالڈنے بیہ خط سلطان صلاح الدین ایونی کے خط کے جواب بیں لکھا تھاسلطان صلاح الدین ایونی نے بیہ خطار یجی نالڈ کو لکھا تھا کہ تم نے مسلمان تاجروں کو تخل کر ڈالا ہے لہذا اب اس کا معاہدے کے مطابق قصاص دوجیبیا کہ معاہدہ ہے۔

ریجی نالڈنے اس کے جواب میں لکھا:۔

ر بی مدے و بار ب میں مسلح اور امن پریقین ہی نہیں ر کھتا جب تمہارے ہاتھ معاہدے کی زنجیرے آزاد ہو جائیں تو قلم کی جگہ مند میں میں مسلح اور امن پریقین ہی نہیں ر کھتا جب تمہارے ہاتھ معاہدے کی زنجیرے آزاد ہو جائیں تو قلم کی جگہ

تکوار اٹھالیتا''۔ فقط: ریجی نالٹہ سلطان صلاح الدین ایو بی کے چیرے پر تا گواری کے آثار نمایاں ہو گئے پھر سلطان نے کہا کہ میں نے اس جیسا جھوٹا فخض

اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔

امیر محترم! مجمونا ہونا تو بہت مچھوٹی می چیز ہے اس کے بارے میں مَیں نے سنا ہے کہ اس مر دود نے خانہ کعبہ اور روضہ رسول کو گرانے کی بھی ہتم کھائی ہے۔مصری سفیرنے غم وغصے کی کیفیت بیس بیہ اطلاع سلطان تک پہنچائی۔

سلطان کے پورے دربار میں ایک بھونچال آگیا تمام درباری لینی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور پورا دربار انقام انقام کی آوازوں سے گونچ اُٹھا۔

> سلطان کے چیرے پر اذیت اور کرب کے سائے لرزرہے تھے۔ معالی میں جی سے براہ میں اور میں میں میں میں میں میں میں اور کرب کے ساتھ میں میں میں میں میں میں میں میں میں م

سلطان نے قسم کھائی کہ اگر اللہ نے مجھے تصرف بخشاتو میں اس شائم رسول کو اپنے ہاتھوں سے قبل کروں گا۔

م کھے دنوں کے بعد سلطان کو بید دل وہلا دینے والی خبر ملی کہ کرک کا حاکم ریجی نالڈ مکہ اور مدینے پر حملہ کرنے کیلئے

اندہو گیاہے۔

غم و غصہ کی کیفیت کے آثار سلطان کے چہرے سے چھلک رہے تھے پھر غائبانہ طور پر ریجی نالڈ کو مخاطب کرتے ہوئے سلطان نے کہا کہ کیامعاذ اللہ تمام جا نثارانِ اسلام مر گئے ہیں جو تیرے دماغ میں بیہ سوداسایاہے۔ سلطان نے ای وقت بحری بیڑے کے سریراہ امیر البحر لولو کو طلب کیااور ابولولو کوریجی نالڈ کے عزائم سے آگاہ کیا۔ سلطان کی زبانی ریجی نالڈ کے شیطانی ارادول کی تفصیل من کر امیر البحر کے چیرے پر بھی نفرت وغضب کارنگ اُمجر آیا۔ ابولولو!سلطان نے امیر البحرہ مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

ریجی نالڈ کو میں نے اپنے ہاتھوں سے تحل کرنے کی هنم کھائی ہے تم اس سے میری نفر توں کا اندازہ لگاسکتے ہواس شیطان کورہ کو چاہے اس معرکہ میں پوراسمندرانسانی خون سے سرخ ہو جائے بس اس کے قدم میری زندگی میں مقدس مقامات تک نہ وکھنچنے پاکیں ورنہ ہم دنیاد آخرت میں کہیں بھی منہ دکھانے کے لائق نہیں رہیں گے یہ کہتے کہتے سلطان کی آتھوں میں آنسو آگئے۔

شیروں کی طرح دھاڑتے ہوئے امیر البحر لولونے کہا سلطان اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تائید و نصرت ہمارے ساتھ رہی توآپ بہت جلد سمندر کی تاریخ بھی تبدیل ہوتے ہوئے دیکھ لیس گے۔

دوسری طرف ریجی نالڈ کا بحری بیڑہ جیزی کے ساتھ مکہ اور مدینے کی جانب بڑھ رہاتھا اور بیہ وہ وقت تھا جبکہ جج کا زمانہ شروع ہو چکا تھا اور حاجیوں کے قافلے بھی مقامات مقدسہ کی جانب جارہے تھے ریجی نالڈ کے جہازوں نے ایک جہاز کو دیکھا

ر میں میں میں ماجی سوار ہے ریجی نالڈنے اس جہاز کو پکڑنے کا تھم دیا ان حاجیوں نے بہت کہا کہ ان کامال واسباب لے لیا جائے بس

لیکن ان کی جان بخش دی جائے۔

حاجیوں کی التجاء س کر سفاک ریجی نالٹرنے و حشیانہ قبقیہ لگایااور بولاء مال واسباب تو ویسے ہی مل جائے گا تکر تمہاراخون بہا کر مجھے جولذت حاصل ہو گی اس کابدل تو دنیا بھر کے خزانے بھی نہیں ہو سکتے۔

پھر پچھے دیر تک فضامسلمان مر دول اور عور تول کی وخیوں ہے گو نجتی رہی یہاں تک کہ سمندر کی فضا خاموش اور پر سکون ہوگئی۔ اس کے بعد جہاز کے عرشے پر رقص و سرور کی محفل رکھی گئی اور ایک رقاصہ کارقص دیکھنے کے بعد ریجی ٹالڈنے کہا کہ بے فٹک اس رقاصہ کارقص بہت دکھش ہے گرمیرے نزدیک دنیا کاسب سے زیادہ دکھش رقص وہ ہے جب ایک زخمی مسلمان

اور شراب كے جام كوہاتھ ميں تفاقة ہوئے كہنے لگا:۔

مجھے شراب پینے سے بھی زیادہ لذت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب میں کسی مسلمان کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر تا ہوں یمی میر امقدس تزین فریعنہ اور میری نجات کا واحد راستہے۔

رائے میں مسلمانوں کے تین چار قافلوں کو ریجی نالڈ نے لوٹا اور ان تمام حاجیوں کو تحل کرکے ان کی لاشوں کو سمندر میں ڈال دیا۔

والى كرك ريجى نالله لوپنى سفاك كامياييوں پر بهت خوش قفام

مر دو دریکی نالٹر کی منزل اس کے سوا پچھے بھی نہیں تھی کہ وہ مدینہ منورہ پڑنچ کر سر کارِ دوعالم ملی اللہ تعالی علیہ وسلم کے روضہ انور کو نقصان پہنچائے۔

امير الحراولوايك مخفررائے كے ذريعے ريكى ناللے كنينے سے پہلے بى الحوراكى بندر كاه ير الى چكا تعال

رین اللہ بس ماجیوں کو قتل کرنے کے بعد سمجھ رہاتھا کہ آگے بھی فتح اس کے قدموں میں بچھنے کیلئے بے تاب ہوگ

ریجی نالڈ اور اس کے بزول ساتھیوں کے پاس فرار کے سوا کوئی راستہ نہیں بچا، جان بچانے کیلئے ربوغ کی گھاٹیوں میں پناہ لینے گئے لک مدر مدر میں بھی میں ڈی میں اور سے ساتھ سے میں میں میں میں کے مدر میں کا مدر میں میں میں میں میں میں میں میں

کیکن مجاہدین اسلام ربوغ کی گھاٹی کو چاروں طرف ہے گھیر پچکے تتھے پھر صلیبیوں کو ان کی اس جسارت کی سز اوسیے کاوقت آگیااور جاشاران رسالت جو پہلے بی میہ خبر سن کرغم وخصہ کی آگ میں جل رہے تھے کہ ریجی نالڈنے ان کے محبوب آقاملی اللہ تعالی علیہ وسلم سر میں تنہ سر سر سن کے قشہ سر ریک

کے روضہ اقدس کو گرانے کی حتم کھائی ہے اور ای ارادے سے مدینے آیا ہے۔
ا

بس پھر اِن مجاہدین نے اُن صلیبی دہشت گر دوں کے ساتھ کوئی رعائیت نہیں بخشی تمام فوج ذلت کے ساتھ ماری گئی گرریکی نالڈ فرار ہونے بیں کامیاب ہو کمیاغازیان اسلام کی ہے جماعت جب ریکی نالڈ کے منصوبہ کوناکام بناکر جب مصرکے ساحل پر

اتری تو مقامی مسلمانوں کا جوش وخروش قابل دید تھا مصر کے باشدوں نے دوردور تک مجاہدین کے راستے ہیں پھولوں کے انبار لگا دیئے تھے، ہر فردعقیدت ومحبت کے ساتھ ہر سپاہی کے ہاتھوں کوچوم رہاتھا اس لیے کہ انہوں نے ریجی نالڈ کے ناپاک منصوبہ کو

تاکام بنادیا تھا۔ ریجی تالٹہ وہاں سے جان بچاکر فرار توہو گیا گھراس کی طبیعت میں ذرّہ برابر تبدیلی نہیں آئی۔ نکست میں منتقب نے میان سے جان بچاکر فرار توہو گیا گھراس کی طبیعت میں ذرّہ برابر تبدیلی نہیں آئی۔

ایک دن اس نے مسلمان تاجروں کے قافلے پر حملہ کر کے اسے لوٹا اتفاق سے اس قافلے بیں صلاح الدین ایو بی کی بین بھی سفر کررہی تھی جب قافلے والوں نے اس سے رحم کی درخواست کی تو اس مر دود نے حقارت سے کہا:۔

ووقم مجھے سے رحم کی بھیک کیوں مانگ رہے جو تمہاراا بیان تو محد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پرہے انہی کو پکارو"۔

چرجب والی پرسلطان صلاح الدین ایونی کی بہن نے یہ واقعہ اپنے بھائی کوستایا توسلطان کا چرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔

صلاح الدین ابو بی کا جسم کانپنے نگااس نے آئکھیں بند کرلیں اور رونے لگا پھر جب سلطان کی حالت سنبیلی توسلطان نے کہا۔ تین تھے کی سیکے علاقہ دیں میں توجہ جسے میں مارنہ دیاں سلے کر نہ میں میں میں میں ان کے میں مرک

تونے کے کہار بی نالڈ! ہمارے آقا حضرت محمر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت خاص بی ہم مسلمانوں کو بچائے گی۔ اللہ سبحانہ و تعالی نے مجھے امہمی صرف اسی لیے بی زندہ رکھاہے کہ میں تھے قتل کرکے لینی قشم پوری کرسکوں۔ پھر جب معرکہ حطین ہوا تواس میں دیگر سالاروں کے ساتھ ریجی نالڈ بھی گر فٹار ہو کر سلطان کے سامنے حاضر کیا گیا تو صلاح الدین ایوبی نے آگے بڑھ کرریجی نالڈ کے منہ پر تین بار تھوکا پھر اس کو مخاطب کرکے اثنہائی غضب ناک لیجے میں کہا

تنجھ پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتوں کی ہز اربار لعنت ہو یہ الفاظ سلطان نے تین بار وہر ائے۔

مخاطب كركے بولانہ

قشم کھائی تھی اور ایک بار قافے کے لوٹے جانے والے مسلمانوں نے اس سے رحم کی درخواست کی تھی تو اس مر دود نے کہا تھا کہ حمہیں تو اب محمد (ملی اللہ تعانی علیہ وسلم) ہی آکر بچاہیں گے میہ واقعہ سن کر بیس نے بھی دوبار قسم کھائی تھی کہ اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے

پورے خیے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی پھر سلطان صلاح الدین ایوبی تیزی سے مزا اور دوسرے جنگی قیدیوں کو

" بیہ اس وقت میری نظر میں دنیا کاسب سے زیادہ نایاک اور لعنت زدہ انسان ہے اس نے دوبار محاز مقدس کو تباہ کرنے کی

مجھے یہ موقع دیاتو میں اس ملعون کو اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گا اور آج خالق کا نئات نے مجھے میری قسم پوری کرنے کی تو فیق عطافرمائی ہے اور اس شیطان کے ارادے کو خاک میں ملادیا یہ کہہ کر سلطان نے اپنی شمشیر کو نیام سے باہر ٹکالا موت کے خوف سے ریجی نالڈ کا چہرہ زر د ہو سمیا تھا اور اس کا پورا جسم لرز رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے ریجی نالڈ سلطان کے قدموں پر سمر پڑا اور

اہیے گناہوں کی معافی مانگلنے لگا۔ اگر میں مجھے معاف کر دوں تومیر ی قشم کا کیاہو گا؟ سلطان نے انتہائی نفرت کے ساتھ جواب دیا۔

ر بنی نالڈ تیر اگناہ وہ گناہ ہے جس کی معافی نہیں اور میری هنم وہ هنم ہے جس کا کفارہ نہیں سلطان نے یہ کر سپاہیوں کو تھم دیا کہ ریجی نالڈ کی زنجیریں کھول دی جائیں والی کرک کا آخری وقت آچکا تھا مرنے سے پہلے ریجی نالڈنے ہر طریقے سے

لینی زندگی کی بھیک مانگ کی گرصلاح الدین ایوبی نے لین قسم پوری کی اور تکوار اُٹھانے سے پہلے شاتم رسول کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔ "میری خواہش توبیہ تھی کہ تیرے جسم کے ایک ایک حصے کو الگ کروں اور پچھے تڑپا تڑپا کر کئی مہینوں میں پچھے انجام کو

"میری خواہش توبیہ تھی کہ تیرے جسم کے ایک ایک حصے کو الگ کروں اور تھجے تڑپا تڑپا کر گئی مہینوں میں تھے انجام کو پہنچاؤں گرمیرے آقاجور حمت للعالمین ہیں ان کی یہ ایک حدیث مبارک ہے کہ کسی پاگل کتے کو بھی کھڑے نہ کرواہے ایک ہی

وار میں مار دو۔بس میرے آتا کا صدقہ ہے کہ تواذیت سے فی گیا"۔ پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ سلطان کی تکوار فضامیں بلند ہوئی اور دوسرے ہی لیے گنتاخ ریجی نالڈ کی گر دن تن سے جداہو گئی

جب اس کی لاش محتذی ہوگئی توصلاح الدین ایوبی نے اپنے سپاہیوں کو تھم دیا کہ اس کی لاش کھلے مید ان بیس بھینک دو۔ (ماخو ذاز فاح اعظم سلطان صلاح الدین ایوبی از خان آصف)

وضو کے تطریے

صلح حدیدیدے موقع پر کفار مکہ نے عروہ بن مسعود کو سفیر بٹاکر رسول اکرم سلی اللہ تعالی علیہ دسلم کے پاس بھیجا۔ رسول اکرم سلی اللہ تعانی طلیہ وسلم نے فرمایا، جمارا مقصد صرف عمرہ کی ادائیگی ہے ہم نہ الل مکہ سے جنگ کرنے آئے ہیں

اورندی جارا مکه پر قبضه کرنے کا کوئی ارادہ ہے۔

عروہ بن مسعود بہت غورے حضور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھے رہا تھا۔ وہ دیکھے رہا تھا کہ جب آپ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم تھوکتے ہیں تو وہ کسی نہ کسی محابی کے ہاتھ میں آتا جس کو وہ اپنے چیرے اور بدن پر مل لیتا جب آپ کسی بات کا علم دیتے تواس کی فورا تعیل کی جاتی تھی جب آپ وضو فرماتے تولوگ آپ کے مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لئے ٹوٹ پڑتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ہر ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ سے پانی میں حاصل کروں ، جب لوگ آپ کی بارگاہ میں گفتگو کرتے تو لین آوازوں کو پست رکھتے تھے اور حد درجہ تعظیم کے باعث آپ کی طرف نظر جماکر

نہیں دیکھتے تنے اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوث میا۔

والیں جاکراس نے اپنی قوم سے کہا اے قوم! واللہ میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیاہوں میں قیصر و کسریٰ کے درباروں میں اور نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی فتم! میں نے کوئی بادشاہ ایسانہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس طرح تعظیم كرتے موں جيسے محر كے ساتھى ان كى تعظیم كرتے ہیں خداكى تشم جب وہ تھوكتے ہیں تو ان كا لعاب د بن

سمی نہ سمی آدمی کی ہفیلی پر ہی گر تاہے جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتاہے جب وہ کوئی تھم دیتے ہیں تو فوراً ان کے تھم کی کٹمیل ہوتی ہے جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتاہے کہ لوگ وضو کا مستعمل پانی حاصل کرنے پر ایک دوسرے کے ساتھ الزنے مرنے پر آمادہ ہوجائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور غایت تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔

جس نے خلوص و محبت اور جا فاری کے ایسے مناظر کہیں نہیں دیکھے اگر تم یہ خیال کررہے ہو کہ محمد سلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کے ساتھی مشکل وقت میں اپنے نبی کو چھوڑ جائیں سے توبہ تمہاری خام خیالی ہے میں نے جو دیکھا اس سے تمہیں آگاہ کر دیا آهے تمہاری مرضی تم جو مناسب خیال کرو وہ کرو۔ (صحح بخاری مترجم از علامہ عبدالکیم اخر شاہجهانیوری، جلد دوم، صفحہ ۱۳۰۰

مطبوعه فريديك اسثال لاجور 1991)

حكم رسول سلى الله تعالى طب، سلم نماز سے افضل

اس پر تمام علاء اور فقیاء کا انفاق ہے کہ اگر رسول اکرم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو بلائیں اور اگر وہ نماز بھی پڑھ رہا ہو

يَّايُّهَا الَّذِينَ امَنُوا اسْتَجِيَّبُوا لِلْهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُخْيِيْكُمْ (پ٩-سورهانغال:٣٣) اے ایمان والو! لبیک کہواللہ اور (اس کے) رسول کی بیکارپرجب وہ رسول بلائے حمیس اس امرکی جانب جو زندہ کر تاہے حمیس۔

حضور نبي كريم صلى الله تعالى عليه وسلم في فرمايا، بااباسعيد كياتم في الله سبحانه و تعالى كابيه تحكم نبيس سنان

تو نماز چپوڑ کر آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور اس پر عمل کرے جس کا تھم حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا ہو

اور اس کے اس عمل سے ان کی نماز نہیں ٹوٹے گی بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کے بعد جہاں سے نماز چھوڑی تھی

جس وقت آپ نے جھے یاد فرمایا میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھالبذا نماز پڑھنے کے بعد حاضر ہو گیا۔

رسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم في قرمايا، ابوسعيد آنے مين دير كيول موسى عرض كى يارسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم!

حصرت ابوسعيدرض الله تعالى عند فرماتے بين كه مين تمازيره رباتھاكه آپ سلى الله تعالى عليه وسلم في مجھے بلايا۔ نماز ختم ہونے کے بعد میں آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو ااور عرض کی بارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم!

وبیں سے دوبارہ شروع کرے۔ (تغییر مظہری بحالہ بخاری شریف)

عقبه بن ابی معیط کا انجام

عقبہ بن ابی معیط مکہ کا ممتاز تاجر تھا اور اس کی عادت سے تھی کہ جب بھی اپنے کسی تجارتی سفر سے واپس لوشا

توایک بہت بڑی وعوت کا اہتمام کیا کرتا تھا اور مکہ کے لوگ اس دعوت میں شریک بھی ہوا کرتے تھے۔

عقبه بن ابی معیط اکثر حضور اکرم ملی الله تعالی علیه وسلم کی خدمت میں حاضر بھی ہو اکر تا تھا حضور نبی کریم ملی الله تعالی علیه وسلم

کی باتیں بھی سنتا اور انہیں پیند بھی کرتا تھا ایک دفعہ وہ سفر سے واپس آیاتو حسب معمول اس نے دعوت کا اہتمام کیا اور

حضور اكرم صلى الله تعالى عليه وسلم كو بھي دعوت دي۔

حضور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم اسلام قبول نہیں کر کیتے میں تمہاری دعوت قبول نہیں کروں گا

چنانچہ اس نے اس وقت کلمہ شہادت پڑھا اور اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا ابی بن خلف جو یکا مشرک تھا اُس سے اِس کی بڑی گہری دوستی تھی جب ابی بن خلف نے سٹا کہ عقبہ نے اسلام قبول کرلیاہے توبیہ عقبہ کے پاس آیااور اس سے کہا کہ سٹاہ کہ

تم اپنے آباء واجداد کے دین سے پھر گئے ہو۔

عقبہ نے کہا نہیں بلکہ میں نے صرف اس لیے اسلام قبول کیا ہے کہ تاکہ حضور میرے یہاں وعوت میں آعیں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی محض میری دعوت قبول نہ کرے۔

أبي بن خلف كہنے لگاتيري ميري دوستي ختم جب تك كه توجاكرية كتنائحياں بار گاورسالت ميں نه كرہے۔

عقبہ اپنے دوست کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اسی وقت اُٹھا اور حضور اکرم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جاکر وہ تمام گستا نحیال کر ڈاکیں جن کی فرماکش اس کے دوست نے کی تھیں یہاں تک کہ اس نے آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چرہ انور پر

تھوکنے کی جسارت بھی کی کیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس تھوک کو آگ کا اٹکارہ بنا کر لوٹا دیا اور اس کے منہ پر دے مارا جس سے اس کا مند جل میااور مرتے دم تک گالوں پر اس کا داغے رہا۔ نبی کریم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سر زمین مکہ سے

باہر تیری ملاقات ہوگی تو تکوارے تیر اسر اُڑادول گا۔

یہ بات اس کے دل میں تیر کی طرح پیوست ہوگئ کئی سال بعد جب الل مکہ بدر کی طرف جانے لگے تو اس نے کہا کہ

میں نہیں جاسکتا۔اس سے لوگوں نے پوچھاتم کیوں نہیں جارہے ہو؟

عقبد بن ابی معیط نے لوگوں کو حضور سلی اللہ تعالی طبیہ وسلم کی وہ بات یاد وِلائی جس میں آپ سلی اللہ تعالی طبیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم جھے مکہ سے باہر ملو کے تو تمہاری کرون تکوار سے اُڑادی جائے گی اور جو بات ان کے مند سے تکلتی ہے جمہیں معلوم ہے کہ

وہ پوری ہو کر کہ رہتی ہے مجھے تو تم سیل رہنے وو میں نہیں جارہا مکہ سے باہر۔ ان لوگوں نے کہا عقبہ تم مجی عجیب آومی ہو

يه غزوه بدريس شريك بونے كيلئے ندچاہتے ہوئے بھى آكيا۔ غزوہ بدر میں جب اس نے دیکھا کہ ہر طرف کافروں پر موت چھائی ہوئی ہے اور کافروں کو بی فکست ہو رہی ہے توبدائيد احت كولے كروبال سے بعا كا مكر واويوں ميں ألجھ كررہ كيا اور اسے راستدى نبيس و كھائى دينا تھا اسے كر قار كرليا كيا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تھم پر اس کا سرتن سے جدا کر دیا گیا مرنے سے پہلے اس نے گڑ گڑاتے ہوئے کہا کہ سب کافروں کو چھوڑ کر جھے تی کیوں فکل کررہے ہو؟ حضرت عاصم بن ثابت رضی الله تعالی عدے فرمایا کہ الله ور اس کے رسول سے تمہاری عدوات کی وجہ سے اس کیلئے الله سجانه و تعالى في قرآن مجيدين ارشاد فرمايا: وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ لِلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيْلًا يْوَيْلَتْي لَيْنَيْقِ لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۞ (پ١٩-سوره فرقان: ٢٨-٢٨) اوراس روزظالم (فرطِ تدامت ے) کافے گا ہے ہاتھوں کو (اور) کیے گا کاش! میں نے اختیار کیا ہوتا ر سول محرم سلی الله تعالی علیه وسلم کی معیت میں نجات راسته بائے افسوس کاش میں نے فلال کو اپنادوست نه بنایا ہو تا۔

خواہ مخواہ کا ڈر اور خوف اپنے ذہن میں بٹھا لیا ہے پہلے تو مسلمانوں کے غالب آنے یا جیننے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو تا اور

اگر ایسا کوئی معاملہ پیش بھی آگیا تو تمہارے پاس تیز ر قنار سرخ اونٹ ہیں اس پر سوار ہو کر واپس آ جانالو گوں کے شرم ولانے پر

الله سبحانه و تعالیٰ کے رسول سلی الله تعالی علیہ وسلم کی د همنی میں ابولہب کے بیٹے عتبہ اور عتیبہ بھی کم نہیں تھے۔ ا یک دن مکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سورہ عجم کی خلاوت فرما رہے تھے کہ عتبہ آپ کے قریب آیا اور

محتافی کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں جم کے رب کا اٹکار کر تاہوں۔ آپ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کی گستاخی پر فرمایا، عنقریب اللہ سبحانہ و تعالی اپنے کتوں بیس سے ایک کتا تجھ پر مسلط فرمائیگا۔

جب عنبه والهل البيخ كمر حمياتو ابولهب نے پوچھاكه تو محمر (ملى الله تعالی عليه وسلم) کے پاس حميا تھا أنہوں نے كياجو اب ديا۔

عتب نے اپنی مختلکو اور حضور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کاجواب سنادیا۔ ابولہب نے جب سے سناتو کہا کہ اللہ کی هنم! مجھے ڈرہے کہ

ابولهب شام سے اوٹی کیڑالا یاکر تا تھااور تخارت کیلئے اپنے بیٹے و کیل اور غلام کو بھیجا کر تا تھالیکن پیغیبر اسلام ملی اللہ تعالی علیہ وسلم

کی اس پیشن گوئی کے بعد وہ اپنے غلام اور و کیل ہے یہ عہد لیٹا کہ وہ ہر حال میں عتبہ کی حفاظت کریں گے کیوں کہ محمد (ملی اللہ اندانی ملیہ وسلم)

ک ہربات، ہر دعاضر در پوری ہوتی ہے۔ ابولہب کا تجارتی قافلہ عتبہ کی سربراہی میں جانے کیلئے تیار ہوچکا تھاعتبہ قافلے کے در میان میں سفر کرتا جب رات ہوتی

تواس کو در میان میں سلاتے اور اس کوسلانے کیلئے میہ اہتمام کرتے کہ تمام تجارتی سامان کپڑوں کے تھان وغیرہ کو در میان میں جمع کرتے عتبہ اس پر سامان کے ٹیلے پر سو تا تھااور چاروں طرف قافلے کے دیگر لوگ تھیر اڈال کر سوتے تا کہ عتبہ کو نقصان نہ پہنچ پائے۔

ا یک دن دات کو یہ ای اجتمام کے ساتھ سورہا تھاکہ ایک شیر اس طرف آ لکلا اُس نے ہر ایک مخص کو سوتکھااور تحمى كو پچھے نہ كہااور ايك جست لگاكر سامان پر چڑھ كيا جہاں عتبہ سويا ہوا تھااس كو سونگھااور اس كو چير پھاڑ كر چلا گيااور بير گستاخ تبحى

اسیخ انجام کو پہنچا۔ اور بول میر گستائے رسول بھی اسپنے انجام کو پہنچا۔ ﴿مجزات سیّر الرسلین۔اسلیل بوسف نبیانی، جلد دوم، صغیر ۲۵۷، مطبوعه ضياءالقرآن يبلي كيشنز لامور) اہی بن خلف کا انجام

غزوہ بدریش خلف کے دو بیٹے امیہ اور أبی بڑے غرور و تکبر کے ساتھ شریک ہوئے۔

حضور ملى الله تعالى عليه وسلم (معاذ الله) كالحل كرول كا-

اور وہ غزوہ احدیثل شریک نہیں ہو ناچاہتا تھا ابوسفیان اے اصر ار کرکے زبر دستی ساتھ لے آئے۔

توجمے اطلاع دے دینا۔ کیونکہ حضور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم لڑائی کے دوران پیچے پلٹ کر نہیں دیکھتے ہتے۔

کہنے لگا اگر آج محمد (ملی اللہ تعالی علیہ وسلم) مجھ سے فائے گئے تو پھر میر ابچنا ممکن نہیں۔

أحدك ون بيراى محوزب يرسوار نقل

اورائي كمورك كورقص كراتي بوع آرباتها

نی کریم سلی الله تعالی علیه وسلم نے جب اس کی سید بکواس سنی تو فرمایا:۔

وہ خیس بلکہ بیں اس کو اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اُتاروں گا۔

یہاں تک کہ غزوہ اُحد کا دن قریب آمریالیکن الی بن خلف کے ذہن میں وہی حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات موجود مخفی

حضور سلی الله تعالی علیه وسلم نے صحابہ کرام سے فرما یا ہوشیار رہنا کہ کہیں ابی بن خلف پیچھے سے وار نہ کرے جب تم أسے دیکھو

جب حضور ملی الله تعالی علیہ وسلم کھائی میں تشریف فرما ہوئے تو اچانک آسمیا۔ بیر سرے پیر تک لوہ میں ڈوبا ہوا تھا

أميه بن خلف غزوہ بدر میں حضرت بلال کے ہاتھوں جہنم رسید ہوالیکن آبی بن خلف کو جنگی قیدی بنالیا گیا۔

أبی بن خلف نے اپنا فدید اوا کیا اور جب اُسے رہا کر دیا گیا تو بجائے اس کے بد احسان مند ہو تا اُلٹا پیغیر اسلام کی شان میں

میں اس مگوڑے کو خوب کھلاؤں کا پلاؤل گا بہال تک کہ بیہ خوب موٹا تازہ ہوجائے گا پھر میں اس پر سوار ہو کر

مستاخی کرنے لگاس کے پاس ایک جیتی محورا تھاجس کانام العُود تھااس نے قسم کھاکر کہا:۔

اس معمولی سی چوٹ نے اس کے سینے کی پہلیاں اور جسم کی بڑیاں چورچور کردی تھیں۔ سر پیٹتا ہواوالیں قوم کی طرف بھاگا اور کہہ رہاتھا کہ محمد (ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)نے مجھے محل کر دیا۔ جب لو گوں نے اس کی گردن پر معمولی خراش دیکھی تو کہنے لگے تمہاری بزدلی کی بھی کوئی حدہے کوئی زخم حمہیں آیا نہیں ہے معمولی می خراش ہے اور تم نے چیچ چیچ کر آسان سر پر اُٹھایا ہواہے اس قشم کی کوئی خراش اگر ہم میں سے کسی کی آنکھ میں بھی آئی ہوتی تب بھی بالکل تکلیف دہ نہ ہوتی۔ ان نادانوں کو کیا خرکہ نی کی چوٹ کا اٹر کیا ہو تاہے۔ انی بن خلف کہنے لگالات وعزیٰ کی منتم! جو چوٹ مجھے گئی ہے وہ اگر ربید اور معنر قبائل کو مجی لگ جاتی توسارے کے سارے ید یو نبی چیخا چلا تار ہا یہاں تک کہ احدے والیمی پر راستہ بی میں تھا کہ یہ ملعون واصل جہنم ہوا۔ (میاء النبی جلدسوم صفحہ ۱۱۳)

حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاشاروں نے اس کاراستدرو کناچاہا آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کو آھے آنے دو۔

اس نیزہ سے اس کو ملکی سی خراش آئی لیکن مید گھوڑے سے کر سمیااور بیل کی طرح ڈکارنے لگا۔

جب بیہ قریب آیااور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے چھوٹا سانیزہ اس کی گردن کی طرف اُچھال دیا ہے وہ جگہ تھی جولوہے سے

یھودیوں کی عیاری

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیم اجھین بار گاہِ رسالت میں حاضر ہوتے آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نورانی بیان سنتے مجھی مجھار ایسا ہوتا کہ بات سمجھ نہیں آتی تو دوبارہ سمجھنے کیلئے عرض کرتے " یارسول اللہ" راعنا" لیعنی اے اللہ کے حبیب سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پوری طرح سمجھ نہیں سکے ہماری رعایت فرماتے ہوئے دوبارہ سمجھائے۔

آپ سلی الله تعالی علیه وسلم انہیں دوبارہ سمجھا دیتے۔

یہودی جو آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حسد کے سبب ایمان نہیں لائے تنے اور دل بیں آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض اور حسد رکھتے تنے اور یہو دیوں کی عبر انی زبان بیں راعنا کی عین کو ذرا تھینے دیتے اور وہ راعی نابن جاتا جس کے معنی ہمارے جے واہے کے ہیں لہٰذا یہو دی دل بی دل بیں خوش ہوتے کہ اب تو ان کے ہاتھ ایسا موقع آھمیاہے کہ وہ اللہ کے محبوب رسول کی شان بیں گستاخی مجی کریں مے اور کسی کو پہتہ مجی نہیں چلے گا۔

یہودی جب آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں آتے تو راعنا کا لفظ استعمال کرتے اور بعد میں ہیئے کہ اب تو ایساموقع ہاتھ آتکیا ہے کہ ہم بھری محفل میں محبوب خدا کی شان میں گنتا خی کر سکتے ہیں۔

حضرت سعد بن معاذر ضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہودیوں کی عبر انی زبان آتی تھی اور جب انہوں نے حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محفل سے باہر یہ لفظ سٹا تو غیظ وغضب کے ساتھ کے ساتھ پہودیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

تم پراللہ کی لعنت ہو اگر آئندہ تم لو گوںنے بیر لفظ استعمال کیاتو میں تمہاری گر دن آڑادوں گا۔

يهوديول نے كہااے سعدتم كيول ناراض بوتے ہوجب كديد لفظ تم مسلمان خود بھى بولتے ہو۔

حضرت سعد بن معاذیہ سن کر سخت رنجیدہ ہوئے اور بارگاہِ رسالت میں حاضری وینے کیلئے روانہ ہوئے کہ اللہ کے رسول سلی اللہ تعالیٰ ملیہ وسلم کی بارگاہ میں اس لفظ کے استعمال پر پابندی لگانے کی درخواست کریں۔

ابھی رسول اکرم ملی اطرف الله وسلم کی مقد س بارگاہ میں حاضر بھی نہیں ہوئے تھے کہ جبریل امین یہ آیت لیکر نازل ہوئ :۔ یّا نَیْهَا اللّٰدِیْنَ اَمَنُوْا لَا تَقُولُوْا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوّا ﴿ وَلِلْكُفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۞
اے ایمان والو! (میرے حبیب سے کلام کرتے وقت) راعنانہ کہا کر وبلکہ انظر ناکہواور اُن کی بات پہلے ہی خورسے سناکرو
اورکافرول کیلئے وردناک عذاب ہے۔ (پارسورہ بقرہ: ۱۰۴)

چاروں طرف سے کافروں کی فوج نے مدیند منورہ کا محاصرہ کرنے کاعزم کرر کھا تھااور مسلمانوں کو ختم کرنے کاارادہ کر بچکے ہے۔ دوسری جانب کا فرول کے اس ارادے کی خبر جب آتحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوہوئی تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مدينے كے كرو خندق كھودنے كامشورہ ديا۔

سخت سر دبول کے دن تھے اور شدید سر دی پور بی تھی۔

دوسری طرف خوراک کے ذخیرے بھی نہیں تھے پہیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہو تا تھا۔

ا پسے موقع پر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے غلام تو آپ کے تھم کی تعمیل کیلئے ہر وفت موجو در ہے اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کے دربارے باہر نہ جاتے۔

لیکن کچھ لوگ جن کے دلوں میں نفاق تھا جھوٹے جھوٹے بہانے کرے آپ کی اجازت کے بغیر وہاں سے جانے لگے۔

الله سبحانہ وتعالیٰ کو ان کامیر انداز پیند نہ آیا اور بھیشد کیلئے اپنے محبوب کے دربار میل آنے اور جانے کے آواب

يول مقرر فرمائي: إنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ امَنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ إِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى اَمْرِ جَامِيمٍ لَّمْ يَذْهَبُوا

حَتَّى يَسْتَاْذِنُوَّهُ ۚ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ أُولَّهِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللَّهِ وَ رَسُوْلِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَاْذَنُوكَ لِبَغْضِ

شَأْنِهِمْ فَأَنَنْ لِمَنْ شِنْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللهُ ۚ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ ﴿ (١٨- سره اور: ١٢)

بس سپے مومن تو وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جب ہوتے ہیں آپ کے ساتھ کسی اجماعی کام کیلئے تو (وہاں سے) چلے نہیں جاتے جب تک کہ آپ سے اجازت نہ لے لیں بلاشبہ وہ لوگ جو اجازت طلب کرتے ہیں آپ سے

يمي وہ لوگ ہيں جو ايمان لاتے ہيں اللہ كے ساتھ اور اس كے رسول كے ساتھ پس جب وہ اجازت ما تليس آپ سے اپنے كسى كام كيلئے تواجازت دیجے ان میں سے جے آپ چاہیں اور مغفرت طلب سیجے اللہ تعالی سے بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔